الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

فقھی مسائل پر مشتمل 100 مختصر فتاویٰ

100 مختصر فتاویٰ

(حصہ 5)

از قلم

ابو الحسن حافظ محمد حق نواز مدنی

فاضل جامعۃ المدینہ دعوت اسلامی

نظرِ ثانی

ابو احمد مفتی محمد انس رضا قادری

تخصص فی الفقہ الاسلامی ، الشھادۃ العالمیہ

ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو، ایم اے پنجابی

مفتی انس رضا قادری صاحب

فقہی مسائل گروپ

پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

معروف شعر "سیدہ زہرہ کی جاگیر فقط باغ نہیں" کا حکم

سوال: مفتی صاحب، یہ شعر "سیدہ زہرا کی جاگیر فقط باغ نہیں : انکے قبضے میں ہیں جنت کے کنارے سارے "پڑھنا کیسا؟

(سائل: اویس رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے پیاروں کو جنت کا مالک ووارث بناتا ہے، اور یقیناً سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا بھی انہیں محبوب ہستیوں میں سے ہیں، نیز سیدہ خاتون جنت کی عقیدت ومحبت ہم سب مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے، لیکن اس عقیدت کے سبب، عقیدہ اہلسنت سے انحراف یا کسی صحابی رسول پر تہمت اور طعن و تشنیع قطعاً جائز نہیں۔

♦ مذکورہ شعر کا شرعی حکم یہ ہے کہ کسی بھی سنی مسلمان کے لیے یہ شعر پڑھنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ اسکے پہلے مصرعے میں باغ فدک کا سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی ملکیت میں ہونا ثابت کیا گیا پھر بالواسطہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سیدہ رضی اللہ عنہا کی ملکیت انکے حوالے نہ کرنے کی تہمت لگائی گئی، حالانکہ یہ بات کثیر صحیح احادیث اور عقیدہ اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ باغ فدک مالِ فیٔ کے حکم میں تھا، جسے نہ تو حضور علیہ السلام نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں سیدہ خاتون جنت کو عطا فرمایا اور پھر آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی کسی کو اختیار نہ تھا کہ وہ اس باغ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے مصارف سے ہٹ کر، سیدہ خاتون جنت کو دے دے، نیز آجکل اس طرح کے اشعار پڑھ کر روافضِ زمانہ، خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات پر لعن طعن و تبرا کرتے ہیں، لہذا ایسے اشعار پڑھنے سننے سے اجتناب لازمی ہے۔

نیک بندوں کو جنت کا وارث و مالک بنانے کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے : **تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا**. ترجمہ : یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیز گار ہو۔ [القرآن، سورۃ المریم، آیت نمبر: 63]

باغ فدک کے متعلق سنن ابو داوٗد شریف میں ہے : **إن رسول الله صلى الله عليه وسلم: كانت له فدك، فكان ينفق منها ويعود منها على صغير بنى هاشم، ويزوج منها أيمهم، وإن فاطمة سألته أن يجعلها لها فأبى، فكانت كذلك فى حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم، حتى مضى لسبيله، فلما أن ولى أبو بكر رضى الله عنه، عمل فيها بما عمل النبى صلى الله عليه وسلم، فى حياته حتى مضى لسبيله، فلما أن ولى عمر عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله... الخ.** [السجستانی، أبو داود، سنن أبی داود كتاب الخراج والإمارة والفیء، 3/143]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

11 رمضان المبارک 1445ء 22 مارچ 2024ھ

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

علی ورگا زمانے تے کوئی پیر وکھا مینوں علی باج محمد دا کوئی ویر وکھا مینوں؟

سوال: مفتی صاحب، ایک مشہور شعر جو اکثر نعت خواں یا خطیب پڑھتے ہیں **علی ورگا زمانے تے کوئی پیر وِکھا مینوں : علی باج محمد دا کوئی ویر وِکھا مینوں**، پڑھنا کیسا ہے؟

(سائل: حافظ عدنان خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

شیخین کریمین کی ذات پر تنقیص یا اُن پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دینا مقصود نہ ہو تو یہ شعر پڑھنا درست ہے۔

مختصر وضاحت یہ ہے کہ اگر اس شعر کے اول مصرعہ میں کوئی خطیب یا نعت خوان، شیخین کریمین کی فضیلت کا انکار یا ولایت میں مولا علی کو ان پر فضیلت دیتے ہوئے یا اُن کی تنقیص کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں یہ کہے کہ زمانے میں مولا علی جیسا کوئی پیر مجھے دکھاؤ؟ تو پھر بلا شبہ یہ مُراد عقیدہ اہلسنت کے خلاف اور ایسا بولنے والا اہلسنت سے بھی خارج، ایسے رافضیوں، تفضیلیوں سے اسطرح کے اشعار پڑھوانا اور سننا بھی منع ہے کیونکہ عموماً اُنکی مُراد عقیدہ اہلسنت کے خلاف اور توہین و تنقیص پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔

اور اگر یہ شعر، پڑھنے والا صحیح العقیدہ سنی عالم دین یا نعت خوان ہو، تو ظاہر ہے اُسکی مُراد ہر گز خلیفہ اول دوم و سوم پر تفضیل، تنقیص یا توہین نہیں ہوتی بلکہ اُسکی مراد یہی ہوتی ہے کہ ان تینوں ہستیوں کے بعد اب تک کے زمانے میں خلیفہ چہارم حضرت علی جیسا کوئی پیر ہے تو مجھے دِکھاؤ؟ ہمارے ہاں عموماً بزرگوں کی شان میں ایسے جُملے بولے جاتے ہیں کہ ان جیسا کوئی نہیں یا ان جیسا کوئی ہے تو مجھے دِکھاؤ، عام فہم سی بات ہے اس سے مُراد ہر گز یہ نہیں ہوتی کہ اولین و آخرین تمام مقدس ہستیوں میں ان جیسا یا ان سے افضل کوئی ہے ہی نہیں، بلکہ اکثر یہ جملہ خاص کسی جگہ، وقت یا مخصوص افراد کے ساتھ مقید ہوتا ہے۔

نیز اس شعر کا دوسرا مصرعہ پڑھنے میں بھی شرعا کوئی حرج نہیں کیونکہ بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کو نبی پاک علیہ السلام نے دنیا و آخرت میں اپنا بھائی بنایا، چنانچہ ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: «أنت أخي في الدنيا والآخرة» یعنی تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ [سنن الترمذی ت شاکر، أبواب المناقب، ۵/۶۳۶]

امام عبد الوہاب شعرانی عقائد کی معروف کتاب الیواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں: فأبوبكر افضل الأولياء المحمديين وقالت الشيعة وكثير من المعتزلة: الأفضل بعد النبي عليه السلام، علي ابن ابي طالب رضي الله عنه.

[اليواقيت و الجواهر في بيان عقائد الأكابر، الجزالثاني، المبحث الثالث والأربعون، دار إحياء التراث العربي، بيروت-لبنان]

شرح الفقہ الاکبر میں ہے: فهو (ابو بكر) افضل الأولياء من الأولين والآخرين، وقد حكى الإجماع عن ذالك، ولا عبرة بمخالفة الروافض هنالك.

[شرح الفقه الاكبر، المفاضلة بين الصحابة، ص108، مكتبة المدينه]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

15 رجب المرجب 1445ء 27 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

AL Qadri Tech
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فلموں ڈراموں میں غیر مسلم کا کردار ادا کرنا

سوال: مفتی صاحب، کیا ڈراموں میں غیر مسلم کا کردار ادا کر سکتے ہیں؟ (سائل: محمد آصف اکرام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ڈرامے میں غیر مسلم کا کردار ادا کرنا ہر گز جائز نہیں بلکہ کئی صورتوں میں یہ کفر ہو گا جیسے بُت کی تعظیم وسجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ، نیز اپنے اختیار سے کفریہ بات یا کفریہ فعل کرنے والا اگرچہ دل سے کفریہ عقیدہ نہ رکھے بلکہ مذاق میں محض اوپر اوپر سے اپنا کردار ادا کرے پھر بھی وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

البحر الرائق میں ہے: والحاصل أن من تكلم بكلمة الكفر هازلا أو لاعبا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به قاضی خان فی فتاویه. یعنی حاصل یہ ہے کہ جس نے مذاق یا لہو لعب کے طور پر کلمہ کفر بولا تو سب علماء کے نزدیک وہ کافر ہو جائے گا، اور اُسکے اعتقاد کا اعتبار نہیں جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں اسکی تصریح ہے۔

[البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ۱۳۴/۵]

فتاوی ہندیہ میں ہے: الهازل، أو المستهزئ إذا تكلم بكفر استخفافا واستهزاء ومزاحا يكون كفرا عند الكل، وإن كان اعتقاده خلاف ذلك.... رجل كفر بلسانه طائعا، وقلبه مطمئن بالإيمان يكون كافرا ولا يكون عند الله مؤمنا كذا فی فتاوی قاضی خان. [مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ۲/۲۷۶-۲۸۳]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

14 رجب المرجب 1445ھ 26 جنوری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دشمن، خطرناک چیز کو دیکھ کر کہنا عزرائیل علیہ السلام آرہے ہیں

سوال: مفتی صاحب، ایک شخص نے ٹرک، ڈمپر وغیرہ کو تیز آتے ہوئے دیکھ کے دوسرے سے کہا، عزرائیل آرہا ہے اس سے بچو، یہ جملہ بولنا کیسا؟ (سائل: محمد عدنان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عموما موت کا سبب بننے والی خطرناک چیز سے دوسرے کو بچانے کے لیے موت کو ناپسند کرتے ہوئے، اسطرح کے جملے بولے جاتے ہیں، اس میں ملک الموت علیہ السلام کی توہین مُراد نہیں ہوتی لہذا اس موقع پر یہ جملہ کفریہ نہیں، لیکن اس طرح کے جملوں سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہیے، نیز ملک الموت علیہ السلام کی توہین کے طور پر ہو تو یہ جملہ بولنا کفر ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: إذا قال لغيره: رؤيتي إياك كرؤية ملك الموت، فهذا خطأ عظيم وهل يكفر هذا القائل فيه اختلاف المشايخ، بعضهم قالوا: يكفر وأكثرهم على أنه لا يكفر....وقال بعضهم: إن قال ذلك لعداوة ملك الموت يصير كافرا، وإن قال لكراهة الموت لا يصير كافرا یعنی جب کسی نے دوسرے سے کہا تجھے دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے ملک الموت کو، تو یہ بڑی غلطی ہے، اور کیا قائل کافر ہو گا؟ اس میں مشائخ کا اختلاف ہے، بعض نے کہا کفر ہے جبکہ اکثر اس پر ہیں کہ کفر نہیں....اور بعض نے کہا اگر یہ جملہ ملک الموت علیہ السلام کی دُشمنی کے طور پر کہا تو کافر ہو جائے گا، اور اگر موت کو ناپسند کرتے ہوئے کہا تو کافر نہیں ہو گا۔

[مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، الباب التاسع في أحكام المرتدين، ٢٦٦/٢]

بہار شریعت میں ہے: دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آگئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔

(بہار شریعت، مرتد کا بیان، جلد 2، حصہ 9، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

28 جمادی الثانی 1445ء 11 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کفریہ جملہ بولنے اور اُس پر جان بوجھ کر یا بے اختیار ہنسنے کا حکم؟

سوال: مفتی صاحب، ایک بندہ ون ویلنگ کر رہا تھا کسی نے کہا یہ موت کے فرشتے کو مس کال دے رہا ہے، ایسے جملوں پر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے اس جملہ کا اور ہنسی کا حکم بیان کریں؟ (سائل: علی اصغر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ جملہ کفریہ نہیں البتہ اس جملے میں موت اور فرشتے سے استہزاء کا پہلو موجود ہے جو شرعا درست نہیں اور اگر بالفرض یہ جملہ کفریہ ہو تو بھی بے اختیار ہنسی نکل جانے پر کفر کا حکم نہیں لگتا۔

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے: **ومن تکلم بکلمۃ الکفر وضحک منہ آخر کفر الضاحک والمتکلم إلا أن یکون ضروریا بأن یکون الکلام مضحکا** یعنی کسی نے کلمہ کفر بولا اور اس پر دوسرا ہنسا تو ہنسنے والا اور بولنے والا دونوں کافر ہو گئے، مگر یہ کہ وہ کلام ہی ایسا مضحکہ خیز ہو کہ ہنسنا ضروری ہو۔

[مجمع الأنھر فی شرح ملتقی الأبحر، باب المرتد، الفاظ الکفر أنواع، 1/698]

درر الحکام میں ہے: **ومن تکلم بکلمۃ الکفر وضحک غیرہ یکفر الضاحک إلا أن یکون الضحک ضروریا بأن یکون الکلام مضحکا** یعنی کسی نے کلمہ کفر بولا اور اس پر دوسرا ہنسا تو ہنسنے والا بھی کافر ہو جائے گا، مگر یہ کہ وہ کلام ہی ایسا مضحکہ خیز ہو کہ ہنسنا ضروری ہو۔ [درر الحکام شرح غرر الأحکام، کتاب الکراھیۃ و الإستحسان، 1/324]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

19 جمادی الثانی 1445ھ 02 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

میرا وطن جنت سے زیادہ خوبصورت، جملے کا حکم

سوال: مفتی صاحب، کیا یہ جملہ :میرا وطن جنت سے زیادہ خوبصورت ہے، بولنے سے بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟

(سائل: کاشف اکرام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایسے جملوں سے ہمیشہ بچنا چاہیے، کیونکہ ایسے جملے بعض اوقات اسلام سے خارج ہونے کا سبب بن جاتے ہیں، پوچھے گئے جملے سے ظاہر یہی ہے کہ متکلم اپنے وطن کو جنت پر ترجیح دے رہا ہے جبکہ جنت کے مقابل کسی ادنی چیز کی طلب یا جنت سے اعراض کو فقہائے کرام نے کفر قرار دیا ہے، لہذا قائل پر اپنے اس کفریہ جملے سے توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔

یہ بات ہمارے ایمان سے ہے کہ جنت اور تمام جنتی نعمتیں، دنیا اور تمام دنیاوی نعمتوں سے اعلی وبرتر ہیں، نیز جنت کی خوبصورتی نہ ہم نے دیکھی نہ ہم اسکا اندازہ لگا سکیں، تو پھر تقابل کیسا؟ ہمارے دنیاوی وطن گھر بار جتنے بھی خوبصورت ہوں ان میں کہیں نہ کہیں کسی وقت گندگی بدبو وغیرہ لازم ہے جبکہ جنت کو اللہ پاک نے ان چیزوں اور ہر قسم کے عیب سے پاک صاف بنایا ہوا ہے۔

جنت اور جنتی نعمتوں کے متعلق اللہ پاک نے فرمایا: **فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ-جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.** ترجمہ: تو کسی جان کو معلوم نہیں وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے۔

[القرآن، سورۃ السجدۃ، آیت:17]

صحیح بخاری شریف میں ہے: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال الله «أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر»** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی جو نہ آنکھ نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔

[البخاری، صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، 4/118]

مجمع الأنہر میں ہے: **ويكفر...بقوله لو أعطاني الله الجنة لا أريدها دونك أو لا أدخلها مع فلان أو لو أعطاني الله تعالى الجنة أو لأجل هذا العمل لا أريدها أو لا أريد الجنة أو أريد رؤيته تعالى كما في أكثر الكتب لكن رؤيته تعالى أكبر من الجنة فينبغي أن لا يكفر بطلب الأعلى.**

[مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، باب المرتد، أنواع ألفاظ الكفر، ١/٦٩٥]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

15 رجب المرجب 1445ء 27 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بزرگوں کا اپنے مُرشد کے دیدار کو حج کے برابر کہنا اور درِ مُرشد کو خانہ کعبہ کہنا

سوال: مفتی صاحب، یہ شعر پڑھنا کیسا، مرشد دا دیدار وے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں، اسکی مراد بھی بتادیں، نیز درِ مُرشد دا خانہ کعبہ، اسکی بھی وضاحت کردیں؟

(سائل: حذیفہ شارخ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

یہ شعر، مشہور صوفی بزرگ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، اور عموماً صوفیاء کے اشعار ایسے پوشیدہ معانی و مطالب پر مشتمل ہوتے ہیں جو عام آدمی کی فہم سے دور ہوتے ہیں، لہذا عام عوام کو اس طرح کے کلام میں گفتگو سے قبل کسی مستند عالم دین کی رہنمائی لینا بے حد ضروری ہے، شیخ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کلام میں اپنے پیر و مرشد کے دیدار کی تڑپ میں اس تمنا کا اظہار کیا کہ میرا سارا جسم آنکھ بن جائے اور میں سارے جسم سے اپنے پیر و مرشد کا دیدار کروں، جسم کے ہر ہر بال پر لاکھ لاکھ آنکھیں لگی ہوں، ایک آنکھ بند کروں، ایک کھولوں پھر بھی دل نا بھرے، مرشد کا دیدار میرے لئے لاکھوں کروڑوں حج کرنے جیسا ہے۔ یہاں دو وجہیں ہو سکتی ہیں :

تشبیہ : اس کلام میں شیخ علیہ الرحمۃ نے کامل مُرشد کے دیدار کو حج سے تشبیہ دی (یعنی حج جیسا کہا) ہے۔ اپنی لاکھوں کروڑوں آنکھوں سے دیدارِ مرشد کی تمنا کرنے اور پھر ان کروڑوں آنکھوں سے کیے گئے دیدارِ مرشد کو لاکھ کروڑ حج کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح حج کرنے سے معرفتِ خداوندی نصیب ہوتی ہے یونہی کامل مرشد کی صحبت و دیدار سے اللہ پاک کی معرفت و محبت حاصل ہوتی ہے جس سے عبادت کا ذوق پیدا ہوتا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد ہرگز یہ نہیں کہ مرشد کا دیدار کرنے سے حج ہو جاتا ہے، اب حج کی ضرورت نہیں اور حج کرنے کی بجائے بندہ مرشد کا دیدار ہی کرلے، ایسا تو کسی عام بندے سے بھی متصور نہیں، اللہ کے ولی سے ایسا گمان کیونکر کیا جا سکتا ہے، اس کو ایک مثال سے سمجھیں کہ جس طرح والدین کی زیارت کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا بلکہ وہ ثواب مل جاتا ہے جو حج کرنے سے ملتا ہے (جیسا کہ روایات سے ثابت ہے) یونہی مرشد کی زیارت سے حج ادا نہیں ہوتا بلکہ وہ معرفت مل جاتی ہے جو کعبہ شریف کی زیارت یا حج سے ملتی ہے (یہ مشاہدات اور بزرگوں کے اقوال سے ثابت ہے)

مجاز : بعض اوقات کسی بزرگ ہستی مثلاً، استاد، پیر، عالم وغیرہ کو بطورِ مجاز، احتراماً و تعظیماً قبلہ و کعبہ کہہ دیا جاتا ہے جو شرعاً جائز ہے اور عموماً ہمارے ہاں یوں بولا بھی جاتا ہے، اور شعراء اپنے کلام میں بکثرت مجاز کا استعمال کرتے ہیں، تو یہ کہا جا سکتا ہے یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بطورِ مجاز احتراماً و تعظیماً اپنے مرشد یا مرشد خانے کو کعبہ کہا اور انکے دیدار اور حاضری کو حج کہا۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

18 شعبان المعظم 1445ھ 29 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز کی توہین و تحقیر پر مبنی جملے بولنا

سوال: مفتی صاحب، اگر کوئی یہ کہے کہ نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں، تو اُس پر کیا شرعی حکم لگے گا؟

(سائل: فصیحہ سُلطان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مذکورہ جُملہ کفریہ ہے، کہنا والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کیونکہ یہ جملہ نماز کی توہین و تحقیر پر مبنی ہے، یہ جُملہ بولنے والے پر سچی توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے: **قال للآمر مازدت وما ربحت من صلاتك يكفر.** یعنی نماز کا حکم دینے والے سے کسی نے کہا تُجھے تیری نماز سے کیا نفع ہوا، تو ایسا بولنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔

[مجمع الأنھر فی شرح ملتقی الأبحر، باب المرتد، الفاظ أنواع الکفر، ۱/۶۹۴]

بہار شریعت میں ہے: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

[بہار شریعت، مرتد کا بیان، جلد 2، حصہ 9، مکتبۃ المدینہ کراچی]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

20 رجب المرجب 1445ء 01 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

اللہ عزوجل کو وارث کہنا کیسا؟

سوال: مفتی صاحب، یہ جملہ "بیشک عِزتوں کا وارث صِرف میرا رب عزوجل ہے" کہنا کیسا، نیز اللہ عزوجل کو ہر چیز کا وارث کہنا کیسا، اور اس سے کونسا معنی مُراد ہے؟ (سائل: ابوحمزہ عمر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ قرآن و حدیث میں اللہ تبارک و تعالی کی ذات پر لفظ وارث کا استعمال موجود ہے بلکہ وارث اللہ پاک کے صفاتی ناموں میں سے ہے، لہذا اللہ تبارک و تعالی کو وارث کہنا درست ہے۔

♦ اللہ تعالیٰ کے وارث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کے فناء ہونے کے بعد جب اللہ کی ذات ہی باقی رہے گی تو بندوں کی تمام مملوکہ چیز اللہ کی ہی ملکیت میں رہیں گی، کوئی بھی انکی ملکیت کا دعویدار نہ ہو گا، نیز یہ معنی بھی ظاہری اعتبار سے ہے، حقیقتاً تو ازل سے ابد تک تمام اشیاء اللہ پاک ہی کی ملک ہیں، اسکی ملکیت کو تبدیلی یا زوال کچھ نہیں، بہر حال اللہ پاک کو وارث کہنا درست ہے۔

قرآن پاک میں زکریا علیہ السلام کی دُعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ. ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ [القرآن، سورۃ الأنبیاء، آیت نمبر: 89]

سورۃ قصص میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ. ترجمہ: اور ہم ہی وارث ہیں۔ [القرآن، سورۃ القصص، آیت: 58]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن للہ تعالی تسعة وتسعين اسما، مئة غير واحدة، من أحصاها دخل الجنة، هو الله الذي لا إله إلا هو الرحمن، الرحيم، الملك، القدوس، السلام، المؤمن.......البديع، الباقي، الوارث، الرشيد، الصبور.** یعنی اللہ پاک کے ننانوے نام ہیں، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا......

[محمد بن عیسی، سنن الترمذی ت بشار، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 3507، 5/411]

لمعات التنقیح میں ہے: **(الوارث) الباقي بعد فناء الموجودات الذي يرجع إليه الأملاك بعد فناء الملاك، وهذا بالنظر الظاهر، وأما في الحقيقة فهو المالك على الإطلاق من الأزل إلى الأبد، ولم يتبدل ملكه ولا يزال.**

[عبد الحق الدِّهلوی، لمعات التنقیح فی شرح مشكاة المصابیح، کتاب الدعوات، کتاب أسماء اللہ تعالی ٥/١١٥]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 رجب المرجب 1445ء 03 فروری 2023ھ

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

اللہ عزوجل کو وکیل کہنا

سوال: مفتی صاحب، یہ کہنا کیسا کہ وہ لوگ مقدمہ جیت جاتے ہیں جو اللہ کو اپنا وکیل بناتے ہیں، کیا یہ کہنا درست ہے؟

(سائل: ابن ظفر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ اللہ عزوجل کو وکیل اس معنی میں کہنا جائز ہے کہ وہ ہمارا کارساز ہے، ہمارے تمام معاملات کو بنانے والا وہی ہے اور اپنے معاملات میں ہم اسی کے محتاج ہیں، کیونکہ وکیل مطلق اللہ ہی کی ذات ہے جیسا کہ قرآن و حدیث میں اسی معنی کے اعتبار سے اللہ عزوجل کا یہ صفاتی نام موجود ہے۔

♦ البتہ وکیل بمعنی نائب یعنی جسکو کوئی دوسرا اپنا نائب بنائے یا اپنے تمام تر معاملات اُسکے سپرد کرے اور وہ وکیل اصل کی عدم موجودگی میں اصل کی طرف سے کوئی فعل کرے، یہ معنی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے، اس اعتبار سے اللہ عزوجل کے لیے لفظ وکیل کا استعمال ہرگز جائز نہیں، البتہ کسی مسلمان سے یہ معنی مُراد لینا متصور نہیں۔

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اللہ تعالی کے اس صفاتی اسم کا تذکرہ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا.. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ.. وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا.. وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ. [القرآن، النساء 81، هود 12، الآسراء 65، الأحزاب 48، الزمر 62]

ترمذی شریف میں ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن لله تعالى تسعة وتسعين اسما، مئة غير واحدة، من أحصاها دخل الجنة، هو الله الذى لا إله إلا هو الرحمن، الرحيم، الملك، القدوس..... الشهيد، الحق، الوكيل، القوى، المتين.

[الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی ت بشار، ابواب الدعوات، 5/411]

شرح مشکوۃ میں ہے: وقوله: (الوكيل) هو القائم بأمور العباد، وبتحصيل ما يحتاجون إليه.. والمستحق بذاته أن تكون الأمور موكولة إليه لا بتوكيل وتفويض.. وذلك هو الوكيل المطلق، والوكيل المطلق هو الذى الأمور موكولة إليه وهو ملى بالقيام بها، وفى بإتمامها، وذلك هو الله تعالى وحده. [لمعات التنقيح فی شرح مشكاة المصابيح، كتاب الدعوات كتاب اسماء الله تعالى، 5/97]

والله اعلم عزوجل و رسوله اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

26 رجب المرجب 1445ء 07 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جماعت کے دوران بے وضو ہونے پر شرم کے باعث بغیر طہارت جماعت میں شامل رہنے کا حکم

سوال: مفتی صاحب، کسی کی باجماعت نماز میں ریح خارج ہو جائے مگر شرم کی وجہ سے صف سے باہر نہ نکلے اور نماز ٹوٹ جانے کے باوجود بھی نماز مکمل کرے اگرچہ بعد میں نماز دوبارہ ادا کر لے، تو کیا وضو ٹوٹنے کے باوجود صف میں کھڑا رہنا اور نماز جیسی صورت بنائے رکھنا درست ہے، کوئی سخت حکم تو نہیں لگتا؟ (سائل: کاشف عطاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایسے موقع پر بغیر شرم محسوس کیے بندے کو جماعت سے نکل کر، وضو کے بعد دوبارہ نماز میں شامل ہونا چاہیے تاہم اگر کوئی شرم کے سبب جماعت سے نہ نکلا اور بے وضو ہی رکوع و سجود ادا کرتا رہا تو اس پر حکم کفر نہیں کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ اس نے نماز کی تحقیر کے سبب ایسا نہیں کیا، نیز ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ کچھ بھی نہ پڑھے اور کھڑا ہوتے یا جھکتے وقت نماز کے قیام اور رکوع و سجود کی نیت نہ کرے، اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی نے نماز کو ہلکا جانتے ہوئے ایسا کیا تو بلاشبہ ایسا کرنے والے پر حکم کفر ہے۔

البحر الرائق، فتاوی ہندیہ اور مجمع الانہر میں ہے (واللفظ للآخر): و(يكفر) بصلاته لغير القبلة متعمدا أو في ثوب نجس أو بغير وضوء عمدا والمأخوذ به الكفر في الأخير فقط وقيل لا في الكل ومحل الاختلاف إذا لم يكن استخفافا بالدين وإن على وجه الاستهزاء والاستخفاف فيصير كافرا بالاتفاق. وفي فصول العمادي ولو ابتلى إنسان بذلك ضرورة بأن كان يصلي مع قوم فأحدث واستحى أن يظهر ذلك وكتم فصلى هكذا أو كان هرب من العدو فقام يصلي وهو غير طاهر قال بعض مشايخنا لا يكفر لأنه غير مستهزئ وينبغي لمن اضطر إلى ذلك أن لا يقصد بالقيام القيام إلى صلاة ولا يقرأ شيئا وإذا حنى ظهره لا يقصد الركوع ولا السجود ولا يسبح حتى لا يصير كافرا إجماعا.

[عبد الرحمن شيخي زاده، مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، باب المرتد، الفاظ الكفر أنواع، 1/694]

[ابن نجيم، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، 1/302]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

11 شعبان المعظم 1445ھ 22 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مشہور حدیث پاک کی وضاحت

حسنین کریمین کون کون سے جنتیوں کے سردار؟

سوال: مفتی صاحب، حدیث میں آیا ہے کہ حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہیں، سردار کے الفاظ مطلق ہیں تو کیا انبیاء علیہم السلام کے بھی سردار ہوں گے؟ (سائل: احمد رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یہ بات مسلمانوں کے مسلمہ عقائد میں سے ہے کہ کوئی غیر نبی، کسی بھی نبی علیہ السلام کے برابر یا اُن سے افضل نہیں ہو سکتا، اور سوال میں پوچھی گئی حدیث پاک کی وضاحت یہ ہے کہ حسنین کریمین انبیاء کرام کے علاوہ اُن جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے جو جوانی میں فوت ہوئے، نیز شیخین کریمین کے اُدھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہونے والی روایت کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ انبیاء کرام کے علاوہ اُن جنتیوں کے سردار ہوں گے جن کی وفات اُدھیڑ عمر ہوئی۔

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ ترمذی شریف کی اس روایت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی هما أفضل من مات شابا في سبيل الله من أصحاب الجنة....أو أنهما سيدا أهل الجنة سوى الأنبياء والخلفاء الراشدين، وذلك لأن أهل الجنة كلهم في سن واحد وهو الشباب. یعنی حسنین کریمین، حالت شباب میں جو جنتی اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اُن سے افضل ہیں... یا انبیاء کرام و خلفائے راشدین کے علاوہ تمام جنتیوں کے سردار ہیں، کیونکہ جنت میں سب کے سب جوان ہی ہوں گے۔

[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب اهل بیت النبی... ، ۳۹۷۹/۹]

مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح میں اس حدیث پاک کے متعلق ہے: یعنی جو لوگ جوانی میں وفات پائیں اور ہوں جنتی حضرت حسنین کریمین ان کے سردار ہیں ورنہ جنت میں تو سبھی جوان ہوں گے لہذا اس سے یہ لازم نہیں کہ حضرات حسنین کریمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے نبیوں کے بھی سردار ہوں۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، فضائل کا بیان، جلد: 8 حدیث نمبر: 6163)

شیخین کریمین کے متعلق حدیث مبارکہ کے حوالے سے مفتی صاحب فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو لوگ اس عمر میں فوت ہوئے اور وہ تھے جنتی ان سب کے سردار یہ دونوں ہیں ورنہ جنت میں سارے جنتی جوان تیس سالہ ہوں گے کوئی بوڑھا یا ادھیڑ عمر نہ ہو گا.... یہ حضرات ان ادھیڑ جنتیوں سے افضل ہیں جو نبی نہ ہوں کیونکہ کوئی غیر نبی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، فضائل کا بیان، جلد: 8 حدیث نمبر: 6059)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

26 جمادی الثانی 1445ء 09 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دُرود ابراہیمی میں حضور علیہ السلام پر دُرود کو ابراہم علیہ السلام کے دُرود کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ، ایک اعتراض کا جواب

سوال: مفتی صاحب، درود ابراہیمی میں حضور علیہ السلام پر درود کو ابراہیم علیہ السلام پر درود کے ساتھ تشبیہ دی گئی، حالانکہ مشبہ بہ، مشبہ سے افضل ہوتا ہے، اسکی کیا وجہ ہے؟ (سائل: احقر العباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اُمت کے مستند علمائے کرام نے اس تشبیہ کی متعدد وجوہات بیان فرمائی ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

یہاں تشبیہ اصل صلاۃ میں ہے، اسکی فضیلت میں تشبیہ نہیں، جیسے اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا: اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی فرمائی جیسے اس سے قبل نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیھم السلام کی طرف وحی کی۔

[شرح أبي داود للعيني، لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي...، ۲۵۹/۴]

بعض نے فرمایا یہاں تشبیہ شہرت کے اعتبار سے ہے فضیلت کے اعتبار سے نہیں لہذا اس سے ابراہیم علیہ السلام اور انکی صلاۃ کا حضور علیہ السلام اور آپ کی صلاۃ سے افضل ہونا لازم نہیں آتا، یعنی اس سے قبل ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود و برکت زیادہ مشہور و معروف تھی، اسلیے ابراہیم علیہ السلام پر کیے گئے درود کے ساتھ آپ علیہ السلام کے درود کو تشبیہ دی گئی، جیسا کہ قرآن پاک میں بھی اسکا تذکرہ ہے کہ فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر درود و برکت کی دعا کی۔ [لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي، ۵۸/۳]

ایک وجہ تشبیہ یہ بھی بیان کی گئی کہ چونکہ حضور علیہ السلام سے قبل ابراہیم علیہ السلام پر درود دیگر تمام کے مقابلے میں سب سے زیادہ کامل تھا، تو اس اکملیت میں تشبیہ دی گئی یعنی درود پڑھنے والا یوں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ جس طرح اس سے قبل ابراہیم علیہ السلام پر اکمل درود بھیجا، اسی طرح اب سب سے زیادہ کامل درود حضور علیہ السلام پر بھیج۔ [لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي، ۵۸/۳]

بعض علماء نے یہ بھی کہا کہ یہاں تشبیہ من حیث المجموع ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آل ابراہیم، حضور علیہ السلام کی آل سے افضل ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی آل میں انبیاء ہیں اور حضور علیہ السلام کی آل میں کو بھی نبی نہیں۔ [عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن]

ملا علی قاری علیہ الرحمتہ نے اس مقام پر فرمایا: یہاں تشبیہ کے حوالے سے اشکال وارد نہیں ہوتا کیونکہ حضور علیہ السلام کو اس دعا میں دو مرتبہ درود حاصل ہوگا، ایک مرتبہ انفرادی طور پر اور ایک مرتبہ عموم کے تحت کہ آپ علیہ السلام بھی ابراہیم علیہ السلام کی آل میں شامل ہیں۔

[الملا على القاري، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ۷۴۹/۲]

مرآۃ المناجیح میں ہے: یہاں تشبیہ شہرت کی بنا پر ہے ورنہ حضور اور حضور کی صلوۃ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی صلوۃ سے افضل ہے۔

(مرآۃ المناجیح، شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 جمادی الثانی 1445ھ 12 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — فقہی مسائل گروپ — WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مولا علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما سے افضل ماننے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

(سائل: ارمان قادری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایسا شخص اہلسنت سے خارج، رافضی اور بدعتی ہے، جبکہ بدعتی کو امام بنانا جائز نہیں، لہذا ایسے شخص کو امام مقرر کرنا اور اُسکے پیچھے نمازیں پڑھنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

فتاوی ہندیہ و فتاوی شامی وغیرہ دیگر کتب فقہ میں ہے: **فی البزازیة عن الخلاصة أن الرافضی إذا کان یسب الشیخین ویلعنهما فهو کافر، وإن کان یفضل علیا علیهما فهو مبتدع.** یعنی فتاوی بزازیہ میں خلاصہ کے حوالے سے ہے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سب وشتم اور لعن طعن کرنے والا رافضی کافر ہے، اور اگر وہ رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما پر محض فضیلت دیتا ہے تو وہ بدعتی ہے۔ [الدر المختار وحاشیة ابن عابدین، کتاب الجهاد، مطلب توبة الیأس...، ۲۳۷/۴]

کنز الدقائق، البحر الرائق مع منحۃ الخالق میں ہے: **وكره إمامة.. الفاسق والمبتدع، قال الرملی ذکر الحلبی فی شرح منیة المصلی أن کراهة تقدیم الفاسق والمبتدع کراهة التحریم.** یعنی فاسق و بدعتی کی امامت مکروہ ہے، اور امام رملی کہتے ہیں کہ شرح منیۃ المصلی میں امام حلبی نے ذکر کیا کہ فاسق وبدعتی کو امامت کے لیے مقدم کرنے کی کراہت، کراہت تحریمی ہے، یعنی مکروہ تحریمی ہے۔ [البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحة الخالق وتکملة الطوری، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ۳۷۰/۱]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

19 جمادی الثانی 1445ء 02 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

کتنی مرتبہ سورج واپس پلٹا یا وقت رُکا؟

سوال: مفتی صاحب، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چار دفعہ وقت رُک گیا تھا، کیا یہ سچ ہے، کون کون سے وقت رکا تھا؟

(سائل: نوید ریاض)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عوام میں مشہور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان فجر نہ دینے پر سورج کے طلوع نہ ہونے کا واقعہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر سے دوپٹہ اتر جانے پر سورج کے رُک جانے کا واقعہ کہیں سے ثابت نہیں، البتہ اسکے علاوہ چند مرتبہ تھوڑی دیر کے لیے سورج کا رُک جانا یا واپس پلٹنا بعض روایات سے ثابت ہے۔

(1) ایک مرتبہ جب حضرت یوشع بن نون علیہ السلام جہاد کر رہے تھے تو ابھی آپ نے فتح حاصل نہ کی تھی کے سورج غروب ہونے لگا اس پر آپ کے دعا کرنے کے سبب سورج کو اتنی دیر کے لیے روک دیا گیا تھا کہ آپ کو فتح حاصل ہو گئی۔ [الصحیح البخاری، کتاب الجهاد]

(2) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے سورج کو تھوڑی دیر ٹھہرنے کا حکم فرمایا تو سورج کچھ دیر کے لیے رک گیا

[الطبرانی، المعجم الأوسط، باب العين، من إسمه علی، ۴/۲۲۴]

(3) معراج سے واپس آکر جب حضور علیہ السلام نے قریش والوں کو بتایا کہ تمہارا ایک قافلہ بدھ کو یہاں پہنچ جائے گا، پھر جب بدھ کو دن ختم ہونے لگا تو حضور علیہ السلام کے دعا فرمانے پر سورج کو روک دیا گیا اور دن کچھ لمبا ہو گیا۔ [الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الأول]

(4) ایک مرتبہ جب حضرت علی کی نماز عصر قضاء ہوئی تو حضور علیہ السلام کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ [الشفا بتعريف حقوق المصطفى]

(5) ایک روایت کے مطابق غزوہ خندق میں نماز عصر کے سورج کو روکا گیا، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے نماز ادا فرمالی۔ [عمدۃ القاری]

(6) ایک روایت کے مطابق جب حضرت سلیمان علیہ السلام جہاد کے لیے گھوڑوں کو دیکھ رہے تھے کہ سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے اللہ کے اذن سے، سورج پر مؤکل فرشتوں سے واپس پلٹانے کا کہا تو سورج واپس پلٹا یا گیا یہاں تک کہ انہوں نے عصر کی نماز ادا فرمالی۔

[تفسیر نسفی، مظہری، خازن، روح البیان، سورۃ ص، آیت 33]

(7) ایک مرتبہ موسی علیہ السلام نے فجر کے وقت بنی اسرائیل سے سفر پر نکلنے کا وعدہ کیا، اس سفر میں تابوت بھی ساتھ لے کے جانا تھا، تابوت ڈھونڈنے میں کچھ تاخیر ہو گئی، آپ نے اللہ عزوجل سے طلوع فجر میں تاخیر کی دعا مانگی تو دعا قبول ہوئی۔ [عمدۃ القاری]

(8) بعض روایات سے ایک مرتبہ حضرت داود علیہ السلام کی دُعا سے بھی سورج کا رُکنا ثابت ہے۔ [روح البیان، فتح الباری]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

05 شعبان المعظم 1445ھ 16 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر باندھنا، حدیث پاک کی وضاحت

سوال: مفتی صاحب، روایات میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنے کا تذکرہ ملتا ہے اس کی وضاحت کر دیں۔ (سائل: گل رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غزوہ خندق کے موقع پر حضور علیہ السلام سے بھوک کے سبب پیٹ مبارک پر پتھر باندھنا ثابت ہے جیسا کہ بخاری، مسلم و ترمذی شریف میں ہے، شارحین حدیث نے اسکی متعدد وجوہات بیان فرمائی ہیں:

♦ ایک وجہ شارحین نے یہ بیان فرمائی کہ بھوک کی شدت سے انسان کی کمر جھک جاتی ہے اور سیدھا کھڑا نہیں ہوا جاتا، پیٹ پر پتھر باندھنے سے سیدھا کھڑا ہونے میں آسانی ہوتی ہے، چنانچہ علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: إن البطن يضمر من الجوع فيربط الحجر على البطن ليدفع انحناء الصلب، لأن الجائع ينحنى صلبه إذا اشتد به الجوع. وقال الكرماني: فائدته تسكين حرارة الجوع ببرودة الحجر، أو ليعتدل قائما. [عمدة القاری شرح صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، ۱۷/۱۸۰]

♦ جب بھوک کی شدت سے چلنے پھرنے میں مشکل ہو رہی ہو تو پیٹ پر پتھر باندھنے سے پیٹ اور پیٹھ کو قوت ملتی ہے، جس سے حرکت کرنا آسان ہو جاتا ہے، چنانچہ مرقاۃ میں ہے: فإذا ربط حجرا على بطنه يشتد بطنه وظهره فيسهل عليه الحركة.

♦ ملا علی قاری فرماتے ہیں: مدینہ شریف میں "مشبعة" نام کے پتھر تھے جن میں اللہ عزوجل نے ایسی ٹھنڈی تاثیر رکھی تھی جن سے بھوک و گرمی میں سکون ملتا، اہل عرب سے جب کسی کو بھوک لگتی تو وہ اس پتھر کو پیٹ پر باندھ کر کچھ سکون حاصل کرتا، چنانچہ فرمایا: وقال صاحب الأزهار: في ربط الحجر على البطن أقوال أحدها: أن ذلك أحجار بالمدينة تسمى المشبعة كانوا إذا جاع أحدهم يربط على بطنه حجرا من ذلك، وكان الله تعالى خلق فيه برودة تسكن الجوع والحرارة. [مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب فضل الفقراء، ۸/۳۲۸۹]

♦ بعض علماء فرماتے ہیں عبادت گزاروں یا اہل عرب یا اہل مدینہ کی عادت تھی کہ وہ بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر باندھتے، مرقاۃ المفاتیح میں ہے: وهذا عادة أصحاب الرياضة. وقال ابن حجر رحمه الله: هذا عادة العرب أو أهل المدينة.

♦ بعض اہل معرفت نے یہاں ایک خوبصورت نکتہ یہ بیان فرمایا کہ جب کسی کو صبر و برداشت کی تلقین کرنی ہو تو کہا جاتا ہے "اپنے دل پر پتھر رکھ" تو گویا حضور علیہ السلام نے پیٹ پر پتھر باندھ کر اپنے حال سے اُمت کو ایسے موقع پر صبر کا حکم فرمایا جیسے آپ علیہ السلام قول سے صبر کی تلقین فرماتے، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے: وقال بعضهم: يقال لمن يؤمر بالصبر اربط على قلبك حجرا، فكأنه صلى الله تعالى عليه وسلم أمر بالصبر وأمر أمته بالصبر قالا وحالا. [مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب فضل الفقراء، ۸/۳۲۸۹]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

12 رجب المرجب 1445ھ 24 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاوی کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کیا ووٹ دے کر نا اہل کو حاکم بنانا امانت میں خیانت اور قیامت کی نشانی ہے؟

سوال: مفتی صاحب، اس طرح کی کوئی حدیث یا روایت موجود ہے کہ جب امانت میں خیانت کی جائیگی اقتدار نا اہلوں کے سُپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا؟ (سائل: عنایت اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حدیث پاک میں کوئی بھی عہدہ نا اہل لوگوں کو دینے سے منع کیا گیا، اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امانت ضائع کرنے اور قرب قیامت کی نشانیوں میں شُمار فرمایا، شارحین حدیث اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حکومت، سلطنت، عہدہ قضاء وغیرہ نا اہلوں مثلاً فاسقوں فاجروں، عورتوں، بچوں اور بزدلوں کے حوالے کرنا امانت کو ضائع کرنا ہے، لہذا وُوٹ ڈالنے میں ہمیں احتیاط کرنی چاہیے اور سُوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے کہ جس کو میں وُوٹ ڈال رہا ہوں وہ اس عہدے کا حقدار بھی ہے یا نہیں۔

بُخاری شریف میں ہے: **عن أبي هريرة قال: بينما النبی صلی اللہ علیه وسلم فی مجلس یحدث القوم، جاءه أعرابي فقال: متى الساعة؟.... قال: فإذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة، قال: كيف إضاعتها؟ قال: إذا وسد الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة** یعنی حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا عرض کیا قیامت کب ہے؟ فرمایا جب امانت ضائع کر دی جاوے تو قیامت کا انتظار کرو، اس نے عرض کیا کہ ضائع ہونا کیسے ہو گا فرمایا جب کام نا اہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ [البخاری، صحیح البخاری، کتاب العلم، ۲۱/۱]

مرآۃ المناجیح میں ہے: یہاں امانت سے مراد امامت حکومت سلطنت وغیرہ ہے جو رب تعالٰی کے امانتیں ہیں جو اس نے چند روز کے لیے بندوں کو سپرد فرمائی ہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔ اس طرح کہ حکومت فاسقوں یا عورتوں کو ملے، قاضی فقیر جاہل لوگ بنیں اور بے وقوف لوگ بادشاہ بنیں۔ [مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، فتنوں کا بیان، جلد:7، حدیث نمبر:5439]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

25 رجب المرجب 1445ء 06 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

زمین واسمان کی پیدائش کتنے دن میں ہوئی؟

سوال: مفتی صاحب، زمین و آسمان کی پیدائش کتنے دنوں میں ہوئی، اور یہاں دنوں سے کیا مراد ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اللہ تبارک وتعالی نے زمین و آسمان اور جو کچھ انکے درمیان ہے، سب کو چھ دن میں پیدا فرمایا، اور مشہور ترین قول کے مطابق یہاں چھ دن سے مُراد دنیوی اعتبار سے جو چھ دن کی مقدار بنتی ہے اتنا وقت ہے کیونکہ اُس وقت تو ابھی دن رات کا وجود ہی نہ تھا، نیز اگرچہ اللہ تعالٰی اس بات پر قادر ہے کہ لحہ بھر یا اس سے بھی کم میں زمین و آسمان پیدا فرمادے، لیکن بندوں کی تعلیم کے لیے چھ دن میں تخلیق فرمائی کہ بندے بھی اپنے کام میں جلدی نہ کیا کریں بلکہ آہستگی سے کریں۔

قرآن پاک کے مختلف مقامات میں ہے: **اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ**۔ ترجمہ: بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ **[القرآن، سورۃ الاعراف، آیت 54، سورۃ یونس، آیت 3]**

مزید اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: **اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ**۔ ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کچھ چھ دن میں بنایا۔ **[القرآن، سورۃ السجدۃ، آیت 4، سورۃ الفرقان، آیت 59]**

علامہ ابو البرکات نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **أي في مدة مقدار هذه المدة لأنه لم يكن حينئذ ليل ونهار.....وإنما خلقها في ستة أيام وهو يقدر على أن يخلقها في لحظة تعليما لخلقه الرفق والتثبت.**

[النسفي، أبو البركات، تفسير النسفي، مدارك التنزيل وحقائق التأويل، سورة الفرقان آيت 59، ٢/٥٣٥]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

01 شعبان المعظم 1445ھ 12 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY   فقہی مسائل گروپ   WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
جس میں آپ روزمرہ کے درپیش مسائل کا شرعی حکم پوچھ سکتے ہیں

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کو ملک یا صوبے کا حکمران بنانا

سوال: مفتی صاحب، کیا عورت حکمران بن سکتی ہے، حکمرانی چاہے ملک کی ہو یا صوبہ کی یا تحصیل و ضلع کی ہو؟

(سائل: علامہ احمد فیضی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دینِ اسلام میں عورت کو حکمران بنانا منع ہے کیونکہ عورت اپنی ناقص عقل اور چار دیواری کے سبب حکمرانی کے تقاضے پورے کرنے سے عاجز ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو حکمران بنانے والی قوم کے ناکامی وبربادی کی وعید سنائی ہے اور ایک موقع پر اس فعل سے بیزاری و نفرت کا اظہار کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مردوں کے کام عورت کو سپرد ہو جائیں تو زمین پر رہنے سے مرنا بہتر ہے، لہذا اسلام میں عورت کی حکمرانی کا کوئی تصور نہیں، چاہے پورے ملک کی حکمرانی ہو یا کسی صوبہ و ضلع کی۔

بخاری شریف میں حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: **لما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أهل فارس، قد ملكوا عليهم بنت كسرى، قال: لن يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة.** یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ فارس والوں نے اپنا بادشاہ کسریٰ کی بیٹی کو بنالیا تو فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہ ہوگی جنہوں نے اپنے کام کا حاکم عورت کو بنایا۔

[البخاری، صحیح البخاری، کتاب المغازی، ۶/۸]

ترمذی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: **وإذا كان أمراؤكم شراركم وأغنياؤكم بخلاءكم، وأموركم إلى نسائكم فبطن الأرض خير لكم من ظهرها.** یعنی جب تمہارے حکام تم میں سے بدترین ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سے کنجوس ہوں اور تمہارے کام تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔

[الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی ت شاکر، ابواب الفتن، ۴/۵۲۹]

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: **لا تصلح المرأة أن تكون إماما، ولا قاضيا؛ لأنهما محتاجان إلى الخروج للقيام بأمور المسلمين، والمرأة عورة لا تصلح لذلك، ولأن المرأة ناقصة؛ والقضاء من كمال الولايات؛ فلا يصلح لها إلا الكامل من الرجال.**

[الملا علی القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الإمارۃ والقضاء، ۶/۲۴۰۶]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

08 شعبان المعظم 1445ھ 19 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شب معراج کونسی تاریخ کو ہوئی؟

سوال: مفتی صاحب، کیا شب معراج ستائیس رجب کو ہے، کچھ لوگ اسکا انکار کرتے ہیں، کیا اسکی تاریخ حدیث سے ثابت ہے؟

(سائل: محسن عزیز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شب معراج کی تاریخ کے متعلق علمائے امت کے مختلف اقوال ہیں لیکن صحیح و مشہور رجب کی 27 تاریخ ہے، تمام علاقوں میں اسی پر عمل ہے، البتہ احادیث میں تاریخِ شب معراج کا ذکر نہیں۔

شب معراج کے متعلق مختلف اقوال بیان کرتے ہوئے علامہ سلیمان بن محمد بن عمر شافعی علیہ الرحمۃ تحفۃ الحبیب میں فرماتے ہیں: **والصحيح أن ليلة الإسراء ليلة سبع وعشرين في رجب.** یعنی صحیح یہ ہے کہ شب معراج رجب کی ستائیسویں رات ہے۔

[البجیرمی، حاشیۃ البجیرمی علی الخطیب، تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب، کتاب الصلاۃ، ۱/۳۸۳]

امام طحطاوی علیہ الرحمۃ مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: **وقيل ليلة سبع وعشرين من رجب وعليه العمل في جميع الأمصار وجزم به النووي في الروضة تبعا للرافعي.** یعنی کہا گیا ہے کہ رجب کی ستائیس تاریخ (شب معراج) ہے، تمام علاقوں میں اسی پر عمل ہے امام نووی نے امام رافعی کی اتباع کرتے ہوئے الروضۃ (الروضۃ الطالبین) میں اسی پر جزم فرمایا۔

[حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح، کتاب الصلاۃ، صفحۃ ۱۷۲]

فتاوی شامی میں ہے: **وقيل في رجب وجزم به النووي في الروضة تبعا للرافعي، وقيل في شوال. وجزم الحافظ عبد الغني المقدسي في سيرته بأنه ليلة السابع والعشرين من رجب، وعليه عمل أهل الأمصار.**

[ابن عابدین، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، ۱/۳۵۲]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

26 رجب المرجب 1445ھ 07 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بالوں کو کلر (رنگ) لگا ہو تو غسل کا حکم

سوال: مفتی صاحب، بالوں کو کلر لگانے سے غسل ہو جاتا ہے؟ **(سائل: محمد مدثر)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ مہندی و کلر وغیرہ ایسے ہوں کہ جنکی تہہ نہیں جمتی محض مہندی وغیرہ کا رنگ ہی ہے تو اب غسل ہو جائے گا، عموما مہندی اور دیگر کلر کی تہہ نہیں بنتی ہے، لہذا ایسی صورت میں غسل ہو جائے گا۔

♦ اگر مہندی کلر وغیرہ ایسے ہیں کہ دھونے کے بعد بھی جسم پر انکی تہہ جم جاتی جس سے پانی جسم تک نہیں پہنچتا تو غسل نہیں ہو گا۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: **بقاء دسومة الزيت ونحوه لا يمنع لعدم الحائل.** یعنی تیل کی چکناہٹ اور اس کی مثل دیگر اشیاء (جو جِرم دار نہ ہوں، ان) کا باقی رہنا پانی کے جسم تک پہنچنے میں رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے وضو سے مانع نہیں۔

[حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطھارۃ، فصل فی احکام الوضو، صفحہ 62، مطبوعہ کراچی]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: **والخضاب إذا تجسد وييس يمنع تمام الوضوء والغسل كذا في الوجيز.** یعنی خضاب جب جرم دار ہو جائے (یعنی جسم پر اسکی تہہ جم جائے) اور خشک ہو جائے تو وضو و غسل کے مکمل ہونے میں رکاوٹ بنے گا۔

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي، كتاب الطهارة، باب الغسل، 1/13]

فقہ العبادات، وضو غسل کے صحیح ہونے کی شرائط میں ہے: **زوال ما يمنع وصول الماء إلى البشرة لجرم الحائل، كشمع أو شحم وكذا طلاء الأظافر. أما الدسومة التي لا جرمية لها فلا مانع كدسومة الزيت وما شابهه.**

[فقه العبادات على المذهب الحنفي، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الوضو، ص 24]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

03 رمضان المبارک 1445ء 14 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مکھیوں کا ناپاکی سے اُڑ کر کپڑوں پر بیٹھنا، پاکی کا حکم

سوال: مفتی صاحب، پیشاب کرتے وقت طہارت خانے میں بہت سارے مچھر مکھیاں ہوتے ہیں، اگر وہ ہمارے جسم یا کپڑے پر بیٹھتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ (سائل: عون محمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ان مکھیوں اور مچھروں کے جسم و کپڑوں پر بیٹھنے سے جسم و کپڑے ناپاک نہیں ہوتے کیونکہ ان مکھیوں وغیرہ سے بچنا مشکل ہے اور پھر ان مکھیوں، مچھروں کی ٹانگوں و پروں کے ساتھ لگی نجاست بھی قلیل ہوتی ہے اور اتنی تھوڑی نجاست شرعاً معاف ہے، البتہ اگر ان کی وجہ سے نجاست زیادہ لگ جائے تو اب کپڑے و جسم کو دھونا پڑے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: **ذباب المستراح إذا جلس علی ثوب لا یفسدہ إلا أن یغلب ویکثر کذا فی فتاوی قاضی خان.** یعنی بیت الخلاء والی مکھی اگر کسی کے کپڑوں پر بیٹھ گئی تو کپڑوں کو ناپاک نہ کرے گی مگر یہ کہ (نجاست) زیادہ ہو، جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں ہے۔

[الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الثانی، ۱/۴۷]

المحیط البرہانی میں ہے: **ذباب المستراح إذا جلس علی ثوب رجل فقد قیل لا بأس بہ؛ لأن التحرز عنہ غیر ممکن.....ولأن التحرز عن قلیل النجاسۃ غیر ممکن، فإن الذباب یقع علی النجاسۃ ثم یقع علی ثیاب المصلی، لا بد وأن یکون (فی) أجنحتھن وأرجلھن نجاسۃ، فجعل القلیل عفوا لمکان البلوی.**

[المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی، کتاب الطھارات، الفصل السابع فی النجاسات وأحکامھا، 1/192]

بہار شریعت میں ہے: پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہو گا۔

[بہار شریعت، نجاستوں کے متعلق احکام، جلد 1، حصہ 2، مکتبۃ المدینہ کراچی]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

16 شعبان المعظم 1445ء 27 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ناپاک چیز کا دُھواں، بھاپ کپڑے پر لگے تو شرعی حکم

سوال: مفتی صاحب، سخت سردیوں میں چھوٹا پیشاب کرتے ہوئے، پیشاب بھاپ بن کر دھویں کی طرح اڑتا ہوا صاف دیکھائی دیتا ہے، وہ بھاپ جسم اور کپڑوں پر لگتی ہے، اس صورت میں کیا جسم و کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟ (سائل: سمیع الرحمان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ناپاک چیز کا دھواں یا اُسکے بخارات کپڑے اور بدن پر لگنے سے کپڑے بدن ناپاک نہیں ہوتے۔

علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں: وما يصيب الثوب من بخارات النجاسات قيل يتنجس الثوب بها وقيل لا يتنجس وهو الصحيح....ودخان النجاسة إذا أصاب الثوب أو البدن فيه اختلاف والصحيح أنه لاينجسه. یعنی ناپاک چیزوں کے بُخارات کپڑے کو لگیں تو کہا گیا ہے کہ کپڑے ناپاک نہیں ہوتے یہی صحیح ہے... اور نجاست کا دھواں جب کپڑے یا بدن کو لگے تو اس میں اختلاف ہے، اور صحیح یہ ہے کہ دھواں کپڑوں کو ناپاک نہیں کرتا۔

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحة الخالق، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۲۴۳-۲۴۵]

فتاوی ہندیہ میں ہے: مايصيب الثوب من بخارات النجاسات لا يتنجس بها وهو الصحيح. هكذا في الظهيرية. دخان النجاسة إذا أصاب الثوب أو البدن الصحيح إنه لاينجسه. هكذا في السراج الوهاج.

[مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة، ۱/۴۷]

بہار شریعت میں ہے: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔

[بہار شریعت، نجاستوں کے متعلق احکام، ج 1، حصہ 2، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

15 رجب المرجب 1445ء 27 جنوری 2023ھ

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

غسل فرض ہونے کی حالت میں قرآن پاک سننا

سوال: مفتی صاحب، حالت جنابت میں قرآن مجید سن سکتے ہیں؟ (سائل: عدیل احمد، جاوید اختر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس پر غسل فرض ہو اُسے قرآن پڑھنا منع ہے، سننا منع نہیں، لہذا حالتِ جنابت میں قرآن پاک کی تلاوت سن سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ ہو سکے تو قرآن پاک سننے میں بھی پاکی کا اہتمام کیا جائے۔

ترمذی شریف میں ہے: عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْرَأِ الحَائِضُ، وَلَا الجُنُبُ شَيْئًا مِنَ القُرْآنِ. یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

[سنن الترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی الجنب والحائض، حدیث نمبر131، 1/236]

احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس حالت میں حضور علیہ السلام آپ کی گود میں سر مبارک رکھ کر تلاوت کرتے تھے، ظاہر یہی ہے کہ حضرت عائشہ حضور علیہ السلام کی تلاوت کو سنتی تھیں تب ہی روایت کیا، چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے: عن عائشة، قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ القرآن ورأسه في حجري وأنا حائض. یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

[صحیح البخاری، کتاب التوحید، الماھر بالقرآن مع الکرام البررۃ، ۹/۱۵۹]

فتاوی اہلسنت (دعوت اسلامی) میں ہے: حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت سن سکتی ہے، ممانعت صرف قرآن مجید پڑھنے یا اس کو بلاحائل چھونے کی ہے، سننے کی کہیں ممانعت نہیں ہے۔ [ماہنامہ فیضان مدینہ، سلسلہ دارالافتاء اہلسنت، اگست 2018]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

18 شعبان المعظم 1445ء 29 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

موزہ پھٹ جائے تو مسح کا حکم

سوال: مفتی صاحب، وضو کر کے موزے پہنے تھے موزے کے نیچے ٹک لگ گیا جس طرح کسی نے بلیڈ سے چیر الگایا ہو تو کیا اب اس موزے پر مسح کر سکتے ہیں؟ (سائل: شہباز راجہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر کٹ لگنے کے سبب موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین انگلیاں ظاہر ہو گئیں یا چلنے میں پاؤں کہ چھوٹی تین انگلیوں کے برابر قدم ظاہر ہو رہا ہے تو اب مسح ٹوٹ گیا، اس پر مسح نہیں کر سکتے بلکہ پاؤں دھونا پڑے گا، اور اگر اس سے کم پھٹا تو اب مسح کر سکتے ہیں۔

مختصر القدوری میں ہے: ولا يجوز المسح على خف فيه خرق كبير يبين منه مقدار ثلاث أصابع من أصابع الرجل وإن كان أقل من ذلك جاز. یعنی ایسے موزے پر مسح جائز نہیں جو اتنا زیادہ پھٹا ہو کہ جس سے پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر دم ظاہر ہو، اور اگر اس سے کم پھٹا ہو تو مسح جائز ہے۔ [القدوری، مختصر القدوری باب المسح علی الخفین، صفحہ ۱۷]

بہار شریعت میں ہے: کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہو تا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے.... سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں..... ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں، تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔ (بہار شریعت، موزوں پر مسح کے مسائل، جلد 1، حصہ 2، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

11 رجب المرجب 1445ء 23 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاوی کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فجر کے وقت تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرنا

سوال: مفتی صاحب، میں فجر کی سنتیں گھر پر پڑھ کر مسجد میں جماعت کے لیے گیا، کیا میں تحیۃ المسجد ادا کر سکتا ہوں؟
(سائل: جمیل قادری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں، تحیۃ المسجد کے نوافل نہیں ادا کر سکتے کیونکہ طلوع فجر سے آفتاب بلند ہونے تک فجر کی دو سنتوں کے علاوہ، کسی قسم کے نوافل پڑھنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما فى معناها لا الفرائض. هكذا فى النهاية والكفاية فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة. كذا فى فتاوى قاضى خان.منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر. كذا فى النهاية والكفاية يكره فيه التطوع بأكثر من سنة الفجر. یعنی نو اوقات میں نوافل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے نہ کہ فرائض، نہایہ و کفایہ میں ایسا ہی ہے، اور ان اوقات میں قضاء نماز پڑھنا، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے، قاضی خان میں ایسا ہی ہے، اُن نو میں سے ایک وقت طلوع فجر کے بعد سے نماز فجر تک ہے کہ اس میں سنت فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں۔ [الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الأول فى مواقيت الصلاة، الفصل الثالث، 1/52]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ
ابوالحسن محمد حق نواز مدنی
01 شعبان المعظم 1445ء 12 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لی ذکر کر لیا یا دُعا مانگ لی، اب سجدہ سہو کی یاد آئی تو شرعی حکم؟

سوال: مفتی صاحب، اگر قعدہ اولی میں تشہد کے بعد درود پڑھ لیا، اب سجدہ سہو واجب تھا، مگر یاد نہ رہا اور سلام پھیر کر آیت الکرسی پڑھ لی، یاد آنے پر اسی وقت سجدہ سہو ادا کر لیا، نماز کا حکم کیا ہو گا؟ (سائل: محمد جُنید)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سلام پھیرنے کے بعد اگر سجدہ سہو کی یاد آئے تو جب تک بندے نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اُسے فوراً سجدہ سہو کر کے اپنی نماز مکمل کر لینی چاہیے، نماز ہو جائے گی، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر صرف آیت الکرسی ہی پڑھی تھی، اور کوئی بھی منافی نماز فعل نہیں کیا تو سجدہ سہو ادا کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

آیت الکرسی، ذکر اذکار، دیگر اوراد و وظائف اور عربی میں دعائیہ کلمات کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر ان کے بعد بندے کو سجدہ سہو یاد آئے تو کر سکتا ہے، البتہ اُردو میں دعائیہ کلمات یا کسی سے کلام کے بعد یاد آئے تو اب سجدہ سہو نہیں کر سکتے بلکہ نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔

نور الایضاح میں ہے: **ویسجد للسهو وإن سلم عامدا للقطع مالم يتحول عن القبلة أو يتكلم.**

[نور الإيضاح ونجاة الأرواح في الفقه الحنفي، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، صفحة ۹۷]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: **(ويسجد للسهو ولو مع سلامه) ناويا (للقطع) لأن نية تغيير المشروع لغو (ما لم يتحول عن القبلة أو يتكلم) لبطلان التحريمة.... أي بالتحول أو التكلم، وقيل لا يقطع بالتحول ما لم يتكلم أو يخرج من المسجد كما في الدرر عن النهاية إمداد.**

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ۹۱/۲]

بہار شریعت میں ہے: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے۔

[بہار شریعت، سجدہ سہو کا بیان، جلد 1، حصہ 4، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

25 رجب المرجب 1445ء 06 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY　فقہی مسائل گروپ　WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کیا واجب الاعادہ نمازیں وقت گزرنے کے بعد بھی واجب الاعادہ؟

سوال: مفتی صاحب، کیا واجب الاعادہ نماز، نماز کے وقت کے گزرنے کے بعد ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے؟ (سائل: عمر حسن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو نمازیں نمازی کے ذمے پر واجب الاعادہ ہیں، راجح قول کے مطابق، وقت گزرنے کے بعد بھی واجب الاعادہ رہتی ہیں۔

علامہ شامی علیہ الرحمتہ ردالمحتار میں اس مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **فیکون المرجح وجوب الإعادة في الوقت وبعده، ويشير إليه ما قدمناه عن الميزان من قوله يجب عليه الإعادة وهو إتيان مثل الأول ذاتا مع صفة الكمال: أي كمال ما نقصه منها، وذلك يعم وجوب الإتيان بها كاملة في الوقت وبعده كما مر.** یعنی وقت میں یا وقت کے بعد دونوں صورتوں میں واجب الإعادہ والے قول کو ترجیح ہے، اس سے قبل بھی المیزان کے حوالے سے اشارہ ہے کہ صفت کمال یعنی اول مرتبہ جو کمی ہوئی اسکو کامل طور پر بعینہ پہلی کے مثل ہی بجالانا واجب ہے، اور یہ کامل طور پر بجالانے کا وجوب، وقت کے اندر اور وقت کے بعد دونوں کو عام ہے جیسا کہ پہلے گزرا۔ [الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۵]

فتاوی رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے اسی قول پر فتوی دیا، پس نماز جمعہ میں سجدہ سہو کے متعلق فرماتے ہیں: جہاں جمعہ بھی جماعت عظیم سے نہ ہوتا ہو بلاشبہ سجدہ کرے، اگر نہ کیا اعادہ کرے، اگر وقت نکل گیا ظہر پڑھ لیں.... ردالمحتار میں ہے: المرجح وجوب الاعادۃ فی الوقت وبعدہ. یعنی ترجیح یہی ہے کہ وقت کے اندر یا وقت کے بعد نماز کو لوٹایا جائے۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، ج 8، صفحہ 180، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

06 رجب المرجب 1445ھ 18 جنوری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ماسک پہن کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم

سوال: مفتی صاحب، ماسک پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟ (سائل: توقیر احمد اعوان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز میں منہ کو چھپانا مکروہ تحریمی ہے، حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے، لہذا ماسک پہن کر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، اگر ماسک پہن کر نماز ادا کی تو اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں ہے: عن أبي هريرة، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يغطي الرجل فاه في الصلاة. یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے نماز میں مرد کو منہ ڈھانپنے سے منع کیا۔

[سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة، ۳۱۰/۱]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: (يكره التلثم) وهو تغطية الأنف والفم في الصلاة... ونقل ط عن أبي السعود أنها تحريمية. یعنی نماز میں ناک اور منہ ڈھانپنا مکروہ ہے... اور امام طحاوی نے ابو مسعود سے نقل کیا کہ یہ کراہت تحریمی ہے۔

[الدر المختار مع رد المحتا، کتاب الصلوۃ، باب مایکرہ الصلوۃ]

متعدد کتب فقہ میں مذکور ہے: قالوا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها. یعنی فقہائے کرام نے ارشاد فرمایا ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

[درر الحكام شرح غرر الأحكام، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاة، ۶۹/۱]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

23 جمادی الثانی 1445ء 06 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

نمازی کے سامنے موبائل پر تصویر نظر آئے تو نماز کا حکم

سوال: مفتی صاحب، موبائل کی سکرین پر تصویر والا wallpaper لگا ہوا ہو تو نماز ادا کرتے وقت موبائل نمازی کے آگے ہو اور دورانِ نماز موبائل آن ہو جائے، نمازی کے سامنے تصویر ہو گئی تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟ **(سائل: زاہد علی اعوان)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نماز ہو جائے گی، کیونکہ علمائے کرام کی تحقیق کے مطابق، موبائل فون پر نظر آنے والی تصویر، آئینے میں نظر آنے والے عکس کے حکم میں ہے اور آئینے کے سامنے نماز ہو جاتی ہے، نیز اگر اس کو تصویر کے حکم میں مان بھی لیا جائے تب بھی نماز ہو جائے گی کیونکہ مطلقا تصویر سامنے ہونا نماز کے مکروہ تحریمی ہونے کا سبب نہیں بلکہ ایسی تصویر جو مکمل قد کی ہو، زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے چہرے کے اعضاء ناک کان وغیرہ بالکل واضح نظر آئیں اور وہ تصویر نمازی کے سامنے بطور تعظیم آویزاں ہو یا رکھی ہو تب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ عموما موبائل والی تصویر ایسی نہیں ہوتی۔

جد الممتار حاشیہ رد المحتار میں ہے: **سئلت عمن صلی و أمامه مرأة، فأجبت بالجواز.** یعنی مجھ سے اس بندے کی نماز کے متعلق سوال ہوا جس کے سامنے آئینہ ہو تو میں نے جواب دیا جائز ہے۔ [جد الممتار علی رد المحتار، کتاب الصلاۃ]

تنویر الابصار مع الدر میں ہے: **ولا يكره..(أو كانت صغيرة)لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهي على الأرض(أو مقطوعة الرأس أو الوجه)أو ممحوة عضو لا تعيش بدونه.** یعنی جب تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ اگر زمین پر رکھی ہو اور کھڑے ہو کر دیکھنے والے کے لیے اعضاء کی تفصیل واضح نہ ہو یا اسکا سر یا چہرہ کٹا ہوا ہو یا اُسکا کوئی ایسا عضو مٹا ہوا ہو جسکے بغیر وہ زندہ نہ رہ سکے، تو ان صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين، کتاب الصلاۃ، باب مایکرہ الصلاۃ، ۱/۶۴۹]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 شعبان المعظم 1445ء 04 مارچ 2024ھ

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

ایک شہر میں مکان خرید کر کرائے پر لگائے، وہاں جانے پر مالک مکان نماز پوری پڑھے گا یا قصر؟

سوال: مفتی صاحب، کسی دوسرے شہر میں مکان کرائے پر دیا ہو تو کیا جب مالک مکان وہاں جائے گا تو پوری نماز پڑھے گا یا قصر، دونوں شہروں کے درمیان مسافت 94 کلو میٹر سے زائد ہے؟ (سائل: سرفراز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی جگہ مکان خرید کر یا تعمیر کر کے کرائے پر لگانے سے وہ جگہ خریدنے والے مالک مکان کے لیے وطن اصلی نہیں بن جاتی جب تک کہ وہ وہاں مستقل سکونت نہ اختیار کر لے کیونکہ کسی جگہ کے وطنِ اصلی ہونے کا دارومدار مستقل رہائش پر ہے زمین، کھیت اور گھر وغیرہ پر نہیں، لہذا پوچھی گئی صورت میں جب مکان کا مالک وہاں پندرہ دن سے کم کے لیے جائے گا تو وہ مسافر ہی رہے گا، قصر نماز پڑے گا، بشرطیکہ سفر شرعی مسافت یعنی بانوے کلو میٹر سے زائد ہو۔

علامہ سراج الدین ابن نجیم مصری فرماتے ہیں: ولو نقل أهله ومتاعه وله دور في البلد لا تبقى وطنا له وقيل: تبقى. یعنی کسی نے اپنے اہل و سامان کو ایک شہر سے نقل کیا جبکہ اس شہر میں اسکے گھر موجود ہیں تو یہ شہر اسکے لیے وطن باقی نہ رہا، اور یہ بھی کہا گیا کہ ابھی بھی وطن باقی ہے۔ [النهر الفائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۱/۳۴۹]

صاحب نہر الفائق کی اس عبارت کے متعلق اعلی حضرت علیہ الرحمۃ جد الممتار میں فرماتے ہیں: أقول يظهر للعبد الضعيف، أن نقل الأهل و المتاع يكون على وجهين، احدهما أن ينقل على عزم ترك التوطن هاهنا، والآخر لا على ذالك، فعلى الأول لا يبقى الوطن وطنا وإن بقي له فيه دور وعقار.... یعنی میں کہتا ہوں کے عبدِ ضعیف کے لیے یہ ظاہر ہوا کہ اپنے اہل و سامان کو نقل کرنا دو صورتوں پر ہے، ایک یہ کہ یہاں سے رہائش ختم کرنے کے ارادے سے منتقل ہو، دوسری یہ کہ رہائش ختم کرنے کا ارادہ نہ ہو، پس پہلی صورت میں وہ جگہ اسکے لیے وطن نہیں رہے گی، اگرچہ وہاں اسکے گھر و جائیدادہو۔

[جد الممتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج3، ص572، مکتبۃ المدینہ]

فتاوی اہلسنت دعوت اسلامی میں ہے: وطن اصلی ہونے میں مدار سکونت پر ہے، اسباب و گھر پر نہیں۔
(فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ، ریفرنس نمبر HAR-4203، تاریخ اجراء: 26 ستمبر 2020، دعوت اسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

12 رجب المرجب 1445ء 24 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

امام نے پانچ رکعت پڑھا دیں تو کیا دوسری رکعت میں شامل ہونے والے مقتدی کی نماز مکمل ہو گی؟

سوال: مفتی صاحب، امام نے غلطی سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں، تو جو مسبوق دوسری رکعت میں شامل ہوا تھا اس کی امام کے ساتھ چار رکعتیں مکمل ہو گئیں، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟ (سائل: اکرام رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ اولاً ایسی صورت میں مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کو لقمہ دیں تاکہ وہ واپس آجائے، نیز اگر امام چوتھی رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہوا اور واپس نہ آئے تو مسبوق کو چاہیے کہ اپنی بقیہ نماز اکیلے مکمل کر لے، کیونکہ امام کی نماز تو مکمل ہو چکی اب امام اگر واپس نہ بھی آئے پانچویں چھٹی رکعت اُسکے لیے نفل ہو جائے گی، جبکہ مسبوق کے تو ابھی فرض ہی باقی تھے لہذا مسبوق پانچویں رکعت میں امام کی اتباع نہیں کر سکتا۔

♦ اگر امام نے چوتھی پر قعدہ نہ کیا تھا اور پانچویں کا سجدہ بھی کر لیا تو پھر امام، مسبوق اور تمام، مقتدیوں میں سے کسی کی بھی فرض نماز نہ ہوئی، لہذا سب نے فرض دوبارہ پڑھنے ہیں۔

فتاوی ہندیہ، دُرر الحکام اور البحر الرائق میں ہے: **ولو قام الإمام إلى الخامسة في صلاة الظهر فتابعه المسبوق إن قعد الإمام على رأس الرابعة تفسد صلاة المسبوق، وإن لم يقعد لم تفسد حتى يقيد الخامسة بالسجدة فإذا قيدها بالسجدة فسدت صلاة الكل؛ لأن الإمام إذا قعد على الرابعة تمت صلاته في حق المسبوق فلا يجوز للمسبوق متابعته.**

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، ۱/۴۰۱]

بہار شریعت میں در مختار کے حوالے سے ہے: امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اُٹھا، اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے، نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے گا، فاسد نہ ہو گی۔

[بہار شریعت، جماعت کے مسائل، جلد 1، حصہ 3، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

26 رجب المرجب 1445ء 07 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

فرض، واجب چھُوٹنے سے دوبارہ جماعت ہو تو نیا نمازی شامل ہو سکتا ہے؟

سوال: مفتی صاحب، واجب یا فرض چھوٹنے کے سبب جماعت دوبارہ کرائی جائے تو کیا دوسری جماعت میں نیا مقتدی شامل ہو سکتا ہے؟

(سائل: محمد نقشبندی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ فرض چھوٹنے کی وجہ سے جماعت دوبارہ کرائی جارہی ہو تو آنے والا نیا نمازی جماعت میں شامل ہو سکتا ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ نماز فرض چھُوٹنے کے سبب اصلا ادا ہی نہیں ہوئی۔

♦ اگر کوئی واجب چھوٹنے کے سبب نماز واجب الاعادہ ہوئی تو اب دوبارہ جماعت کی صورت میں آنے والا نیا نمازی شامل نہیں سکتا کیونکہ نئے آنے والے نمازی کی نماز فرض ہو گی جبکہ امام کی فرض نماز تو پہلے ہی ادا ہو چکی، تو امام کی نماز کے مقتدی کی نماز کو متضمن نہ ہونے کے سبب اس صورت میں اقتداء درست نہیں..

در مختار میں ہے: كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها. والمختار أنه جابر للأول، لأن الفرض لا يتكرر. یعنی کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہر نماز کا اعادہ واجب ہے، اور مختار یہی ہے کہ یہ اعادہ پہلی نماز کی کمی کو پورا کرنے والا ہے کیونکہ فرض میں تکرار نہیں۔ اسکے تحت ردالمحتار میں ہے: أي الفعل الثاني جابر للأول بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالأول يخرج عن العهدة وإن كان على وجه الكراهة على الأصح. یعنی جسطرح سجدہ سہو سے واجب چھوٹنے والی کمی پوری ہوتی ہے، ایسے ہی واجب الاعادہ والی صورت میں دوسری مرتبہ ادائیگی پہلی مرتبہ (ناقص) ادائیگی کی کمی کو پورا کرتی ہے، اور صحیح قول پر اول مرتبہ پڑھنے سے ہی بندہ فرض والی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے اگرچہ کراہت کے ساتھ۔ [الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ۱/۴۵۷]

فتاوی رضویہ میں ہے: فرض کے ترک سے نماز فاسد ہوتی ہے اور واجب کے ترک سے مکروہ تحریمی، اور سنت مؤکدہ کا ترک بہت برا ہے اور غیر مؤکدہ کے ترک سے مکروہ تنزیہی، اور مستحب کے ترک سے غیر اولی، فرض کے ترک میں پڑھنا فرض ہے کہ پہلی نماز اصلاً نہ ہوئی اور اسی صورت میں نئے آدمی شامل ہوسکتے ہیں، اور واجب بھول کر چھوٹا تو سجدہ سہو کا حکم ہے اور قصداً چھوڑا یا بھول کر چھوٹا تھا مگر سجدہ سہو نہ کیا تو اعادہ واجب ہے اور سنت کے ترک میں سنت اور مستحب کے ترک میں مستحب، اور ان سب صورتوں میں نئے آدمی شامل نہیں ہوسکتے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 305، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

14 رجب المرجب 1445ء 26 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاوٰی کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاوٰی، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

دورانِ جماعت بجلی چلی جائے تو مقتدیوں کا بُلند آواز سے تکبیر کہنا

سوال: مفتی صاحب، میں ولنشیا کی جامع مسجد جو بہت بڑی ہے میں جمعہ پڑھ رہا تھا اچانک دوران قراءت بجلی چلی گئی، میں باہر صحن میں تھا، قراءت کی آواز نہیں آرہی تھی رکوع میں جاتے وقت مختلف لوگوں نے تکبیر کہی اور دیگر لوگ رکوع میں گئے، مسئلہ پتہ نہ ہونے کے سبب میں نے جلدی سے دوسری جگہ جمعہ دوبارہ پڑھا، کیا ایسے موقع پر لوگوں کا از خود بلند آواز سے تکبیریں کہنا اور دیگر کا انکی پیروی کرنا درست تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں جب مقتدیوں تک امام کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی، تو کسی مقتدی کے لیے مستحب تھا کہ بلند آواز سے تکبیر کہے تاکہ انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے، اور ایسے موقع پر تکبیر کہنے کے لیے کسی کی اجازت یا مقرر ہونا شرط نہیں، لہذا اس صورت میں جمعہ کی نماز ادا ہو گئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہ تھی۔

حاجت کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب اور حدیث پاک سے ثابت ہے چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے: **عن أبي الزبير، عن جابر، قال: اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد، وأبو بكر يسمع الناس تكبيره.** [صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب إئتمام المأموم]

البحر الرائق میں ہے: **أنه عليه الصلاة والسلام كان إماما وأبو بكر مبلغا للناس تكبيره وبه استدل على جواز رفع المؤذنين أصواتهم فی الجمعة والعيدين وغيرهما.** [البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ۳۸۶/۱]

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: **واعلم أن التكبير عند عدم الحاجة إليه بأن يبلغهم صوت الإمام مكروه وفی السيرة الحلبية اتفق الأئمة الأربعة على أن التبليغ فی هذه الحالة بدعة منكرة أی مكروهة وأما عند الإحتياج إليه بأن كانت الجماعة لا يصل اليهم صوت الإمام إما لضعفه أو لكثرتهم فمستحب فإن لم يقم مسمع يعرفهم بالشروع والإنتقالات ينبغی لكل صف من المقتدين الجهر بذلك إلى حد يعلمه الأعمى ممن يليهم.** [حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان سننها، صفحة ۲۶۲]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

04 رمضان المبارک 1445ء 15 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جماعت کے دوران بجلی چلی جانے کے سبب اُوپر والے مقتدیوں کو امام کی آواز نہ آئے تو شرعی حکم

سوال: مفتی صاحب، ہم نے نماز جمعہ میں لائٹ چلے جانے یا اسپیکر خراب ہونے کے سبب امام کے سلام کی آواز نہ سنی، ہم دوسرے ہال میں تھے، دروازے بھی بند تھے، کچھ دیر بعد ہم سب نے اندازے سے ہی سلام پھیرا، ہماری نماز کا کیا حکم ہے؟ (سائل: محمد محسن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اقتداء درست ہونے کے لیے دیکھنے یا سننے کے ذریعے، امام کے انتقالات کا علم ہونا ضروری ہے، مقتدی کا ایسی جگہ پر ہونا جہاں سے امام کا حال اس پر مشتبہ ہو یعنی امام کی انتقالات کا علم نہ ہو، ایسی جگہ سے اقتداء درست نہیں، لہذا اس صورت میں نماز نہ ہو گی۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: **ولو قام على سطح المسجد واقتدى بإمام في المسجد إن كان للسطح باب في المسجد ولا يشتبه عليه حال الإمام يصح الاقتداء وإن اشتبه عليه حال الإمام لا يصح. كذا في فتاوى قاضي خان وإن لم يكن له باب في المسجد لكن لا يشتبه عليه حال الإمام صح الاقتداء أيضا** یعنی اگر نمازی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو اور مسجد میں موجود امام کی اقتداء کرے، تو اگر چھت کے لیے مسجد سے دروازہ ہو اور مقتدی پر امام کی حالت مشتبہ نہ ہو تو اقتداء صحیح ہے، اور اگر امام کی حالت مشتبہ ہو تو اقتداء درست نہیں، ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے، اور اگر مسجد میں چھت کے لیے دروازہ نہ ہو لیکن مقتدی پر امام کی حالت مشتبہ نہ ہو تو اب بھی اقتداء کرنا درست ہے۔

[الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع]

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ، منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق میں اقتداء کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **علمه بانتقالات إمامه برؤية أو سماع، فإن كان بينهما حائل يشتبه عليه انتقالاته لم يصح.** یعنی شرط یہ ہے کہ مقتدی کو دیکھنے یا سننے سے امام کے انتقالات کا علم ہو، پس اگر امام و مقتدی کے مابین ایسی چیز حائل ہو کہ مقتدی پر امام کے انتقالات مشتبہ ہو جائیں تو اقتداء درست نہیں۔

[ابن نجيم، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوری، ۱/۳۶۵]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

04 رجب المرجب 1445ھ 16 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

صف مکمل کرنے کے لیے سنت پڑھنے والے نمازی کے آگے سے گزر کر جماعت میں شامل ہونا

سوال: مفتی صاحب، ظہر کے وقت مسجد میں کافی سارے نمازی سنت ادا کر رہے ہوتے ہیں، جماعت کھڑی ہو جاتی ہے، بعض اوقات صف مکمل کرنے کے لیے کسی نمازی کے آگے سے گزرنا پڑتا ہے، کیا ایسا کر سکتے ہیں؟ (سائل: محمد طاہر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بغیر سُترے کے نمازی کے آگے سے گُزرنا جائز نہیں، حدیث مبارکہ میں اس پر سخت وعید آئی ہے، لہٰذا اس صورت میں نمازی کے سامنے سُترہ رکھ کر یا ستون کے پیچھے سے یا پھر دو، چار صف پیچھے آکر نمازی کے پیچھے سے گُزر کے جماعت میں شامل ہوں۔

اگر نمازی، نماز ہی ایسی جگہ پڑھے جہاں گُزرنے والوں کو حرج ہو مثلا مسجد کے دروازے میں ہی نماز شروع کر دی اور سُترے کا بھی بندوبست نہیں، تو اب اُسکے آگے سے گزر کر جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں، اس صورت میں گُزرنے والا گنہگار نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه، لكان أن يقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه قال أبو النضر: لا أدري، أقال أربعين يوما، أو شهرا، أو سنة.** یعنی اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس پر کیا سزا ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے بجائے چالیس تک کھڑے رہنے کو بہتر جانتا، ابو نضر فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ علیہ السلام نے چالیس دن، مہینے یا سال کیا کہا۔ [البخاری، صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 510، ۱/۱۰۸]

رد المحتار میں ہے: **لو صلى عند باب المسجد وقت إقامة الجماعة لأن للمار أن يمر على رقبته كما يأتي....وعليه فلو صلى في نفس طريق العامة لم تكن صلاته محترمة كمن صلى خلف فرجة الصف فلا يمنعون من المرور لتعديه فليتأمل.**

[الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ، 1/635]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

08 شعبان المعظم 1445ھ 19 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مقتدی سلام امام کے ساتھ پھیرے یا بعد میں؟

سوال: مفتی صاحب، جماعت میں سلام کس وقت پھیرنا چاہیے، جب امام السلام کہے تب یا جب امام مکمل سلام پھیر لے اور دوسری طرف کب سلام پھیریں؟ **(سائل: محمد رضوان)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سُنّت یہ ہے کہ دونوں سلام، امام کے ساتھ ساتھ پھیرے جائیں، البتہ اگر کسی نے بالکل امام کے ساتھ سلام نہ پھیرا بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پھیرا تو بھی جائز ہے۔

نورالایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: **ويسن مقارنته أي سلام المقتدي لسلام الإمام عند الإمام موافقة له** یعنی امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک مقتدی کے سلام کا امام کے سلام کے ساتھ ملا ہوا ہونا سُنّت ہے۔

[الشرنبلالی، مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، كتاب الصلاة، فصل في سننها، صفحة ١٠٣]

تبیین الحقائق میں ہے: **وسلم مع الإمام كالتحريمة أي سلم مقارنا لتسليم الإمام كما أنه يحرم مقارنا لتحريمة الإمام وهذا مذهب أبي حنيفة وعندهما يسلم بعد تسليم الإمام ويكبر للتحريمة بعد ما أحرم الإمام في التحريمة.... ولأبي حنيفة أنه عليه الصلاة والسلام أمر المؤتمين بالتكبير في زمان يكبر فيه الإمام بقوله إذا كبر فكبروا؛ لأن إذا للوقت حقيقة كالحين فيكون تقديره فكبروا في زمان فيه يكبر الإمام والفاء وإن كانت للتعقيب فقد تستعمل للقران كقوله عليه الصلاة والسلام وإذا قرأ فأنصتوا، وكذا قوله تعالى {وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا} يجب الاستماع والإنصات في زمان القراءة لا بعده.**

[الزيلعي، فخر الدين، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي، ١/١٢٥]

رد المحتار میں ہے: **والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع: مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه وركوعه لركوعه وسلامه لسلامه.... ومعاقبة لابتداء فعل إمامه مع المشاركة في باقيه. ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الأنواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب، وسنة في السنة عند عدم المعارض أو عدم لزوم المخالفة كما قدمناه.... والمتابعة المقارنة بلا تعقيب ولا تراخ سنة عنده لا عندهما.** [ابن عابدين، الدر المختار ورد المحتار، كتاب الصلاة]

والله اعلم عزوجل و رسوله اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كتبـــــــــه

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

10 شعبان المعظم 1445ء 21 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تعداد زیادہ ہو تو تراویح میں سجدہ سہو ترک کرنے کی اجازت

سوال: مفتی صاحب، کیا تراویح میں بھی سجدہ سہو واجب ہونے پر سجدہ سہو کرے گا، اگرچہ بڑی جماعت ہو رہی ہو یعنی پڑھنے والوں کی تعداد مسجد کے دوسرے فلور پر بھی ہو، عموماً ختم قرآن پر یا آخری عشرے کی طاق راتوں اور ستائیسویں شب میں کثیر لوگ ہوتے ہیں، کیا جمعہ و عیدین کی طرح یہاں بھی سجدہ سہو ترک کرنے کی اجازت ہے؟ (سائل: امجد رضا خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دیگر نمازوں کی طرح نمازِ تراویح میں بھی سجدہ سہو واجب ہو تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے کیونکہ سجدہ سہو کا حکم تمام نمازوں (فرض واجب سنت نفل) میں ایک جیسا ہی ہے، نیز سجدہ سہو ترک کرنے کے حوالے سے حکم یہ ہے کہ اگرچہ بعض مرکزی مساجد میں آخری عشرے کی طاق راتوں کے دوران یا ختم قرآن والے دن نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے لیکن فی زمانہ اس موقع پر اسپیکر کا استعمال ہوتا ہے اور اسپیکر کے ذریعے سجدہ سہو کرنے میں کوئی حرج یا فتنہ نہیں کیونکہ سب مقتدیوں کو باآسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ امام نے سجدے کے لیے تکبیر کہی ہے نہ کہ سلام پھیرا لہذا بہتر ہے سجدہ سہو کیا جائے، ہاں اگر کسی امام نے اس صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو کُتب فقہ میں اس کی رعایت موجود ہے کہ جمعہ و عیدین کی طرح نماز تراویح میں بھی سجدہ سہو ترک کر سکتے ہیں۔

در مختار مع رد المحتار میں ہے: (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الأوليين لدفع الفتنة.... الظاهر أن الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم ط وكذا بحثه الرحمتي، وقال خصوصا في زماننا. وفي جمعة حاشية أبي السعود عن العزمية أنه ليس المراد عدم جوازه، بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة.

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، 2/92]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

04 رمضان المبارک 1445ھ 15 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

جمعہ میں بیٹھ کر خطبہ پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، عرض یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ بیٹھ کر پڑھ سکتے ہے؟ (سائل: حافظ عبادت علی قادری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کھڑے ہو کر خطبہ دینا سنت مبارکہ ہے، بلا عذر شرعی بیٹھ کر خطبہ دینا خلاف سنت و مکروہ ہے، البتہ خطبہ ہو جائے گا۔

کنزالدقائق مع البحر الرائق میں ہے: **(وسن خطبتان بجلسة بينهما وطهارة قائما) كما روى عن أبي حنيفة** یعنی پاکی کی حالت میں کھڑے ہو کر دو خطبے دینا سنت ہے، دونوں کی درمیان جلسہ ہو، جیسا کہ امام اعظم سے روایت ہے۔

[البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ۲/۱۵۹]

علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں: **ويخطب قائما بطهارة، فلو خطب قاعدا أو محدثا: جاز وكره.** یعنی خطیب کھڑا ہو کر پاکی کی حالت میں خطبہ دے، اگر اس نے بیٹھ کر یا بے وضو خطبہ دیا تو خطبہ ہو جائے گا مگر مکروہ ہے۔

[منحة السلوك في شرح تحفة الملوك، كتاب الصلاة، فصل في الجمعة، صفحة ۱۷۳]

امام فخر الدین زیلعی فرماتے ہیں: **ولو خطب خطبة واحدة أو لم يجلس بينهما أو بغير طهارة أو غير قائم جازت لحصول المقصود وهو الذكر والوعظ إلا أنه يكره لمخالفة التوارث.** یعنی اگر ایک خطبہ دیا یا دونوں کے درمیان نہ بیٹھا یا بغیر طہارت یا بغیر کھڑے ہوئے دیا تو اصل مقصود یعنی ذکر و وعظ کے حاصل ہونے کے سبب خطبہ ہو جائے گا لیکن سنت متوارثہ کی مخالفت کے سبب ایسا کرنا مکروہ ہے۔

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، 1/220]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

06 رجب المرجب 1445ھ 18 جنوری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

عورتوں کا جنازے کی نماز میں شرکت کرنا

سوال: مفتی صاحب، عورت کا نماز جنازہ میں شرکت کرنا کیسا، تفصیل کے ساتھ جواب دیں؟ **(سائل: ملک محمود غزنوی)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عورتوں کو نماز جنازہ پڑھنے کے لیے جانا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا، چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے: **خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإذا نسوة جلوس، فقال: ما يجلسكن قلن: ننتظر الجنازة، قال: هل تغسلن قلن: لا، قال: هل تحملن، قلن: لا، قال: هل تدلين فيمن يدلى، قلن: لا، قال: فارجعن مأزورات غير مأجورات.** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کیوں بیٹھی ہو، انہوں نے عرض کی ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم غسل دو گی، انہوں نے عرض کی نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جنازہ اٹھاؤ گی، انہوں نے عرض کی نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میت قبر میں اتارو گی، انہوں نے عرض کی نہیں، پس آپ علیہ السلام نے فرمایا: گناہ سے بھری ہوئی ثواب سے خالی ہو کر لوٹ جاؤ۔

[سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی اتباع النساء الجنائز حدیث نمبر 1578، 1/502]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: **(ويكره خروجهن تحريما) لقوله عليه الصلاة والسلام ارجعن مأزورات غير مأجورات.** یعنی عورتوں کا جنازے کے لیے نکلنا مکروہ تحریمی ہے نبی پاک علیہ السلام کے اس فرمان کی وجہ سے کہ گناہ سے بھری ہوئی اور ثواب سے خالی ہو کر لوٹ جاؤ۔

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۲/۲۳۲]

بہار شریعت میں ہے: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔

(بہار شریعت، کتاب الجنائز، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 823، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

24 شعبان المعظم 1445ء 06 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

وتر کی تیسری رکعت میں آہستہ قراءت کرنا

سوال: مفتی صاحب، وتر کی جماعت کراتے ہوئے امام صاحب نے تیسری رکعت میں قراءت آہستہ کی، کسی نے لقمہ بھی نہ دیا تو اب نماز کا کیا حکم ہے، اس پر سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں؟ (سائل: جعفر حسین سندھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

♦ رمضان المبارک میں وتر کی تینوں رکعتوں میں امام پر جہری قراءت کرنا واجب ہے، لہٰذا اس صورت میں اگر امام صاحب نے بھولے سے وتر کی تیسری رکعت میں آہستہ قراءت کی تو ترک واجب کے سبب سجدہ سہو لازم ہو گا۔

♦ درست مسئلہ معلوم نہ ہونے کے سبب اگر امام صاحب نے یہ گمان کرتے ہوئے آہستہ قراءت کی کہ جیسے مغرب کی تیسری رکعت میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے ایسے ہی وتر کی تیسری رکعت میں بھی آہستہ کی جائے گی تو اب اس صورت میں سب پر وتر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ یہ قصداً واجب کو ترک کرنے کی صورت ہے، اور قصداً ترک واجب پر نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

در مختار مع رد المحتار میں ہے: (ويجهر الإمام) وجوبا... (في الفجر وأولى العشاءين أداء وقضاء وجمعة وعيدين وتراويح ووتر بعدها.. ويسر في غيرها) وهو الثالثة من المغرب والأخريان من العشاء، وكذا جميع ركعات الظهر والعصر.

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ١/٥٣٣]

فتاوی ہندیہ میں ہے: لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو.

[الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو]

بحر الرائق و عالمگیری میں ہے: لا يجب السجود في العمد وإنما تجب الإعادة إذا ترك واجبا عمدا جبرا لنقصان.

[البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٢/٩٨]

بہار شریعت میں ہے: فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (بہار شریعت، ج1ح 3، صفحہ 544، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

09 رمضان المبارک 1445ھ 20 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

امام کا وتر میں دُعائے قنوت اُونچی آواز سے پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، امام صاحب نے وتر میں دعائے قنوت اونچی آواز میں شروع کر دی کیا حکم ہے، سجدہ سہو ہو گیا یا نہیں؟

(سائل: صابر علی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس صورت میں سجدہ سہو لازم نہیں کیونکہ وتر کی تیسری رکعت میں پڑھی جانے والی قنوت، در حقیقت دعا ہے اور دعا میں سنت یہ ہے کہ آہستہ پڑھی جائے لہٰذا دعائے قنوت کو آہستہ پڑھنا افضل ہے البتہ اگر کسی نے اونچی آواز سے پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں کہ سجدہ سہو ترک واجب کے سبب ہوتا ہے نہ کہ سنت کے ترک پر۔

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں: ونص فی الهداية على أن المختار المخافتة وفی المحيط على أنه الأصح وفی البدائع واختار مشايخنا بما وراء النهر الإخفاء فی دعاء القنوت فی حق الإمام والقوم جميعا لقوله تعالى {ادعوا ربكم تضرعا وخفية} وقول النبی صلى الله عليه وسلم «خير الدعاء الخفی» وهو مروی فی صحيح ابن حبان وفصل بعضهم بين أن يكون القوم لا يعلمونه فالأفضل للأم الجهر ليتعلموا وإلا فالإخفاء أفضل كما فی الذخيرة ومن اختار الجهر به أن يكون دون جهر القراءة كما فی منية المصلی.

[البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/۴۶]

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: والمختار فی القنوت الإخفاء فی حق الإمام والقوم. هكذا فی النهاية ويخافته المنفرد وهو المختار. كذا فی شرح مجمع البحرين لابن ملك.

[الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ۱/۱۱۱]

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: المختار فيه الإخفاء؛ لأنه دعاء ومن سنة الأدعية الإخفاء.

[الحدادی، الجوهرة النيرة على مختصر القدوری، كتاب الصلاة، ۱/۵۷]

فقہ العبادات میں ہے: ولا يسجد للسهو لترك السنة، لأنه الصلاة لا تنقض بتركها.

[فقه العبادات على المذهب الحنفی، الباب الرابع، الفصل الأول، سجود السهو، صفحة ۹۷]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

11 رمضان المبارک 1445ء 22 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تنہا تراویح پڑھنے والا بلند آواز سے قراءت کر سکتا ہے؟

سوال: مفتی صاحب، کیا تراویح کی نماز تنہا پڑھنے والا بلند آواز سے قراءت کر سکتا ہے؟ (سائل: عابد حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تنہا تراویح پڑھنے والے کو اختیار ہے، چاہے بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ، نیز بلند آواز سے قراءت کرنے کی صورت میں بھی مناسب یہ ہے کہ اتنی بلند آواز سے قراءت نہ کرے جتنی آواز میں امام کرتا ہے کیونکہ اسکا مقصد دوسرں کو سنانا نہیں، اور اتنی بلند آواز سے قراءت کرنا جس سے اپنے آپ یا دیگر لوگوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ويجهر بالقراءة في الفجر وفي الركعتين الأوليين من المغرب والعشاء إن كان إماما ويخفيها فيما بعد الأوليين. كذا في الزاهدي. ويخفيها الإمام في الظهر والعصر وإن كان بعرفة ويجهر بالجمعة والعيدين كذا في الهداية. وكذا يجهر في التراويح والوتر إن كان إماما وإن كان منفردا إن كانت صلاة يخافت فيها يخافت حتما هو الصحيح وإن كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر أفضل ولكن لا يبالغ مثل الإمام؛ لأنه لا يسمع غيره.

[الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ۱/۷۲]

بہار شریعت میں ہے: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضاء ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 545، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 544، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

03 رمضان المبارک 1445ھ 14 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مکمل تراویح پڑھے بغیر وتر کی امامت کرانا

سوال: مفتی صاحب، امام کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ جائیں تو کیا وہ وتر کی امامت کرا سکتا ہے؟ (سائل: محمد قادری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس صورت میں امام کے لیے جائز ہے کہ وہ پہلے وتر کی جماعت کرائے پھر بعد میں اپنی بقیہ تراویح کی رکعات مکمل کر لے، کیونکہ صحیح قول کے مطابق تراویح کی نماز وتر سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح پڑھنا درست ہے، نماز تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔

ہدایہ شریف میں ہے: **والأصح أن وقتها بعد العشاء إلى آخر الليل قبل الوتر وبعده لأنها نوافل سنت بعد العشاء.**

[المرغینانی، الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، کتاب الصلاۃ، باب النوافل، ۱/۷۰]

تحفۃ الملوک میں ہے: **وقت التراويح بعد أداء العشاء إلى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده.**

[الرازی، زین الدین، تحفۃ الملوک، کتاب الصلاۃ، فصل فی التراویح، صفحۃ ۸۱]

بہار شریعت میں ہے: اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

[بہار شریعت، تراویح کا بیان، جلد 1، حصہ 4، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 شعبان المعظم 1445ھ 11 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

زیادہ کام کی وجہ سے درزی وغیرہ کا تراویح نہ پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک میں کاروبار کی مصروفیات کی وجہ سے تراویح کی نماز نہ پڑھ سکے مثلاً ان دنوں درزی کے پاس بہت زیادہ کام ہوتا ہے جسے اس نے ہر صورت عید سے قبل مکمل کرنا ہے بعض اوقات وہ سحری تک کپڑے بناتا رہتا ہے، تو کیا ایسی صورت میں تراویح نہ پڑھنے پر وہ گنہگار ہوگا؟ (سائل: افضال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عاقل بالغ مرد و عورت کے لیے نمازِ تراویح سنت مؤکدہ ہے، اور عادۃً سنت مؤکدہ چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے، لہذا درزی وغیرہ کو کام کاج یا کسی کو بھی کاروبار، ڈیوٹی کی وجہ سے نماز تراویح چھوڑنے کی اجازت نہیں، البتہ ایک آدھ یا دو مرتبہ چھوڑنے پر گناہ نہیں، نیز یہاں یہ گنجائش ہے کہ ہر ایک پر تراویح جماعت سے پڑھنا لازم نہیں لہذا اگر ایسا شخص کام کاج کے سبب جماعت سے نہیں پڑھ سکتا تو اسے چاہیے صبح طلوع فجر سے قبل وقت نکال کر اکیلے ہی پڑھ لے تراویح ہو جائے گی۔

در مختار میں ہے: **(التراویح سنة) مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدین (للرجال والنساء) إجماعا.** یعنی تراویح مردوں و عورتوں کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے خلفائے راشدین کے اس پر ہمیشگی اختیار کرنے کی وجہ سے۔

[الدر المختار شرح تنویر الأبصار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، صفحة ۹۴]

علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله أن التراويح سنة لا يجوز تركها، وقال الشهيد: هو الصحيح. وفي جوامع الفقه التراويح سنة مؤكدة.** یعنی امام حسن علیہ الرحمۃ نے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے روایت کیا ہے کہ تراویح سنت ہے اسکو ترک کرنا جائز نہیں، اور امام صدر الشہید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہی صحیح ہے، اور جوامع الفقہ میں ہے تراویح سنت مؤکدہ۔

[البنایة شرح الهدایة، کتاب الصلاۃ، فصل فی قیام شهر رمضان، حکم صلاۃ التراویح، 550/2]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

11 رمضان المبارک 1445ھ 22 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — فقہی مسائل گروپ — WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

روزے میں ہونٹ کی کھال چبانا اور حلق سے نیچے اُتارنا

سوال: مفتی صاحب، روزہ دار نے انجانے میں ہونٹوں کی کھال حلق سے اتارلی، اب روزہ کا کیا حکم ہے، ٹوٹ گیا یا نہیں اور اگر ٹوٹ گیا تو کفارہ بھی لازم ہو گا یا صرف قضاء؟ (سائل: محمد عمران)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

روزہ یاد ہوتے ہوئے، روزے کی حالت میں، منہ کے باہر سے کوئی بھی چیز بغیر چُبائے حلق میں لے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چاہے جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے، چاہیے وہ چیز تھوڑی ہو یا زیادہ، لہذا پوچھی گئی صورت میں روزہ یاد ہوتے ہوئے ہونٹ سے کھال کاٹ کر نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جائے، اور اس صورت میں فقط اس روزے کی قضاء لازم ہو گی کفارہ لازم نہ ہو گا، البتہ اگر کسی نے اس کھال کو حلق سے نیچے نہ اُتارا بلکہ محض دانتوں سے چُبایا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: **لو تناول شيئا من خارج ولو سمسمة أو قطرة مطر فوصلت إلى حلقه فسدت صلاته وصومه إذا كان ذاكرا.**

[حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، كتاب الصلاة، ص ۳۴۱]

علامہ سراج الدین ابن نجیم فرماتے ہیں: **الصائم إذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه ولو كان من الخارج فسد ولو مضغها لا.**

[ابن نجيم، سراج الدين، النهر الفائق شرح كنز الدقائق، ۲/۱۸]

فتاوی ہندیہ میں ہے: **إذا ابتلع ما لا يتغذى به، ولا يتداوى به عادة كالحجر والتراب لا يوجب الكفارة كذا في التبيين، ولو ابتلع حصاة أو نواة أو حجرا أو مدرا أو قطنا أو حشيشا أو كاغدة فعليه القضاء، ولا كفارة كذا في الخلاصة.**

[مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع، ۱/۲۰۲]

بہار شریعت میں ہے: تل یا تل کے برابر کھانے کی کوئی چیز باہر سے مونھ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل گیا، تو روزہ گیا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 993، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی اہلسنت (دعوت اسلامی) میں ہے: جب روزہ دار ہونٹوں سے کھال کاٹے گا، تو وہ منہ کے باہر سے کھال کو منہ کے اندر لے جائے گا، لہذا یہ کھال بغیر چبائے غلطی سے یا بالقصد حلق سے نیچے اتر گئی اور روزہ دار ہونا بھی یاد تھا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے وہ کھال کم ہو یا زیادہ، اس روزہ کی قضا لازم ہو گی، کفارہ واجب نہیں ہو گا۔ (فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ، فتوی نمبر 7022، تاریخ اجراء: 16 مارچ 2022)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

07 رمضان المبارک 1445ھ 18 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
جس میں آپ روزمرہ کے درپیش مسائل کا شرعی حکم پوچھ سکتے ہیں
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے، نہ رکھنے اور توڑنے کا حکم

سوال: مفتی صاحب، شوہر کے کہنے پر بیوی نفلی روزہ توڑ سکتی ؟ (سائل: ممبر فقہی مسائل گروپ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے لیے نفل روزہ رکھنا مکروہ ہے، اگر رکھے گی تو شوہر تڑوا سکتا ہے، اور عورت کو بھی توڑنے کی اجازت ہے کہ فقہاء کرام نے اس صورت کو روزہ توڑنے کے اعذار میں شمار کیا ہے، نیز بعد میں اس روزے کی قضاء کرنا ہوگی۔

♦ اگر شوہر موجود نہیں مثلاً سفر پر ہے یا بیمار ہے یا روزہ دار ہے تو اب شوہر کی اجازت کے بغیر بھی، بلکہ اگر شوہر منع کرے تب بھی نفل روزہ رکھ سکتی ہے اور اس صورت میں روزہ توڑنے کی اجازت نہیں اگرچہ شوہر کہے کیونکہ نفل روزہ بغیر کسی عذر کے توڑنا جائز نہیں یونہی نفل روزہ شوہر کی اجازت سے رکھا تھا اب شوہر توڑنے کا کہتا ہے تو بھی توڑنے کی اجازت نہیں کیونکہ فقہائے کرام نے شوہر کے کہنے پر روزہ توڑنے کی جو اجازت دی ہے وہ تب ہے جب عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھا ہو۔

♦ عام طور پر ایسی صورتحال جس سے عورت کو یہ معلوم ہو کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو شوہر کو ناگوار نہ گزرے گا تو اس صورت میں عورت اجازت لیے بغیر بھی روزہ رکھ سکتی ہے، اور اگر معلوم ہو کہ شوہر راضی نہ ہو گا تو اب نہ رکھے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لا تصوم المرأة وزوجها شاهد يوما من غير شهر رمضان، إلا بإذنه.** یعنی شوہر کی موجودگی میں عورت رمضان کے علاوہ کوئی روزہ اُسکی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ [الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی ت بشار، أبواب الصوم، ۱۴۳/۲]

المحیط البرہانی میں ہے: **ولا تصوم المرأة تطوعا بغير إذن زوجها، فإن كان صيامها لا يضر به بأن كان صائما أو مريضا، فلها أن تصوم وليس له منعها...... وللزوج أن ينقضه إذا كان الشروع بغير رضا.**

[المحيط البرهانی فی الفقه النعمانی، كتاب الصوم، الفصل الرابع عشر، ۴۱۳/۲]

ایک اور مقام پر ہے: **إذا أرادت أن تصوم تطوعا بغير إذن زوجها إن علمت أنها لو استأذنت منه أذن لها، ولم يكره تصوم، وإن علمت أنها لو استأذنت منه يكره ولا يرضى، فلا تصوم.** [المحيط البرهانی فی الفقه النعمانی، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون، ۸۷/۲]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

09 شعبان المعظم 1445ء 20 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مکان پلاٹ اس نیت سے خریدنا کہ اگر نفع ملا تو بیچ دوں گا، کیا اس پر زکوۃ ہوگی؟

سوال: مفتی صاحب، ایک شخص گھر یا پلاٹ خریدتا ہے اس نیت سے کہ یا اسے کرائے پر چڑھادے گا یا پھر نفع ملا تو اسے بیچ دے گا تو کیا یہ مال تجارت میں شمار ہوگا، اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی یا نہیں؟ **(سائل: غلام مصطفی عطاری)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ پلاٹ یا مکان کے مالِ تجارت نہ ہونے کے سبب ان پر زکوۃ لازم نہیں، کیونکہ کسی سامان کے مالِ تجارت ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خریداری کے وقت اس کو بیچنے کی پختہ نیت ہو، اگر یہ نیت ہو کہ بعد میں نفع ملا تو اسکو بیچ دوں گا اس سے خریدی گئی چیز پر مال تجارت کا حکم نہیں لگتا، چنانچہ الاشباہ والنظائر میں ہے: **وتشترط نية التجارة في العروض ولا بد أن تكون مقارنة للتجارة، فلو اشترى شيئا للقنية ناويا أنه إن وجد ربحا باعه لا زكاة عليه.**

[ابن نجيم، الأشباه والنظائر لابن نجيم، الفن الأول، القواعد الكلية، القاعدة الأولى، 19]

علامہ کمال الدین ابن ہمام فرماتے ہیں: **فلو اشترى عبدا مثلا للخدمة ناويا بيعه إن وجد ربحا لا زكاة فيه.**

[الكمال بن الهمام، فتح القدير للكمال ابن الهمام، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، ۲/۲۱۸]

علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں: **أن النية إذا كانت مقرونة بالعمل كانت واجبة الاعتبار؛ لأن النية لتمييز ما اختلف من أنواع الفعل فلا تتصور مع عدم الفعل، والتجارة عمل مخصوص، والاستخدام ترك ذلك العمل، ولما نواها للخدمة وترك التجارة فيها اتصل المنوى بالعمل الذى هو إمساك الاستخدام فيعتبر فتبطل الزكاة.**

[بدر الدين العينى، البناية شرح الهداية، كتاب الزكاة، ۳/۳۰۹]

بہار شریعت میں ہے: اگر رکھنے کے لیے کوئی چیز لی اور یہ نیّت کی کہ نفع ملے گا تو بیچ ڈالوں گا تو زکاۃ واجب نہیں۔

(بہار شریعت، زکوۃ کا بیان، جلد 1، حصہ 5 مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

03 رمضان المبارک 1445ء 14 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
جس میں آپ روزمرہ کے درپیش مسائل کا شرعی حکم پوچھ سکتے ہیں

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ذاتی استعمال کی گاڑی اور ٹرانسپورٹ والی گاڑی پر زکوۃ

سوال: مفتی صاحب، ایک آدمی کے ذاتی ضرورت کے لیے گاڑی ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہو گی، اور ایک ٹرانسپورٹ کے لیے ہے تو زکوٰۃ گاڑی کی مالیت پر ہو گی یا آمدن پر؟ **(سائل: محمد محافظ)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شرعاً سونے چاندی، کرنسی اور سائمہ جانوروں کے علاوہ صرف مال تجارت میں ہی زکوۃ لازم ہوتی اسکے علاوہ کسی سامان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی لہذا استعمال کی گاڑی اور ٹرانسپورٹ کی گاڑی پر زکوٰۃ لازم نہیں، کیونکہ یہ مال تجارت نہیں البتہ اس گاڑی سے حاصل ہونے والی آمدن (رقم، کرنسی) اگر بچ جائے، اور یہ آمدن تنہا یا دیگر اموالِ زکوۃ (مثلاً سونا، چاندی، روپیہ پیسہ) کے ساتھ مل کر نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی) کی مقدار کو پہنچ جائے تو اب اس کی آمدن پر زکوٰۃ لازم ہو گی جبکہ زکوۃ کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: **الأصل أن ماعدا الحجرين والسوائم إنما يزكى بنية التجارة عند العقد.** یعنی قاعدہ یہ ہے کہ سونے، چاندی اور چرائی کے جانوروں کے علاوہ میں، بوقتِ عقد تجارت کی نیت سے ہی زکوۃ ہو گی۔ [حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الزکاۃ]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے: **فإن أسامها للحمل والركوب فلا زكاة فيها وإن أسامها للبيع والتجارة ففيها زكاة التجارة.**
[مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السوائم، ۱/۱۹۷]

ٹرانسپورٹ پر چلنے والے بسوں کے متعلق فتاوی فقیہ ملت میں ہے: زکوۃ صرف تین چیزوں پر واجب ہوتی ہے، ثمن پر خواہ وہ خلقی ہو یعنی سونا چاندی یا ثمن اصطلاحی یعنی روپیہ پیسہ، مال تجارت، اور چرائی کے جانور، ان کے علاوہ باقی کسی چیز پر زکوۃ نہیں.... اور کرایہ پر چلنے والے ٹرکوں اور بسوں کی قیمت مذکورہ چیزوں سے کوئی نہیں، لہذا زکوۃ صرف ان گاڑیوں کی آمدنی پر واجب ہے قیمت پر نہیں، اسلیے کہ کرائے پر چلانے کے سامان کمانے کے آلے ہیں اور ان پر زکوۃ نہیں۔ (فتاوی فقیہ ملت، جلد 1، صفحہ 306، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ
ابوالحسن محمد حق نواز مدنی
09 رمضان المبارک 1445ھ 20 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

گھر کا سربراہ بیرون ملک ہو تو اُسکا اور دیگر گھر والوں کا صدقہ فطر کس جگہ کے اعتبار سے ہو گا؟

سوال: مفتی صاحب، ایک آدمی گھر کا سربراہ سعودی عرب میں رہتا ہے کام وغیرہ کے سلسلے میں، باقی فیملی پاکستان میں رہتی ہے کیا اسکا اور باقی گھر والوں کا صدقہ فطر پاکستانی کرنسی کے حساب سے دینا ہو گا یا سعودی عرب کے حساب سے؟

(سائل: ساجد صدیق عطاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر وہ شخص صاحب نصاب ہے تو وہ اپنا اور اپنی نابالغ اولاد کا صدقہ فطرہ سعودی عرب کے اعتبار سے دے گا اور دیگر فیملی ممبران پر صاحب نصاب ہونے کی صورت میں اس جگہ کے اعتبار سے صدقہ فطر لازم ہو گا جہاں بھی (پاکستان وغیرہ میں) وہ یکم شوال المکرم طلوع فجر کے وقت موجود ہوں گے۔

درر الحکام شرح غرر الحکام میں ہے: المعتبر في الزكاة مكان المال وفي صدقة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح..... وكذا نص على ظاهر الرواية في النهاية في صدقة الفطر فقال: وأما مكان الأداء فهو مكان من تجب عليه في ظاهر الرواية بخلاف الزكاة، فإن الاعتبار فيها بمكان المال.

[درر الحکام شرح غرر الأحكام كتاب الزكاة، باب مصارف الزكوة، 1/192]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ثم المعتبر في الزكاة مكان المال حتى لو كان هو في بلد وماله في بلد أخرى يفرق في موضع المال وفي صدقة الفطر يعتبر مكانه لا مكان أولاده الصغار وعبيده في الصحيح والفرق أن الزكاة محلها المال ولهذا تسقط بهلاكه وصدقة الفطر في الذمة ولهذا لا تسقط بهلاكهم.

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الزكاة، باب المصرف، ۱/۳۰۵]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 شعبان المعظم 1445ء 11 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سوتیلی اولاد کو زکوۃ و فطرہ دینا

سوال: مفتی صاحب، کیا کوئی شخص اپنی سوتیلی اولاد (جو بیوی کے پہلے شوہر جو فوت ہو گیا تھا، اس سے ہے) کو زکوۃ یا فطرہ دے سکتا ہے، یا اپنی حقیقی اولاد کی طرح انکو بھی نہیں دے سکتا؟ **(سائل: محمد حنان)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے صرف اُنکو زکوۃ و فطرہ نہیں دے سکتے، جنکے ساتھ ولادت یا زوجیت کا رشتہ ہے، جیسے والدین، اولاد پوتے، نواسے اور میاں بیوی، اسکے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں، پوچھی گئی صورت میں چونکہ مذکورہ شخص کا اپنی بیوی کی سابقہ اولاد کے ساتھ ولادت و زوجیت کا کوئی رشتہ نہیں لہذا یہ شخص اپنی سوتیلی اولاد کو زکوۃ و فطرہ دے سکتا ہے، جبکہ وہ زکوۃ کے حقدار ہوں۔

درمختار میں مع ردالمحتار میں ہے: **(ولا الی من بینهما ولاد.....او بینهما زوجية).....وقيد بالولاد لجوازه لبقية الأقارب كالإخوة والأعمام والأخوال الفقراء بل هم أولى؛ لأنه صلة وصدقة.** یعنی جن کے مابین ولادت یا زوجیت کا رشتہ ہو، وہ ایک دوسرے کو زکاۃ نہیں دے سکتے.... رشتہ ولادت کی قید لگائی، کیونکہ ان کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو زکاۃ دینا جائز ہے جیسے فقراء بہن بھائی، چچا، ماموں وغیرہ۔

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الزكوة، باب مصرف الزكاة والعشر، ٢/٣٤٦]

فتاوی رضویہ میں ہے: اپنی بہو یا داماد یا ماں کا شوہر یا باپ کی عورت یا اپنے زوج یا زوجہ کی اولاد.... کو بھی دینا روا ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: بہو اور داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی
07 رمضان المبارک 1445ھ 18 مارچ 2024ء

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سادات کرام کا اپنی زکوۃ سادات کو دینا

سوال: مفتی صاحب، کیا ایک سید پر دوسرے سید کی زکوۃ بھی نہیں لگتی؟ (سائل: حامد خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سید یا کسی بھی ہاشمی کو زکوۃ نہیں دے سکتے، اگرچہ زکوۃ دینے والا سید ہو، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إن هذه الصدقات إنما هي أوساخ الناس، وإنها لا تحل لمحمد، ولا لآل محمد» یعنی یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں، یہ نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپ کی آل کو حلال۔ [مسلم، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقۃ، ۲/۷۵۲]

اس حدیث کے تحت مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: یہ حدیث ایسی واضح اور صاف ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی یعنی مجھے اور میری اولاد کو زکوۃ لینا اس لیے حرام ہے کہ یہ مال کا میل ہے لوگ ہمارے میل سے ستھرے ہوں ہم کسی کا میل کیوں لیں، اب بعض کا یہ کہنا کہ چونکہ سادات کو خمس نہیں ملتا اس لیے اب وہ زکوۃ لے سکتے ہیں غلط ہے کہ نص کے مقابل چونکہ اور کیونکہ نہیں سنا جاتا۔ [مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، زکوٰۃ کا بیان، جلد 3، حدیث نمبر: 1823]

فتاوی رضویہ میں ہے: زکوٰۃ ساداتِ کرام وسائرِ بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلٰثہ بلکہ ائمہ مذاہبِ اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔ (فتاویٰ رضویہ، ج10، ص 99، رضا فاؤنڈیشن)

بہار شریعت میں ہے: بنی ہاشم کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انھیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ بنی ہاشم سے مُراد حضرت علی وجعفر و عقیل اور حضرت عباس وحارث بن عبد المطلب کی اولادیں ہیں۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

19 رجب المرجب 1445ھ 31 جنوری 2023ء

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

زکوۃ و فطرہ کے علاوہ کفارہ و فدیہ کی رقم سادات کو دینا

سوال: مفتی صاحب، سادات کو زکوۃ فطرہ دینا ہی منع ہے یا کفارہ فدیہ وغیرہ بھی، کیا سید کو روزے کا کفارہ دے سکتے ہیں؟

(سائل: عبد اللہ عمر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کفارہ اور فدیہ وغیرہ کا مصرف بھی وہی ہے جو زکوۃ و فطرہ کا ہے، لہذا زکوۃ و فطرہ کی طرح کفارہ و فدیہ وغیرہ تمام صدقات واجبہ بھی سادات اور دیگر ہاشمی خاندان کو نہیں دے سکتے۔

در مختار مع رد المحتار میں ہے: **(مصرف الزكاة والعشر) وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة كما في القهستاني.** یعنی زکوۃ عشر کا مصرف اور صدقہ فطر، کفارہ و نذر وغیرہ صدقات واجبہ کا مصرف بھی وہی زکوۃ و عشر والا ہے۔ [ابن عابدين، الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الزكاة، باب مصرف الزكاة، 2/339]

فتاوی ہندیہ میں ہے: **ولا يدفع إلى بني هاشم، وهم آل علي وآل عباس وآل جعفر وآل عقيل وآل الحارث بن عبد المطلب كذا في الهداية.... هذا في الواجبات كالزكاة والنذر والعشر والكفارة فأما التطوع فيجوز الصرف إليهم كذا في الكافي.** یعنی بنو ہاشم کو (زکوۃ و دیگر صدقات واجبہ) نہیں دیے جا سکتے، اور بنو ہاشم سے مراد آلِ علی، آلِ عباس آلِ جعفر، آلِ عقیل، اور آلِ حارث بن عبد المطلب ہیں، ایسا ہی ہدایہ میں ہے... یہ حکم تمام واجبہ صدقات جیسے زکوۃ منت عشر کفارہ کا ہے، البتہ نفلی صدقات اُن کو دینا جائز ہے۔ [مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ۱/۱۸۹]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

29 شعبان المعظم 1445ھ 11 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فقیر حج کرنے کے بعد غنی ہو جائے تو کیا دوبارہ حج فرض ہو گا؟

سوال: مفتی صاحب، ایک اسلامی بہن پر حج فرض نہیں تھا لیکن اس کے والدین جو صاحب نصاب تھے انہوں نے اسے حج کرا دیا، اب بعد میں وہ اسلامی بہن بھی صاحب نصاب ہو گئی تو کیا پھر سے حج کرنا فرض ہو گا؟ (سائل: آمنہ ایاز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ اسلامی بہن پر اب دوبارہ حج کرنا فرض نہیں، بشرطیکہ پہلی مرتبہ حج کرتے ہوئے اُس نے نفل حج کی نیت نہ کی ہو کیونکہ جو فقیر کسی طرح میقات تک پہنچ جائے، حج فرض ہونے کے معاملے میں وہ مکی کی طرح ہو جاتا ہے یعنی اگر وہ معذور نہ ہو تو اب اسکے لیے سواری پر قدرت کی شرط نہیں ہوتی لہذا اب جب وہ حج کرے گا تو فرض حج ادا ہو جائے گا، ہاں اگر نفل کی نیت سے حج کیا تو نفلی ادا ہو گا، فرض حج دوبارہ کرنا ہو گا۔ مجمع الانھر میں ہے: ولوحج الفقیر ثم استغنی لم یحج ثانیا؛ یعنی فقیر حج کر لیا پھر غنی ہو گیا تو اس پر دوبارہ حج کرنا ضروری نہیں۔ [عبد الرحمن شیخی زادہ، مجمع الأنھر فی شرح ملتقی الأبحر، کتاب الحج، ۱/۲۶۰]

فتاوی شامی میں ہے: الفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فھو کالمکی....ویتعین علیه أن لا ینوی نفلا علی زعم أنه لا یجب علیه لفقرہ لأنه ما کان واجبا وھو آفاقی فلما صار کالمکی وجب علیه فلو نواہ نفلا لزمه الحج ثانیا. یعنی آفاقی فقیر جب میقات تک پہنچ جائے تو وہ مکی کی طرح ہے... اور اس پر یہ بات متعین ہے کہ وہ یہ گمان کرتے ہوئے کہ فقر کے سبب اس پر حج نہیں، حج نفل کی نیت نہیں کرے گا کیونکہ جب اُس پر واجب نہ تھا تو وہ آفاقی تھا پھر جب وہ مکی بن گیا تو مکی کی طرح اُس پر حج لازم ہو گیا، پس اگر اُس نے نفل کی نیت سے حج کیا تو اُس پر دوبارہ حج لازم ہو گا۔ [الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)، کتاب الحج، ۲/۴۶۰]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

28 جمادی الثانی 1445ھ 11 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد کا سامان ساؤنڈ وغیرہ محفل کے لیے دوسری مسجد یا گھر لے جانا

سوال: مفتی صاحب، مسجد کا اسپیکر گھر میں محفل کے لیے امام کی اجازت سے لے جاسکتے ہیں؟ (سائل: محمد مزمل جٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ مسجد کا اسپیکر، ساؤنڈ وغیرہ محفل کے لیے گھر لے جانا یا کسی دوسری مسجد میں لے جانا ناجائز ہے اگرچہ امام مسجد یا کمیٹی اجازت دے، اور امام مسجد و کمیٹی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ مسجد کی اشیاء مسجد کے علاوہ کسی محفل میں استعمال کے لیے دیں اگرچہ وہ محفل دینی ہو۔

♦ مسجد کے اسپیکر ساؤنڈ وغیرہ دیگر اشیاء کو کسی دینی محفل کے لیے کرائے پر دینا بھی جائز نہیں، البتہ اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ مسجد کو پیسوں کی حاجت ہو تو اب وقت حاجت تک ان چیزوں کو کرائے پر دیا جاسکتا ہے۔

♦ مسجد کا ایسا سامان، اسپیکر، ساؤنڈ وغیرہ کرائے پر دے سکتے ہیں جو کسی شخص نے دیا ہی اس طور پر ہیں کہ انہیں مسجد کے استعمال کے ساتھ ساتھ کرائے پر دے کر انکی آمدن مسجد کو دی جائے، البتہ یہ یاد رہے کہ اس صورت میں دینے سے قبل کرایہ متعین کرنا ضروری ہے، بعض اوقات یوں کہہ دیا جاتا ہے کہ جو آپکو توفیق ہوئی فی سبیل اللہ مسجد میں دے دینا یہ جائز نہیں۔

علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں: **ولا تجوز إعارة أدواته لمسجد آخر.** یعنی ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں عارضی استعمال کے لیے دینا بھی جائز نہیں۔ [ابن نجیم، الأشباہ والنظائر لابن نجیم، الفن الثالث، الجمع والفرق، 321]

المحیط البرہانی میں ہے: **أن المسجد إذا احتاج إلى النفقة يؤاجر قطعة منه بقدر ما ينفق عليه.** یعنی جب مسجد کو محتاجی ہو تو بقدر ضرورت مسجد کی زمین کرائے پر دی جاسکتی ہے۔ [المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، کتاب الوقف، الفصل السادس والعشرون ۶/۲۳۳]

فتاوی رضویہ میں ہے: لیمپ، فرش، دری، چٹائی..... کرایہ پر دینے کے لئے وقف ہوں تو متولی دے سکتا ہے مگر وہ جو مسجد پر اس کے استعمال میں آنے کے لئے وقف ہیں انہیں کرایہ پر دینا لینا حرام۔ [فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 451، رضا فاؤنڈیشن]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

10 شعبان المعظم 1445ء 21 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسجد کا پُرانا قالین امام مسجد کے کمرے میں بچھانا

سوال: مفتی صاحب، کیا مسجد کا پرانا قالین انتظامیہ امام کے کمرے میں بچھا سکتی ہے؟ (سائل: خواجہ مشتاق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

1 مسجد کی قالین جب تک قابل انتفاع ہے اور مسجد کو اُسکی حاجت ہو تو مسجد میں ہی استعمال ہو گی، کہیں اور استعمال نہیں کر سکتے۔

2 اگر یہ قالین قابل انتفاع نہیں یا اب اسکی حاجت مسجد کو نہیں تو جس شخص نے دی تھی اسکی اجازت سے امام صاحب کے کمرے میں استعمال ہو سکتی ہے۔

3 اور اگر وہ قالین مسجد کے فنڈ سے خریدی تھی تو اب وہ واجبی قیمت پر بیچ کر قیمت مسجد میں استعمال کریں، اس صورت میں امام صاحب خود خرید کر یا کوئی بھی خرید کر وہ قالین امام صاحب کے کمرے میں بچھا دے، یہ جائز ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری فتاوی قاضی خان کے حوالے سے فرماتے ہیں: رجل بسط من مالہ حصیرا للمسجد فخرب المسجد ووقع الاستغناء عنہ فإن ذلک یکون لہ إن کان حیا ولورثتہ إن کان میتا وإن بلی ذلک کان لہ أن یبیع ویشتری بثمنہ حصیرا آخر وکذا لو اشتری حشیشا أو قندیلا فوقع الاستغناء عنہ کان ذلک لہ إن کان حیا ولورثتہ إن کان میتا یعنی کسی شخص نے اپنے مال سے مسجد میں چٹائی بچھائی پھر مسجد ویران ہو گئی اور اس چٹائی کی ضرورت نہ رہی تو وہ چٹائی بچھانے والے کی ہو گی اگر وہ زندہ ہے ورنہ اس کے وارثوں کی ہو گی، اور اگر وہ چٹائی بوسیدہ ہو جائے تو بچھانے والے کو اختیار ہے کہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے نئی چٹائی خرید لے۔ اسی طرح حکم ہے اگر کسی نے مسجد کے لئے گھاس یا قندیل خریدا پھر اس کی ضرورت نہ رہی ہو۔

[ابن نجیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق و منحۃ الخالق وتکملۃ الطوری، کتاب الوقف، ۲۷۳/۵]

فتاوی رضویہ میں ہے: مسجد کا اسباب جیسے بوریا، مصلی، فرش، قندیل، وہ گھاس کہ گرمی کے لئے جاڑوں میں بچھائی جاتی ہے وغیر ذٰلک، اگر سالم و قابل انتفاع ہیں اور مسجد کو ان کی طرف حاجت ہے تو ان کے بیچنے کی اجازت نہیں، اور اگر خراب وبیکار ہو گئے یا معاذاللہ بوجہ ویرانی مسجد ان کی حاجت نہ رہی، تو اگر مال مسجد سے ہیں تو متولی، اور متولی نہ ہو تو اہل محلہ متدین امین باذن قاضی بیچ سکتے ہیں، اور اگر کسی شخص نے اپنے مال سے مسجد کو دئے تھے تو مذہب مفتی بہ پر اس کی ملک کی طرف عود کرے گی جو وہ چاہے کرے۔

(فتاوی رضویہ، ج 16، ص 265، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

28 جمادی الثانی 1445ء 11 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد کی تعمیرات، دیگر لوازمات کے لیے اُدھار لینا

سوال: مفتی صاحب، مسجد کی تعمیر میں مسجد کے پیسے ختم ہو جانے پر کیا ادھار لے کر مسجد کا کام جاری رکھ سکتے ہیں؟

(سائل: شاہد چوہدری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب مسجد کا فنڈ ختم ہو جائے اور قرض کے علاوہ کوئی حل نہ ہو تو مسجد کے تعمیراتی کام یا دیگر مصالح مسجد مثلا امام و مؤذن کی تنخواہ، بجلی کے بل کے لیے متولی کی اجازت کے ساتھ کسی سے قرض لینا جائز ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **الاستدانة على الوقف لا تجوز إلا إذا احتيج إليها لمصلحة الوقف كتعمير وشراء بذر فتجوز بشرطين: الأول إذن القاضي الثاني: أن لا يتيسر إجارة العين والصرف من أجرتها، كما حرره ابن وهبان.**

[ابن نجیم، الأشباہ والنظائر لابن نجیم، الفن الثانی، کتاب الوقف، صفحة ۱۶۲]

رد المحتار شرح در مختار میں بحر الرائق کے حوالے سے ہے: **المختار أنه إذا لم يكن من الاستدانة بد تجوز بأمر القاضي إن لم يكن بعيدا عنه لأن ولايته أعم في مصالح المسلمين وقيل تجوز مطلقا للعمارة والمعتمد في المذهب الأول. أما ماله منه بد كالصرف على المستحقين فلا كما في القنية إلا الإمام والخطيب، والمؤذن فيما يظهر لقوله في جامع الفصولين لضرورة مصالح المسجد اهـ وإلا للحصر والزيت بناء على القول بأنهما من المصالح وهو الراجح.** **[ابن عابدین، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، کتاب الوقف، ۴/۴۳۹]**

فتاوی رضویہ میں ہے: متولی کو وقف پر قرض لینے کی دو شرط سے اجازت ہے ایک یہ کہ امر ضروری و مصالح لابدی وقف کے لئے باذن قاضی شرع قرض لے اگر وہاں قاضی نہ ہو خود لے سکتا ہے، دوسرا یہ کہ وہ حاجت سوائے قرض اور کسی سہل طریقہ سے پوری نہ ہوتی ہو مثلاً وقف کا کوئی ٹکڑا اجارہ پر دے کر کام نکال لینا۔ **[فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 571، رضا فاؤنڈیشن]**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

13 شعبان المعظم 1445ھ 24 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

اگر میں نے فلاں کام کیا تو اپنے باپ کا نہیں، جملے کا حکم

سوال: مفتی صاحب، کوئی بندہ یہ کہے کہ اگر میں اپنے سسرال گیا تو میں اپنے باپ کا نہیں پھر وہ چلا جائے تو کیا یہ قسم ہو گی اور اس کا کفارہ ہو گا؟ **(سائل: رضا شیرازی)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کیے گئے الفاظ قسم کے نہیں، لہذا ان الفاظ سے قسم واقع نہ ہو گی، اور یہ الفاظ بولنے کے بعد اپنے سُسرال جانے سے قسم کا کفارہ بھی نہیں، البتہ یہ یاد رہے کہ عموماً اس قسم کے سخت جملے بولنے کے بعد اسکا خلاف کرنے پر انسان کو سخت شرمندگی کا سامنے کرنا پڑتا ہے، لہذا انسان کو ایسے الفاظ بولنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے جنکے سبب بعد میں شرمندگی ہو، نیز ایسے جملے بول کر بعد میں اپنی بات پر قائم نہ رہنے کی صورت میں والدین کی دل آزاری کا پہلو بھی موجود ہے۔

حدیث پاک میں ہے: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا ینبغی للمؤمن أن یذل نفسه.** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کے لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلت و رسوائی میں پیش کرے۔

[ابن ماجه، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4016، 1332/2]

ہدایہ شریف میں ہے: **والیمین باللہ تعالی أو باسم آخر من أسماء اللہ تعالی کالرحمن والرحیم أو بصفة من صفاته التی یحلف بھا عرفا کعزۃ اللہ وجلاله وکبریائه..... ومن حلف بغیر اللہ لم یکن حالفا کالنبی والکعبة.**

[الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، کتاب الأیمان، باب ما یکون یمینا وما لا یکون یمینا، ۳۱۸/۲]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 شعبان المعظم 1445ء 04 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

زبان سے کچھ بولے بغیر دل میں منت ماننا

سوال: مفتی صاحب، مجھے کچھ عجیب وسوسے آرہے تھے تو اس وقت میں نے دل میں ہی منت مانی تھی، زبان سے کچھ بھی نہیں بولا، کیا اس منت کو پورا کرنا لازم ہے؟ (سائل: ناظمہ بشری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منت لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ زبان سے منت لازم ہونے والے الفاظ کا تلفظ کیا جائے ورنہ محض منت کا خیال آنے سے یا دل ہی دل میں منت ماننے سے منت لازم نہیں ہوتی، لہذا پوچھی گئی صورت میں آپ پر منت لازم نہیں، البتہ نیک کام کا ارادہ ہو تو حتی الامکان اسے پورا کرنا چاہیے۔

درر الحکام میں ہے: **والنذر لا یکون إلا باللسان، ولو نذر بقلبہ لا یلزمہ.** یعنی منت زبان کے ساتھ لازم ہوتی ہے، اگر کسی نے فقط دل سے منت مانی تو وہ منت لازم نہیں۔

[منلا خسرو، درر الحکام شرح غرر الأحکام، باب الإعتکاف، ۲۱۲/۱]

درمختار مع رد المحتار میں نذر مانے ہوئے واجب اعتکاف کے متعلق ہے: **(واجب النذر) بلسانہ... فلا یکفی لإیجابہ النیۃ منح عن شمس الأئمۃ.** یعنی واجب اعتکاف وہ ہے جسکی زبان سے منت مانی ہو..... صرف نیت منت کو واجب کرنے کے لیے کافی نہیں۔ [ابن عابدین، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)، باب الاعتکاف، ۴۴۱/۲]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

18 رجب المرجب 1445ء 30 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مجلس نکاح میں دُولہا و دُلہن کی اولاد کا گواہ بننا

سوال: مفتی صاحب، نکاح میں اولاد گواہ بن سکتی ہے؟ (سائل: منیب احمد صدیقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مجلس نکاح میں دُولہا و دُلہن کی اولاد کا گواہ بننا دُرست ہے، ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ اگر بعد میں کبھی نکاح کے متعلق اختلاف ہو جائے تو اولاد کی گواہی والدین کے حق میں قبول نہ ہو گی۔

علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمۃ ملتقی الابحر میں فرماتے ہیں: وجاز كونهما فاسقين أو محدودين في قذف أو أعميين أو ابني العاقدين أو ابني أحدهما ولا يظهر بشهادتهما. یعنی نکاح کے گواہ فاسق، محدود فی القذف، اندھے، عاقدین کے بیٹے یا ایک کے بیٹے ہوں تو نکاح جائز ہے، اگرچہ بیٹوں کی گواہی سے نکاح ثابت نہیں ہوتا۔

[إبراهيم الحلبي، ملتقى الأبحر، كتاب النكاح، 474]

علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: وكذا في شهادة ابني العاقدين فإن النكاح ينعقد بشهادتهما بالإجماع. یعنی عاقدین کے بیٹوں کی گواہی بھی درست ہے، کیونکہ نکاح ان کی شہادت سے منعقد ہو جاتا ہے۔

[بدر الدين العيني، البناية شرح الهداية، كتاب النكاح، الشهادة في النكاح، ۱۷/۵]

بہار شریعت میں ہے: عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہو جائے گا مگر میاں بی بی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کر دیا، تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں۔ (بہار شریعت، نکاح کا بیان، جلد 2، حصہ 7)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

25 جمادی الثانی 1445ء 08 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بوڑھی عورت کا دودھ ہی نہ ہو، کیا اُس سے رضاعت ثابت ہو گی؟

سوال: مفتی صاحب، میری دادی نے، میرے چھوٹے بھائی کو بچپن میں ایک دفعہ چُپ کرانے کے لیے اپنی چھاتی اسکے منہ میں ڈالی، والدہ کہیں دور تھیں اور بھائی بہت رو رہا تھا اس لیے ایسا کیا، میری دادی بہت بوڑھی تھیں اور انکی چھاتی میں دودھ نہیں تھا، کیا رضاعت ثابت ہو گئی، کیا اب میرا بھائی اپنی پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے؟ (سائل: فاطمہ بُشریٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر واقعی اس وقت دادی کی چھاتی میں دودھ نہ تھا تو اس سے رضاعت ثابت نہ ہوئی، لہذا اس پوتے کا اپنی پھوپی کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

علامہ ابن نُجیم مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **لو کان فی الحرمة شك لم يعتبر ولذا قالوا: لو أدخلت المرأة حلمة ثديها في فم رضيعة ووقع الشك في وصول اللبن إلى جوفها لم تحرم؛ لأن في المانع شكا كما في الولوالجية. وفي القنية: امرأة كانت تعطي ثديها صبية واشتهر ذلك فيما بينهم، ثم تقول لم يكن في ثدي لبن حين ألقمتها ثديي ولا يعلم ذلك إلا من جهتها جاز لابنها أن يتزوج بهذه الصبية** [ابن نجیم، الأشباہ والنظائر لابن نجیم، الفن الأول، القاعدۃ الثانیۃ، صفحۃ ۵۸]

بہار شریعت میں ہے: عورت نے بچہ کے مونھ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔

[بہار شریعت، دودھ کے رشتے کا بیان، جلد 2، حصہ 7، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

24 رجب المرجب 1445ء 05 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

اگر میں نے فلاں کام کیا میری بیوی مجھ پر حرام، کہنے کا حکم

سوال: مفتی صاحب، اگر ایک شخص نے دوسرے کو قرض دیا اب مقروض نے دوسرے شخص کو پیسہ دیتا ہے ٹال مٹول کے بعد بڑی مشکل سے قرض واپس دیا، اپنا قرض وصول کرتے وقت قرض خواہ نے کہا اگر اب میں آپ کو پیسے دوں تو میری بیگم میرے پر حرام ہے، تو کیا اس طرح کہنے سے اسکی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی؟ **(سائل: محمد احمد)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مذکورہ شخص کا یوں بولنا طلاق کی تعلیق ہے یعنی اب اگر ایسا بولنے والے شخص نے اُس مقروض کو پیسے دیے تو اُسکی بیوی کو ایک طلاق بائن ہو جائے گی، اور طلاق بائن میں عورت نکاح سے نکل جاتی ہے، اس صورت میں مذکورہ شخص کو اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرنا ہو گا جبکہ اس سے قبل اُس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں نہ دیں ہوں ورنہ بغیر حلالہ نکاح نہیں کر سکتا۔

ہدایہ شریف اور دیگر متعدد کتب فقہ میں ہے: **وإذا أضافه إلى شرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق.** یعنی جب طلاق کو کسی شرط کی طرف مضاف کیا، تو شرط پائے جانے کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی، جیسے مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی، تو تجھے طلاق۔ [الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الطلاق، باب الأيمان في الطلاق، ۱/۲۴۴]

ردالمحتار میں ہے: **أفتى المتأخرون في أنت علي حرام بأنه طلاق بائن للعرف بلا نية.** یعنی متاخر علماء نے یہی فتوی دیا کہ عورت کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر حرام ہے اس سے بغیر نیت کے ایک طلاق بائن واقع ہو گی، عرف کے سبب۔
[ابن عابدين، الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الطلاق، باب صريح الطلاق، ۳/۲۵۲]

بہار شریعت میں ہے: اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہو گی اگرچہ نیت نہ کی ہو۔
(بہار شریعت، طلاق کا بیان، جلد 2، حصہ 8، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

13 شعبان المعظم 1445ء 24 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ایک بے بُنیاد بات پر عورت کو طلاق دینا اور تہمت لگانا

سوال: مفتی صاحب، شادی کی پہلی رات معلوم ہو کہ عورت کا پردہ بکارت پہلے سے کھلا ہوا ہے، تو کیا حکم ہے، کیا اسے طلاق دے سکتے ہیں؟ (سائل: کاشف اکرام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

محض سوال میں بیان کردہ وجہ کو بنیاد بنا کر عورت کو بدکار سمجھنا، اس پر بدکاری کی تہمت لگانا، معاشرے میں ذلیل ورسوا کرنا اور طلاق دینا ہرگز جائز نہیں بلکہ عورت پر یہ تہمت لگانا ناجائز و حرام اور اللہ عزوجل کی لعنت و عذاب آخرت کا سبب ہے، کیونکہ لازمی نہیں پردہ بکارت بدکاری کے سبب زائل ہوا ہو، کسی بیماری، چھلانگ یا حادثہ وغیرہ کے سبب بھی پردہ بکارت زائل ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۪-وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ ترجمہ: بیشک وہ جو انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

[القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر 23]

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اجتنبوا السبع الموبقات قالوا: یا رسول اللہ، وما ھن؟ قال: الشرك باللہ، والسحر، وقتل النفس التی حرم اللہ إلا بالحق، وأكل الربا، وأكل مال الیتیم، والتولی یوم الزحف، وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات.** یعنی روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہلاکت کی چیزوں سے بچو، لوگوں نے پوچھا حضور وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، اور ناحق اس جان کو ہلاک کرنا جو اللہ نے حرام کی، اور سود خوری، یتیم کا مال کھانا، جہاد کے دن پیٹھ دکھا دینا، پاکدامن مؤمنہ بے خبر بیبیوں کو بہتان لگانا۔

[البخاری، صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب رمی المحصنات، ۱۷۵/۸]

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: **فإن زالت بکارتھا بوثبۃ أو جراحۃ أو تعنیس أو حیض فھی بکر** یعنی اگر عورت کا پردہ بکارت کودنے، کسی زخم کے لگنے، دیر تک شادی نہ ہونے یا حیض کے سبب زائل ہو جائے تو وہ باکرہ ہی کے حکم میں ہے۔

[الاختیار لتعلیل المختار، کتاب النکاح، عبارۃ النساء معتبرۃ فی النکاح، ۹۳/۳]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

01 شعبان المعظم 1445ھ 12 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب — فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عدت کے بعد رجوع کرنا اور عورت کو نکاح کا حق

سوال: مفتی صاحب، شوہر نے بیوی کو ایک طلاق رجعی دی، پھر تین ماہواریاں گزر گئیں، عورت دوسری جگہ شادی کرنا چاہتی ہے، کیا عورت دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے، اور کیا طلاق دینے والا شوہر اب رجوع کر سکتا ہے؟ (سائل: محمد خالد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طلاق رجعی کی عدت جب گزر جائے تو عورت نکاح سے نکل جاتی ہے، اب شوہر کو رجوع کا حق نہیں، ہاں رضامندی سے دونوں دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں، عورت چاہے تو کسی اور سے بھی نکاح کو سکتی ہے۔

قرآن پاک میں ہے: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں شریعت کے موافق رضامند ہو جائیں۔ [القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 232]

المبسوط للسرخسی میں ہے: فإذا انقضت العدۃ قبل الرجعة فقد بطل حق الرجعة وبانت المرأۃ منه یعنی جب رجوع سے قبل ہی عدت ختم ہو جائے تو اب رجوع کا حق باطل ہو جاتا ہے، اور عورت طلاق دینے والے شوہر کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔

[السرخسی، المبسوط للسرخسی، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ۱۹/۶]

قدوری مع الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: (وإذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة أو تطلیقتین فله أن یراجعها فی عدتها رضیت بذلك أو لم ترض) إنما شرط بقاؤها فی العدۃ لأنها إذا انقضت زال الملك وحقوقه فلا تصح الرجعة بعد ذلك یعنی جب مرد نے عورت کو ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں تو اُسے عدت کے دوران رجوع کا اختیار ہے، عورت اس رجوع سے راضی ہو یا راضی نہ ہو، عدت میں رجوع کے بقاء کی شرط اس لیے لگائی گئی کہ اگر عدت ختم ہو گئی تو اب ملک و حقوق زائل ہو گئے، پس اس کے بعد رجوع درست نہیں۔

[الحدادی، الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری، کتاب الرجوع، ۵۰/۲]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

04 رجب المرجب 1445ھ 16 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ووٹ بیچنے کا شرعی حکم

سوال: مفتی صاحب، ووٹ بیچنا کیسا، شرعی رہنمائی فرمادیں؟ (سائل: رمضان کھوکھر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

♦ اپنے ملک یا علاقے کی نمائندگی کے لئے کسی اُمیدوار کو ووٹ دینا در حقیقت اُسکے لیے اس عہدے و منصب کے اہل ہونے کی سفارش کرنا ہے جو شرعاً جائز ہے بشرطیکہ وہ شخص ظالم و جابر نہ ہو اور اس عہدے کا اہل بھی ہو، البتہ پیسوں کے بدلے ووٹ ڈالنا یا ڈلوانا یعنی رقم کے عوض اس اہلیت کی سفارش کرنا، کرانا رشوت ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔

♦ کسی چیز کی خرید و فروخت کے لیے اسکا مال ہونا ضروری ہے، جبکہ ووٹ دینا یعنی نامزد امیدوار کے اہل ہونے کی رائے دینا کوئی مال نہیں یہ تو محض ایک حق ہے، اور شرعاً حقوق کی بیع جائز نہیں، لہذا ووٹ کوئی ایسی چیز نہیں جسکی خرید و فروخت کی جائے۔

قرآن پاک میں ہے: **مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا۔** ترجمہ: جو اچھی سفارش کرے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بری سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے۔

[القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر 85]

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے: **والشفاعة الحسنة هي التي روعي بها حق مسلم ودفع بها عنه شرا او جلب اليه خير وابتغى بها وجه الله تعالى ولم تؤخذ عليها رشوة وكانت في امر جائز لا في حد من حدود الله ولا في حق من الحقوق ومن يشفع شفاعة سيئة وهي ما كانت بخلاف الحسنة۔** یعنی اچھی سفارش وہ ہے جس میں مسلمان کے حق کی رعایت کی جائے اور اسکے ذریعے مسلمان سے ضرر کو دور کیا جائے، یا رضائے الہی کے پیش نظر بھلائی کا حصول مقصود ہو، اس پر رشوت نہ لے اور جائز کام میں ہو، حدود اللہ یا حقوق اللہ میں سے کسی حد یا حق پر نہ ہو، اور بری سفارش وہ ہے جو اسکے خلاف ہو۔ [إسماعيل حقي، روح البيان، سورة النساء، ۲/۲۴۹]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: **وفي الأشباه لا يجوز الاعتياض عن الحقوق المجردة.... قال: في البدائع: الحقوق المفردة لا تحتمل التمليك ولا يجوز الصلح عنها۔** یعنی الاشباہ والنظائر میں ہے کہ حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز نہیں.... بدائع میں ہے کہ حقوق مفردہ میں تملیک یعنی کسی کو مالک بنانے کا احتمال نہیں، اور انکے بدلے صلح بھی جائز نہیں۔ [الدر المختار و رد المحتار، کتاب البیوع، بیع الجامکیہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

18 رجب المرجب 1445ھ 30 جنوری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

غیر مسلم کے ہاتھ مُردار فروخت کرنا

سوال: مفتی صاحب، مردہ مرغی یا مرغیاں ذبح کر کے گوشت کسی غیر مسلم کو دینا کیسا؟ (سائل: رضا شیرازی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مُردہ مرغیاں ویسے ہی کسی غیر مسلم کو دینے کی اجازت نہیں، البتہ دھوکہ دیے بغیر کسی غیر مسلم کے ہاتھ مردہ مرغیاں یا مُردار فروخت کر سکتے ہیں۔

ردالمحتار میں السیر الکبیر کے حوالے سے ہے: **لو باعهم درهما بدرهمين أو باعهم ميتة بدراهم أو أخذ مالا منهم بطريق القمار فذلك كله طيب له.** یعنی اگر کسی مسلمان نے کافروں کو ایک درہم، دو درہم کے بدلے بیچا یا دراہم کے عوض مردار بیچا یا جوئے کے طور پر اُنکا مال لیا تو یہ سب مسلمان کے لیے حلال ہے۔

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب البيوع، باب الربا، مطلب: في استقراض الدراهم عددا، ۵/۱۸۶]

بہار شریعت میں ہے: عقد فاسد کے ذریعہ سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقد مابین دو مسلمان ممنوع ہے اگر حربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپے خریدے یا اُس کے ہاتھ مُردار کو بیچ ڈالا کہ اس طریقہ سے مسلمان کا روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔ [بہار شریعت، سود کا بیان، جلد2، حصہ 11، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

08 شعبان المعظم 1445ء 19 فروری 2023ھ

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

قسطوں پر خریداری کے بعد وہی چیز مارکیٹ میں سستی بیچ کر پیسے حاصل کرنا، بعد میں قسطیں پوری کرتے رہنا

سوال: مفتی صاحب، زاہد کوئی کام کرنا چاہتا ہے لیکن اسکے پاس فی الحال رقم موجود نہیں، ایسے میں اُس نے قسطوں پر کوئی چیز مثلاً موبائل فریج، مشین وغیرہ خرید کر، اس چیز کو مارکیٹ میں ہاتھوں ہاتھ کم ریٹ پر بیچ دیا، اب وہ اپنی یہ رقم کسی اور کام میں لگا کر اپنا کام چلاتا ہے، اور قسط والوں کو بعد میں ہر ماہ قسطیں ادا کرتا رہے گا، رہنمائی فرمائیں کہ اس طرح کرنا کیسا ہے، کوئی سود وغیرہ تو نہیں؟

(سائل: محمد عرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں زید نے جس دوکاندار سے موبائل فون یا دیگر چیزیں ادھار قسطوں پر خریدیں ہیں، اب مکمل قیمت ادا کرنے سے قبل اگر یہ چیزیں اسی دوکاندار کو یا اسکے باپ بیٹے کو بیچتا ہے جس سے خریداری کی تو جائز نہیں، لیکن اگر اس دوکاندار کے علاوہ کسی اور کو کم قیمت پر بیچتا ہے تو اب جائز ہے۔

در مختار مع ردالمحتار میں ہے: (و) فسد (شراء ما باع بنفسه أو بوكيله) من الذی اشتراه ولو حكما كوارثه (بالأقل) من قدر الثمن الأول (قبل نقد) كل (الثمن) الأول.... (وشراء من لا تجوز شهادته له) كابنه وأبيه (كشرائه بنفسه) فلا يجوز أيضا...وخرج به ما لو باعه المشتری لرجل أو وهبه له أو أوصى له به ثم اشتراه البائع الأول من ذلك الرجل فإنه يجوز. یعنی جو چیز بندے نے خود بیچی یا اس کے وکیل نے بیچی ہو، تو ثمنِ اول مکمل ادا ہونے سے پہلے ان میں کمی کر کے اُسی خریدار سے خریدنا بیع فاسد ہے اگرچہ حکمی طور پر خریدار ہو، جیسا کہ خریدار کے وارث سے خریدنا.... اور اسکا خریدنا جسکی شہادت اسکے حق میں جائز نہیں، مثلاً اسکا بیٹا، باپ وغیرہ یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے خود خریدا، پس یہ بھی ایسے ہی جائز نہیں... اور وہ صورت خارج ہے کہ اگر مشتری نے وہ چیز کسی اور کو بیچی یا ہبہ یا وصیت کر دی پھر بائع اول نے اس سے خرید لی تو اب جائز ہے۔ [الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)، كتاب البيوع، باب بيع الفاسد، ۵/۷۳]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

19 شعبان المعظم 1445ھ 01 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

قیمت کی ادائیگی سے قبل چیز ہلاک ہو جائے تو نقصان کس کا؟

سوال: مفتی صاحب، زید نے بکر سے ایک گائے خریدی، گائے زید اپنے گھر لے آیا لیکن ابھی گائے کی مکمل قیمت ادا نہیں کی تھی کہ گائے مر گئی۔ تو آیا اب گائے کی طے شدہ مکمل قیمت زید ادا کرے گا یا بکر نے جو کچھ قیمت لی ہوئی ہے وہ واپس کرے گا؟
(سائل: سید محمد جنید)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جب خریدار نے گائے پر قبضہ کر لیا تو اب گائے کے ہلاک ہونے کی صورت میں نقصان خریدار کا ہو گا، لہذا اس صورت میں خریدنے والے زید پر گائے کی پوری قیمت بیچنے والے بکر کو دینا لازم ہے، بکر پر یہ لازم نہیں کہ وہ لی ہوئی قیمت واپس کرے۔

بدائع الصنائع میں ہے: **فأما إذا هلك كله بعد القبض، فإن هلك بآفة سماوية، أو بفعل المبيع أو بفعل المشتري لا ينفسخ البيع، والهلاك على المشتري، وعليه الثمن؛ لأن البيع تقرر بقبض المبيع، فتقرر الثمن.** یعنی جب قبضے کے بعد کسی آفت سماوی یا مبیع کے فعل یا مشتری کے فعل سے مبیع ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ نہیں ہوتی، اور یہ ہلاکت مشتری پر ہو گی، اور مشتری پر ثمن بھی لازم ہے، کیونکہ مبیع پر قبضہ کے سبب بیع مکمل ہو چکی لہذا ثمن بھی لازم ہو گا۔

[الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کتاب البیوع، فصل فی حکم البیع، 5/239]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 شعبان المعظم 1445ء 11 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بینک والوں کو زمین کرائے پر دینا

سوال: مفتی صاحب، بینک والوں کو زمین کرائے پر دینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل: محمد افضال رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بینک میں ہونے والے سودی معاملات پر مدد کی نیت نہ ہو تو بینک والوں کو اپنی زمین کرائے پر دینا جائز ہے اور اسکے بدلے جو کرایہ ملے وہ لینا بھی حلال ہے کیونکہ فی نفسہ زمین کرائے پر دینا ایک جائز عمل ہے، اب اس زمین پر ناجائز سودی لین دین کرنا بینک والوں کا عمل ہے جس سے زمین کے مالک کا کوئی تعلق نہیں، لہذا اس صورت میں مالک زمین گنہگار نہ ہوگا البتہ ایسے لوگوں کو زمین کرائے پر دینے سے بچنا بہتر ہے۔

کنز الدقائق مع تبیین الحقائق میں ہے: (و جاز إجارة بيت ليتخذه بيت نار أو بيعة أو كنيسة أو يباع فيه خمر بالسواد) أي جاز إجارة البيت ليتخذه معبدا للكفار والمراد ببيت النار معبد المجوس، وهذا عند أبي حنيفة رحمه الله وقالا لا ينبغي أن يكريه لشيء من ذلك؛ لأنه إعانة على المعصية، وقد قال الله تعالى {وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الإثم والعدوان} وله أن الإجارة على منفعة البيت ولهذا يجب الأجر بمجرد التسليم، ولا معصية فيه، وإنما المعصية بفعل المستأجر، وهو مختار فيه لقطع نسبته عنه. [الزيلعي، فخر الدين، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الكراهية، فصل في البيع، ٢٩/٦]

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ سے فوٹو گرافر کو دکان کرائے پر دینے سے متعلق سوال ہوا تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو دکان کرایہ پر دی جاسکتی ہے مگر یہ کہہ کر نہ دیں کہ اس میں تصویر کھینچے، اب یہ اس کا فعل ہے کہ تصویر بناتا ہے اور عذابِ آخرت مول لیتا ہے۔ (فتاوی امجدیہ، کتاب الاجارہ، ج 3، ص 272، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

13 شعبان المعظم 1445ء 24 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

گاڑی خرید کر کسی کو کرائے پر دینا

سوال: مفتی صاحب، اپنے پیسوں سے کسی کو گاڑی لے کر دینا اور مہینے کا طے کر لینا کے اتنے پیسے دو گے، کیا یہ کاروبار جائز ہے؟

(سائل: علی رضا قادری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

♦ اپنی گاڑی کسی کو کرایہ پر دینا جائز ہے بشر طیکہ کوئی شرط فاسد نہ لگائی جائے، اور اس معاہدے میں معین اُجرت کے ساتھ کرائے کی مدت یا جگہ کا طے ہونا لازمی ہے مثلاً ایک ماہ تک یا فلاں جگہ تک 5000 کے بدلے تجھے گاڑی دی۔

♦ گاڑی یوں کرائے پر دینا کہ جتنا تم کماؤ گے اس میں سے آدھا نفع میرا اور آدھا تمہارا، یہ صورت جائز نہیں کیونکہ یہ اجیر کا اپنے عمل کے عوض کسی چیز کو کرائے پر لینے کی صورت ہے جو کہ جائز نہیں۔

♦ مذکورہ معاملے کو مضاربت کے طور پر کرنا یا سمجھنا بھی درست نہیں کیونکہ مضاربت پیسوں، دراہم و دینار وغیرہ میں ہوتی ہے، سامان وغیرہ میں درست نہیں۔

علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں: **استئجار الدابۃ للرکوب لا بد فیہ من بیان الوقت أو الموضع حتی لو خلا عنھما فھی فاسدۃ۔**

فتاوی ہندیہ میں ہے: **وفی إجارۃ الدواب لا بد من بیان المدۃ أو المکان فإن لم یبین أحدھما فسدت۔**

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری، کتاب الإجارۃ، ۷/۳۰۰]

[الفتاوی الھندیۃ، کتاب الإجارۃ، الباب الخامس عشر فی بیان ما یجوز من الإجارۃ، الفصل الأول]

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: **استأجر بغلا لیحمل طعامہ ببعضہ أو ثورا لیطحن برہ ببعض دقیقہ) فسدت فی الکل؛ لأنہ استأجرہ بجزء من عملہ۔**

[الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)، کتاب الإجارۃ، باب إجارۃ الفاسدۃ، ۶/۵۷]

مضاربت کی شرائط بیان کرتے ہوئے علامہ مسعود کاسانی فرماتے ہیں: **(منھا) أن یکون رأس المال من الدراھم أو الدنانیر عند عامۃ العلماء فلا تجوز المضاربۃ بالعروض۔**

الجوہرۃ النیرہ میں مضاربت کے متعلق ہے: **لا تصح إلا بالدراھم والدنانیر۔**

[بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب المضاربۃ، فصل فی شرائط رکن المضاربۃ، ۶/۸۲]

[الجوھرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری، کتاب المضاربۃ، ۱/۲۹۱]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

06 رجب المرجب 1445ء 18 جنوری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نصف آمدن کی شرط پر مسجد مدرسہ کو چندہ باکس خرید کر دینا

سوال: مفتی صاحب، ایک بندہ کسی مدرسے یا مسجد کو اپنے پیسوں سے چندہ باکس خرید کر اس شرط پر مختلف جگہ پر رکھواتا ہے کہ ان سے جو رقم آئے گی اس میں سے 50٪ مسجد، مدرسے کا اور 50٪ میرا ہو گا، کیا یہ صورت جائز ہے؟ (سائل: راجہ ندیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں پوچھی گئی صورت شرعاً جائز نہیں، متعدد وجوہات کی بناء پر یہ صورت ناجائز ہے۔

1 بالکل واضح سی بات ہے کہ مسجد یا مدرسہ کے چندہ باکس میں لوگ یہ سمجھ کر پیسے ڈالتے ہیں کہ یہ رقم مسجد و مدرسہ میں خرچ ہو گی، جبکہ معاہدے کے مطابق تو آدھی رقم چندہ باکس کے مالک کی جیب میں جائے گی جس پر چندہ دینے والوں کی طرف سے صراحۃً یا دلالۃً کسی طرح کی کوئی بھی اجازت و رضامندی نہیں۔

2 بنیادی طور پر یہ اپنی چیز کو کرایہ پر دینے کی صورت ہے کہ آپ ان صدقہ باکس کے مالک ہیں اور مسجد مدرسہ کو اپنے یہ باکس کرائے پر دے رہے ہیں، اور فقہی اصول و قواعد کے مطابق اجارہ میں اجرت کا معلوم و معین ہونا ضروری ہوتا ہے ورنہ اجارہ فاسد ہو جاتا ہے جبکہ یہاں اجرت یعنی کرایہ مجہول ہے کیونکہ معلوم نہیں اس ماہ اس باکس کی آمدن کتنی ہو گی جسکا پچاس فیصد بطور کرایہ مالک کو ملے گا۔

3 اجارہ کے درست ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اجارہ میں کوئی ایسی شرط نہ ہو جو اس عقد کے تقاضے کے خلاف ہو، جبکہ یہاں ایسی شرط موجود ہے کہ نفع کا نصف مالک کو ملے گا، کیونکہ عقد اجارہ تو اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ کرایہ پر دی گئی چیز کی ساری منفعت کرایہ دار کو حاصل ہو اور چیز کا مالک صرف طے شدہ کرایہ وصول کرے جبکہ یہاں تو نصف منفعت مالک کو ملنے کی شرط ہے جو تقاضہ عقد کے خلاف ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

20 جمادی الثانی 1445ء 03 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

زمین کرائے پر دی، زیادہ کرایہ ملنے پر دوسری جگہ دینا

سوال: مفتی صاحب، ایک زمیندار نے اپنی زمین ایک ڈیلر کو کرائے پر دی، اب ایک اور پارٹی اس زمیندار کو اس سے زیادہ کرایہ دے رہی ہے، کیا وہ زمیندار پہلی پارٹی سے معاہدہ ختم کرکے دوسری پارٹی سے کر سکتا ہے؟ (سائل: ممبر فقہی مسائل گروپ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب ایک شخص کے ساتھ عقد اجارہ مکمل ہو جائے تو اب بغیر کسی عذر کے اُس عقد کو ختم کرنے کا اختیار کسی کو نہیں، نیز دوسری جگہ سے زیادہ پیسے ملنا اجارہ ختم کرنے کا کوئی عذر نہیں جسکی بناء پر پہلا عقد ختم کیا جائے، لہذا پوچھی گئی صورت میں زمیندار کا ازخود پہلا معاہدہ ختم کرکے دوسری پارٹی کو دینا جائز نہیں۔

علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں: الإجارة عقد لازم لا تنفسخ بغير عذر. یعنی اجارہ ایسا لازم عقد ہے جو بغیر عذر فسخ نہیں ہوتا۔

[ابن نجیم، الأشباہ والنظائر لابن نجیم، کتاب الإجارات، صفحة ٢٢٩]

دوسری جگہ سے زائد کرایہ ملنا کوئی عذر نہیں، چنانچہ المحیط البرہانی میں ہے: والمؤاجر إذا وجد زيادة على الأجرة لا يكون ذلك عذرا له في فسخ الإجارة. [المحيط البرهاني في الفقه النعماني، کتاب الإجارات الفصل الثامن عشر في فسخ الإجارة، 7/501]

فتاوی ہندیہ میں ہے: وليس للمؤاجر أن يفسخ الإجارة إذا وجد زيادة على الأجرة التي آجر بها، وإن كان أضعافا. كذا في غاية البيان. [الفتاوى الهندية، كتاب الإجارة، الباب التاسع عشر في فسخ الإجارة، ٤/٤٥٩]

بہار شریعت میں ہے: اجارہ کر لینے کے بعد دوسرا شخص بہت زیادہ اُجرت دینے کو کہتا ہے یا مستاجر سے دوسرا شخص کم اُجرت پر چیز دینے کو کہتا ہے اجارہ فسخ کرنے کے لیے یہ عذر نہیں اگرچہ وہ بہت زیادہ دیتا ہو یا یہ بہت کم اُجرت مانگتا ہو۔ [بہار شریعت، اجارہ کا بیان]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ
ابوالحسن محمد حق نواز مدنی
02 شعبان المعظم 1445ھ 13 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

گاڑی کرائے پر دینا، کام کاج، نقصان کی شرط ڈرائیور پر لگانا

سوال: مفتی صاحب، رکشہ یا گاڑی کسی کو دیہاڑی پر دینا اور اس سے پیسہ کمانا جائز ہے کیا، اور یہ شرط لگانا کہ جو گاڑی کا کام یا نقصان ہو گا چلانے والا اکیلا ذمہ دار ہو گا، اسکا کیا حکم ہے؟ (سائل: وقار احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

- طے شدہ رقم کے عوض، مخصوص جگہ یا وقت تک کے لیے گاڑی کرائے پر دینا جائز ہے۔
- گاڑی کے سپئیر پارٹس کا کام کاج اور نقصان مالک کے ذمے ہے، کرائے پر لینے والے ڈرائیور کے ذمے کام کاج اور نقصان کی شرط لگانا شرعا جائز نہیں البتہ جو نقصان ڈرائیور کی غفلت سے ہو گا وہ نقصان ڈرائیور پر ہے۔
- گاڑی کے کام کاج و دیگر نقصان وغیرہ کو کرائے میں بھی شامل نہیں کر سکتے کیونکہ عقد اجارہ میں اُجرت کا معلوم و متعین ہونا لازم ہے جبکہ اس صورت میں اُجرت مجہول ہو جائے گی، معلوم نہیں کام کاج پر کتنا خرچہ آئے۔
- اسکے متبادل یہ صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ گاڑی کا مالک، اندازاً جتنا خرچ گاڑی پر ہوتا ہے اسکی مقدار اصل کرائے میں اضافہ کر دے، مثلاً پندرہ ہزار ماہانہ کرائے پر دینا چاہتا ہے اور تقریباً پانچ ہزار تک گاڑی کا ماہانہ کام کاج ہو تو اب مالک پندرہ کی جگہ بیس ہزار ماہانہ کرایہ طے کرلے، پھر پانچ ہزار کا چاہے تو خود کام کرائے یا کرایہ پر لینے والے کو ہی وکیل بنادے۔
- عرف ورواج میں جو اخراجات گاڑی کرائے پر لینے والے ڈرائیور کے ذمے ہوتے ہیں وہ کرایہ دار ہی دے گا جیسے پیٹرول ڈلوانا، ٹائر میں ہوا بھرانا، سروس، ٹول پلازہ کی فیس وغیرہ۔

در مختار مع ردالمحتار میں ہے: (تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد فكل ما أفسد البيع) مما مر (يفسدها) كجهالة مأجور أو أجرة أو مدة أو عمل، وكشرط طعام عبد وعلف دابة ومرمة الدار...... وقال الفقيه أبو الليث: في الدابة نأخذ بقول المتقدمين، أما في زماننا فالعبد يأكل من مال المستأجر عادة اهـ. قال الحموي: أي فيصح اشتراطه....أقول: المعروف كالمشروط، وبه يشعر كلام الفقيه كما لا يخفى على النبيه، ثم ظاهر كلام الفقيه أنه لو تعورف في الدابة ذلك يجوز تأمل. والحيلة أن يزيد في الأجرة قدر العلف ثم يوكله ربها بصرفه إليها، ولو خاف أن لا يصدقه فيه فالحيلة أن يعجله إلى المالك ثم يدفعه إليه المالك ويأمره بالاتفاق فيصير أمينا بزازية ملخصا. [الدر المختار (رد المحتار)، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ٦/٤٧]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 رجب المرجب 1445ء 03 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کرائے کے مکان کی تعمیرات، دیگر لوازمات کس کے ذمے؟

سوال: مفتی صاحب، ہم نے ایک مکان کرایہ پر دیا ہوا ہے، مکان کی کوئی مرمت وغیرہ ہو یا کوئی بھی کام کروانا ہو تو وہ مالک کے ذمہ ہو گا یا کرایہ دار کے؟ (سائل: محمد زاہد چشتی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عرف میں جو کام مالک مکان کے ذمے ہوتے ہیں وہ مالک مکان کرائے گا جیسے تعمیراتی کام جو رہائش کے لیے ضروری ہیں اور اُنکے بغیر رہائش مشکل ہے، مثلاً روشن دان، دروازے وغیرہ لگا کر دینا۔

اور جو کام عرف میں کرایہ دار کے ذمے ہوتے ہیں وہ کرایہ دار کرائے گا، جیسے بجلی گیس کے بل جمع کرانا، بجلی وغیرہ دیگر چیزوں کی معمولی خرابیوں کو درست کرنا، مکان کی نالیاں، پائپ لائن وغیرہ بند ہو جائیں تو انکو کھلوانا اور صاف کرانا کرایہ دار کی ذمہ داری ہے۔

المبسوط، مجمع الأنھر، در مختار و فتاوی ہندیہ میں ہے: وعمارة الدار وتطيينها وإصلاح الميزاب وما وهي من بنائها على رب الدار؛ لأن به يتمكن المستأجر من سكنى الدار، وكذلك كل سترة يضر تركها بالسكنى؛ لأن المستأجر بمطلق العقد استحق المعقود عليه بصفة السلامة فإن أبى أن يفعل فللمستأجر أن يخرج منها لوجود العيب بالمعقود عليه إلا أن يكون استأجرها وهي كذلك وقد رآها فحينئذ هو راض بالعيب فلا يردها لأجله. یعنی گھر کی تعمیرات، گارے کا لیپ (پلستر)، پرنالے کی درستگی اور عمارت سے متعلقہ دیگر تمام کام مالک مکان کے ذمہ ہیں، کیونکہ ان چیزوں کے ساتھ ہی کرایہ دار کے لیے رہائش رکھنا آسان ہے، اور ایسے ہی ہر وہ چیز جس کے نہ ہونے سے رہائش مشکل ہو وہ بھی مالک مکان کے ذمے ہے، کیونکہ مطلق عقد کے ساتھ کرایہ دار، صحیح سالم چیز کا حقدار ہے، اگر مالک یہ کام کرانے سے انکار کرے تو کرایہ دار عیب کے سبب اس مکان کو چھوڑ سکتا ہے، ہاں اگر بوقت معاہدہ ہی یہ عیب مکان میں موجود تھے جنہیں کرایہ دار نے دیکھا تھا تو اب رضامندی کے سبب وہ اس مکان کو نہیں چھوڑ سکتا (یعنی معاہدہ کے دوران)

[السرخسی، المبسوط للسرخسی، کتاب الإجارات، باب إجارة الدور والبيوت، ۱۵/۱۴۴]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 جمادی الثانی 1445ھ 12 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شراکت داری میں ایک شریک کا کام کے عوض اُجرت لینا

سوال: مفتی صاحب، دو شخصوں نے کچھ پیسے ملا کر کاروبار شروع کیا، اب اس مشترکہ کاروبار میں ایک شریک کاروبار کو چلائے اور ڈیوٹی دے تو کیا وہ اس وقت اور کام کی الگ سے تنخواہ مقرر کرکے لے سکتا ہے؟ (سائل: حسنین عطاری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

◆ شراکت داری میں طے شدہ نفع کے علاوہ، کام کرنے والے کے لیے الگ سے تنخواہ مقرر کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ اس شریک کا اپنا ہی کام ہے اور اپنا کام کرنے پر بندہ اجرت کا حقدار نہیں ہوتا۔

◆ اس کے متبادل یہ صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ کام کرنے والے شریک کے لیے نفع زیادہ مقرر کیا جائے، مثلاً کام کرنے والے کے لیے نفع 60 فیصد اور دوسرے کے لیے 40 فیصد۔

علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: **(سئل) فيما إذا استأجر زيد شريكه عمرا في فلاحة معلومة بأجرة معلومة على أن يعمل فيها العمل المعهود فعمل عمرو في الفلاحة العمل المعهود وقام يطالب زيدا بأجرة عمله فهل لا أجرة له ؟(الجواب): لا أجر للشريك بعمله في المشترك كما في الكنز وغيره۔** یعنی سوال کیا گیا کہ زید نے اپنے شریک عمرو سے معلوم اُجرت کے بدلے کھیتی کے سامان میں اُجرت پر رکھا، پس عمرو نے کام کیا اور زید سے اُجرت کا مطالبہ کیا تو کیا اُسکے لیے اُجرت ہو گی؟ تو جواب یہ ہے کہ شریک کے لیے اپنے عمل کے بدلے اُجرت نہیں ہوتی۔ [ابن عابدین، العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الإجارة، ۱۰۳/۲]

تبیین الحقائق مع حاشیہ چلپی میں ہے: **لو استؤجر لحمل طعام مشترك أو لطحن حنطة مشتركة بينه وبين الطحان لم ينعقد العقد أصلا حتى لا يجب الأجر۔** یعنی اگر ایک شریک کو مشترکہ غلہ اٹھانے یا وہ دانے جو چکی والے اور اس کے درمیان مشترک ہیں، پیسنے کے لیے اجرت پر لیا گیا تو اصلاً یہ عقد منعقد ہی نہ ہوا یہاں تک کہ اجرت واجب نہ ہو گی۔

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ۱۳۰/۵]

المحیط البرہانی میں ہے: **وإن عمل أحدهما دون الآخر وإن شرط العمل على الذي شرط له فضل الربح جاز، وتكون زيادة الربح بمقابلة العمل۔** [ابن مَازَة، المحيط البرهاني في الفقه النعماني، كتاب الشركة، الفصل الرابع، ۳۳/۶]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

20 رجب المرجب 1445ھ 01 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ایک دن چھٹی پر ملازم کے دو دن کی تنخواہ کاٹنا

سوال: مفتی صاحب، اگر کسی کمپنی کا مینیجر ایک دن کی چھٹی کرنے پر دو دن کی تنخواہ کاٹے تو اسکا کیا حکم ہے؟ (سائل: ولی خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

منیجر کا ایسا کرنا ناجائز و حرام ہے، منیجر کو شرعاً اتنے دن کی ہی تنخواہ کاٹنے کا اختیار ہے، جتنے دن ملازم نے چھٹی کی، اس سے زائد اس دن کی بھی تنخواہ نہ دینا جس دن ملازم نے ڈیوٹی دی، یہ ناانصافی اور ظلم ہے اور کام لے کر تنخواہ نہ دینے والے ظالموں کے متعلق حدیث مبارکہ میں سخت وعید آئی ہے چنانچہ بخاری شریف میں حدیث قدسی ہے: **قال اللہ تعالی: ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة، رجل أعطى بي ثم غدر، ورجل باع حرا فأكل ثمنه، ورجل استأجر أجيرا فاستوفى منه ولم يعطه أجره.** یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قیامت کے دن تین شخصوں کا مدمقابل ہوں گا، ایک وہ شخص جو میرے نام پر وعدہ دے پھر عہد شکنی کرے، دوسرا وہ شخص جو آزاد کو بیچے پھر اس کی قیمت کھائے، تیسرا وہ شخص جو مزدور سے کام پورا لے اور اس کی مزدوری نہ دے۔

[البخاری، صحیح البخاری، کتاب الإجارة، باب إثم من منع أجر الأجير، ۳/۹۰]

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **رجل استأجر أجيرا، وعاملا بأجر مخصوص، وعمل كذلك، فاستوفى منه عمله، ولم يعطه أجره، وهذا يصدق بأن استخدمه، وأعطاه أقل مما يستحق، أو منعه أجره، ولم يعطه شيئا منه.** [المناوی، الإتحافات السنية بالأحاديث القدسية ومعه النفحات السلفية بشرح الأحاديث القدسية، صفحة ۱۲۴]

فتاوی رضویہ شریف میں ملازم کی تنخواہ سے کاٹنے کے متعلق ہے: اس روز جتنے گھنٹے کام میں تھا ان میں جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی ہی تنخواہ وضع ہوگی، ربع ہو تو ربع، یا کم زیادہ جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی تنخواہ وضع ہوگی، مثلاً چھ گھنٹے کام کرنا تھا اور ایک گھنٹہ نہ کیا تو اس دن کی تنخواہ کا چھٹا حصہ وضع ہوگا، زیادہ وضع کرنا ظلم ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 516، رضا فاؤنڈیشن)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

13 شعبان المعظم 1445ھ 24 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دورانِ ڈیوٹی موبائل استعمال کرنا

سوال: مفتی صاحب، دورانِ ڈیوٹی بعض لوگ موبائل استعمال کرتے رہتے ہیں، کیا اسکی اجازت ہے، اور ان کی آمدن کا کیا حکم ہے؟

(سائل: محمد عثمان عطاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ڈیوٹی کے دوران دو چار منٹ کے لیے ضروری کال کرنا یا سننا جائز ہے جیسے گھر والوں کی خیریت دریافت کرنے کے لیے، اور اس سے زیادہ اس حد تک فون کال پر یا فیس بک وغیرہ پر لگے رہنا جس سے اجارے کے متعلقہ کام میں خلل پڑے جائز نہیں، اور شرعا ملازم کے لیے اتنے وقت کی اُجرت لینا بھی جائز نہیں۔

عموما مختلف اداروں کی طرف سے ملازمین کو ڈیوٹی کے اوقات کار میں مخصوص کام دیا جاتا ہے، بعض اوقات ملازم یہ کام وقت سے پہلے کر لیتا ہے، یا اُس نے یہ کام کسی مخصوص ٹائم میں شروع کرنا ہوتا ہے، اب وہ کام کر کے یا پھر اُس کام کے انتظار میں ملازم فارغ ہوتا ہے، اس فارغ وقت میں اگر ملازم ڈیوٹی پر حاضر رہتے ہوئے موبائل فون کا جائز استعمال کر لے تو اس میں حرج نہیں، کیونکہ اس میں ملازم کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں، لیکن یہ یاد رہے کہ اس فارغ وقت میں ادارہ ملازم سے کوئی بھی طے شدہ کام کرانے کا مجاز ہے، ملازم کو اسکی پابندی کرنی ہو گی ورنہ وہ گنہگار ہو گا، چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ترجمہ: اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ [القرآن، پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت نمبر 1]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: (ولیس للخاص أن یعمل لغیرہ ولو عمل نقص من اجرتہ بقدر ما عمل) بل ولا أن یصلی النافلۃ... ولا یشتغل بشیء آخر سوی المکتوبۃ یعنی اجیر خاص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کا کام کرے، اور اگر کر لیا، تو کام کے مطابق اس کی تنخواہ میں سے کمی کی جائے گی، بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ وہ نفل نماز پڑھے ... وہ فرض نماز کے علاوہ کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو۔ [الدر المحتار و حاشیۃ ابن عابدین، کتاب الإجارۃ، مبحث الأجیر الخاص]

فتاوی رضویہ میں ہے: وقتِ مقرر خدمتِ مفوضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام، اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منتقض ہو گئی، یونہی اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے، طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں، تسلیم نفس کی ہے، مگر یہ منع نفس ہے، نہ کہ تسلیم، بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے، اتنی تنخواہ وضع (کٹوتی) ہو گی۔

(فتاوی رضویہ، ج19، ص506، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

28 جمادی الثانی 1445ھ 11 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاوی کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

بلی مرغی کا سر کاٹ لے جسم حرکت کر رہا ہو تو کیا ذبح کر کے کھا سکتے ہیں؟

سوال: مفتی صاحب، بلی نے مرغی کو گردن سے پکڑا اور جھٹکا دیا تو گردن الگ ہو گئی، مرغی کا بقیہ جسم تڑپ رہا تھا، تو اس وقت ذبح کر دیا کیا وہ مرغی حلال ہو گی؟ (سائل: رانا سرفراز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب مرغی کی گردن الگ ہو گئی تو اب مرغی ذبح سے حلال نہیں ہو سکتی اگرچہ بوقت ذبح اُس مرغی کے جسم میں حرکت ہو، لہذا اس مرغی کو کھانا حلال نہیں۔

فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب فتاوی ہندیہ میں ہے: **سنور قطع رأس دجاجة فإنه لا يحل بالذبح، وإن كان يتحرك، كذا في الملتقط.** یعنی بلی نے مرغی کا سر کاٹ دیا تو اب وہ ذبح کے ذریعے حلال نہیں ہو سکتی، اگرچہ حرکت کر رہی ہو، ایسا ہی ملتقط میں ہے۔

[مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، كتاب الذبائح، الباب الأول في ركن الذبح، ٥/٢٨٧]

بہار شریعت میں ہے: بلی نے مرغی کا سر کاٹ لیا اور وہ ابھی زندہ ہے پھڑک رہی ہے ذبح نہیں کی جا سکتی۔

[بہار شریعت، ذبح کا بیان، جلد 3، حصہ 15، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

10 شعبان المعظم 1445ھ 21 فروری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

کیا سیہہ (porcupine) یا اسکی ایک پسلی حلال ہے؟

سوال: مفتی صاحب، گاؤں دیہات میں ایک کانٹوں والا جانور ہوتا ہے، جسے سیہہ کہتے ہیں، یہ پوری حرام ہے یا اسکا کوئی حصہ حلال بھی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں اسکی بائیں پسلی حلال ہے، اسکی کیا حقیقت ہے؟ (سائل: محمد عباسی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سیہہ جسے عربی میں القنفذ کہتے ہیں، یہ حرام جانور ہے، اسے کھانا حلال نہیں، اور بعض علاقوں میں جو اسکی دائیں یا بائیں پسلی کا حلال ہونا مشہور ہے یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے جسکی کوئی دلیل نہیں، لہذا اس جانور کو یا اسکی پسلی کو کھانا ناجائز و حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیہہ کو خبیث جانوروں میں شمار فرمایا۔

ابو داؤد شریف میں ہے کہ ایک صحابی رسول فرماتے ہیں: **كنت عند ابن عمر فسئل عن أكل القنفذ، فتلا {قل لا أجد فيما أوحى إلى محرما} الآية، قال: قال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة يقول: ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال خبيثة من الخبائث فقال ابن عمر: إن كان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا فهو كما قال ما لم ندر** یعنی میں ابن عمر کے پاس تھا کہ اُن سے کسی نے سیہہ کھانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ایک آیت تلاوت کی جسکا مفہوم یہ تھا کہ میں اسے قرآن میں حرام نہیں پاتا، تو پاس بیٹھے ایک شیخ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ نبی پاک علیہ السلام کے پاس اسکا ذکر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ خبیث جانوروں سے ہے، اس پر حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر حضور علیہ السلام نے ایسا فرمایا تو پھر ایسا ہی ہے۔

[سنن أبي داود، کتاب الأطعمة، باب فی اکل حشرات الارض، ۳/۳۵۴]

علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **القنفذ عندنا حرام** یعنی سیہہ ہمارے نزدیک حرام ہے۔

[بدر الدين العينى، البناية شرح الهداية، كتاب الذبائح، 11/601]

صاحب بدائع الصنائع، علامہ مسعود احمد کاسانی علیہ الرحمۃ حرام جانوروں کا شُمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **وكذلك ما ليس له دم سائل مثل الحية... وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والقراد والقنافذ والضب... ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب فإنه حلال عند الشافعي.**

[بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الذبائح والصيود، ۵/۳۶]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

02 شعبان المعظم 1445ء 13 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مارخُور کھانا حلال ہے یا حرام؟

سوال: مفتی صاحب، کیا مارخور کھانا حلال ہے؟ (سائل: فیصل شیخ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مارخور، بکرے کی طرح کا ہی ایک جنگلی جانور ہے جو جسامت میں پالتو بکرے سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے، بعض علاقوں میں اسے پہاڑی بکرا یا جنگلی بکرا بھی بولتے ہیں، یہ پالتو بکرے کی طرح ہی گھاس پھونس کھانے والا چوپایہ ہے، شرعا اسے کھانا حلال ہے، کیونکہ فقہی اُصول کے مطابق نوکیلے شکاری دانتوں والا یا مُردار کھانے والا چوُپایہ حرام ہے، جبکہ مارخُور میں یہ دونوں چیزیں نہیں، لہذا یہ حلال ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے: عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كل ذي ناب من السباع فأكله حرام. یعنی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر کیل والا درندہ اس کا کھانا حرام ہے۔

[مسلم، صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، ۱۵۳۴/۳]

ملتقی الابحر مع شرح مجمع الانھر میں ہے: (ويحرم أكل كل ذي ناب أو مخلب من سبع أو طير)....والمراد من ذي ناب الذي يصيد بنابه ومن ذي مخلب الذي يصيد بمخلبه.

[مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، كتاب الذبائح، 2/512]

ردالمحتار میں ہے: وفي الكفاية: والمؤثر في الحرمة الإيذاء وهو تارة يكون بالناب وتارة يكون بالمخلب أو الخبث.

[ابن عابدين، الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الذبائح، 6/304]

ماہنامہ فیضان مدینہ (سلسلہ دارالافتاء اہلسنت) میں ہے: مارخور بکرے سے بڑا ایک جنگلی جانور اور گھاس پھونس کھانے والا چوپایہ ہے، یہ حلال ہے، اس کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

[ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1441ھ، ستمبر 2019]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

01 شعبان المعظم 1445ء 12 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کے سر کے بالوں کو کاٹنے کا حکم

سوال: مفتی صاحب، عورت کا سر کے بال کاٹنا کیسا؟ (سائل: ممبر فقہی مسائل گروپ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مردوں کی مشابہت کے سبب عورت کو اپنے سر کے بال کاٹنا یا کٹوانا ناجائز ہے، البتہ بعض مواقع پر کچھ قیودات کے ساتھ اجازت ہے۔

♦ عقیقہ کے موقع پر چھوٹی بچی کا سر منڈوانا احادیث سے ثابت ہے، جیسا کہ حضرت زینب و کلثوم رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے، چنانچہ حدیث پاک میں ہے: وزنت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شعرحسن، وحسين رضى الله عنهما، وزينب، وأم كلثوم، فتصدقت بوزن ذلك فضة. [موطأ مالك رواية محمد بن الحسن الشيباني، باب العقيقه، حدیث نمبر 661، صفحة 226]

♦ چھوٹی بچی جو قریب البلوغ نہ ہو، خوبصورتی یا کسی اور جائز مقصد کے لیے اسکے بال کٹوائیں تو بھی جائز ہے، لیکن جب بچی تقریبا سات آٹھ سال کی ہو جائے تو اس کے بال لمبے رکھیں تاکہ لڑکوں سے مشابہت نہ ہو کیونکہ گھنے اور لمبے بال عورتوں اور بچیوں کے لیے باعثِ زینت ہیں، اور آسمانوں پر فرشتوں کی تسبیح ہے : سبحان من زين الرجال باللحى و زين النساء بالذوائب. یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے زینت بخشی اور عورتوں کو لٹوں اور چوٹیوں سے۔ [إسماعيل حقی، روح البيان، ج1، ص 222]

♦ کسی عذر (بیماری یا درد) وغیرہ کی وجہ سے بھی عورت کو بقدر ضرورت سر کے بال کاٹنے کی اجازت ہے، چنانچہ البحر الرائق میں ہے: وإذا حلقت المرأة شعر رأسها فإن كان لوجع أصابها فلا بأس به وإن حلقت تشبه الرجال فهو مكروه. [البحر الرائق شرح كنز، كتاب الكراهية]

♦ عورتوں کو بال بہت لمبے ہونے کی صورت میں اسقدر کاٹنے کی بھی اجازت ہے کہ جس سے مردوں کے ساتھ یا بطور فیشن کسی فاسقہ عورت کے ساتھ مشابہت نہ ہو جیسے عموماً عورتیں بالوں کے کنارے کاٹ کر برابر کرتی ہیں۔

(ماہنامہ فیضان مدینہ، جمادی الاولی، فروری 2017، اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

05 شعبان المعظم 1445ء 16 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کا مرد کے برابر نماز پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، اگر شوہر اور بیوی ایک ہی کمرے میں اپنی اپنی تنہا نماز پڑھ رہے ہوں اور بیوی شوہر کے مقابل یا آگے کھڑی ہو تو کیا اس صورت میں دونوں کی نماز ہو جائے گی؟ (سائل: فہیم شہزاد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب میاں بیوی دونوں انفرادی طور پر اپنی اپنی نماز پڑھ رہے ہیں تو اس صورت میں میاں بیوی دونوں کی نماز ہو جائے گی اگرچہ دونوں ایک دوسرے کے برابر یا آگے پیچھے کھڑے ہوں البتہ بیوی یا کسی بھی عورت کا شوہر یا کسی بھی مرد کے بالکل برابر یا آگے کھڑا ہونا مکروہ و ممنوع ہے، اس سے نماز مکروہ ہو گی، لہذا اس سے اجتناب چاہیے۔

علامہ کمال الدین ابن ہمام فرماتے ہیں: **وأما محاذاتها في الصلاة دون اشتراك فمورث للكراهة.**

[فتح القدير للكمال ابن الهمام، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/۳۶۴]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے: **أن محاذاتها لمصل ليس في صلاتها لا تفسد لكنه مكروه كما في فتح القدير.**

[مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، كتاب الصلاة، فصل الجماعة سنة مؤكدة، ۱/۱۱۰]

ردالمحتار میں ہے: **(قوله مكروهة) الظاهر أنها تحريمية لأنها مظنة الشهوة والكراهة على الطارئ ط. قلت: وفي معراج الدراية: وذكر شيخ الإسلام مكان الكراهة الإساءة والكراهة أفحش.**

[الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/۵۷۴]

بہار شریعت میں ہے: اگر دونوں (مرد و عورت) اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو (نماز) فاسد نہ ہو گی، مکروہ ہو گی۔

[بہار شریعت، جماعت کے مسائل، جلد 1، حصہ 3، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

19 شعبان المعظم 1445ھ 01 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کا نقاب پہن کر نماز پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، کیا عورت نقاب کر کے نماز پڑھ سکتی ہے، اگر وہ ایسی جگہ پر ہو جہاں غیر محرم کی نظریں پڑتی ہوں تو کیا حکم ہے؟

(سائل: عبد القیوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز میں منہ کو چھپانا مرد و عورت دونوں کے لیے مکروہ تحریمی ہے، حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے، لہذا عورت کو نقاب پہن کر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، البتہ اگر ایسی جگہ ہوں جہاں اجنبیوں سے چھپ کر نماز پڑھنا مشکل ہو وہاں فتنہ سے بچنے کے لیے ضرورتا نقاب پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی أن یخمر الفم فی الصلاۃ. یعنی نبی پاک علیہ السلام نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔ [أبو بکر بن أبی شیبۃ، مصنف ابن أبی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب فی تغطیۃ الفم فی الصلاۃ، ۱۲۹/۲]

امام ابو یوسف کی کتاب الآثار میں ہے: عن أبی حنیفۃ، عن حماد، عن إبراھیم، أنہ کان یکرہ أن یغطی الرجل فاہ وھو فی الصلاۃ، ویکرہ أن تصلی المرأۃ وھی متنقبۃ. یعنی امام اعظم حماد سے اور وہ ابراھیم سے روایت کرتے ہیں کہ بحالت نماز مرد کا منہ ڈھانپنا مکروہ ہے، اور عورت کا بھی بحالتِ نماز نقاب میں ہونا مکروہ ہے۔ [أبو یوسف القاضی، الآثار لأبی یوسف، باب إفتتاح الصلاۃ، صفحۃ ۳۰]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: (یکرہ التلثم) وھو تغطیۃ الأنف والفم فی الصلاۃ... ونقل ط عن أبی السعود أنھا تحریمیۃ. یعنی نماز میں ناک اور منہ ڈھانپنا مکروہ ہے... اور امام طحاوی نے ابو مسعود سے نقل کیا کہ یہ کراہت تحریمی ہے۔

[الدر المختار مع رد المحتا، کتاب الصلوۃ، باب مایکرہ الصلوۃ]

بحر الرائق میں ہے: أن تغطیۃ الفم منھی عنھا فی الصلاۃ لما رواہ أبو داود وغیرہ وإنما أبیحت للضرورۃ یعنی نماز میں منہ کو ڈھانپنے سے منع کیا گیا ہے، ان روایات کی وجہ سے جو ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیں، ہاں ضرورت کے سبب اسکو مباح (یعنی جائز) قرار دیا گیا۔

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ۲۷/۲]

اُستاد الفقہ مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی لکھتے ہیں: عورت کے لیے اجنبی لوگوں سے ہٹ کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اجنبی لوگوں کی موجودگی میں چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے۔ (ماہنامہ فیضان مدینہ، اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل، جون 2023، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

04 رجب المرجب 1445ء 16 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کو اعتکاف کے دوران مخصوص ایام

سوال: مفتی صاحب، اگر عورت کو دوران اعتکاف حیض آگیا تو کیا اعتکاف فاسد ہو جائے گا؟ (سائل: سید جمیل حسین شاہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسنون اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض آجائے تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا بعد میں کسی دن، اِس ایک دن اور رات کی قضا کرنی ہو گی، مثلا پیر والے دن مغرب کے وقت اعتکاف میں بیٹھ جائے اور اگلے دن روزہ رکھے اور افطار کے بعد باہر آجائے، نیز اگر حیض انہی اعتکاف کے دس دنوں کے دوران ختم ہو گیا تو اب قضا کی نیت سے اسی رمضان ایک دن اور ایک رات اعتکاف کر سکتی ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے: **ولو حاضت المرأة في حال الاعتكاف فسد اعتكافها.** یعنی اگر عورت کو حالت اعتکاف میں حیض آیا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ [بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الاعتکاف، فصل رکن الاعتکاف، 116/2]

طحطاوی علی الدر میں اعتکاف کی قضاء کے متعلق ہے: **وسواء فسد بصنعه من غير عذر كالخروج والجماع والأكل والشرب في النهار، أو فسد بصنعه لعذر كما إذا مرض فاحتاج إلى الخروج فخرج أو بغير صنعه رأسا كالحيض والجنون والإغماء الطويل.** یعنی (معتکف اعتکاف کی قضا کرے گا) برابر ہے اعتکاف بغیر عذر کے اس کے عمل سے فاسد ہوا ہو جیسے مسجد سے باہر نکلنا، جماع کرنا، دن میں کھانا پینا، یا اعتکاف اس کے عمل سے بسبب کسی عذر کے فاسد ہوا جیسے بیمار ہوا اور مسجد سے نکلنے کی محتاجی ہے، پس وہ نکلا، یا اعتکاف اصلا اس کے عمل سے فاسد نہ ہوا جیسے حیض آجانا یا جنون آنا یا طویل بے ہوشی طاری ہونا۔ [حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، کتاب الصوم، باب الاعتکاف 475/1]

بہار شریعت میں ہے: اعتکاف مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا، اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے، پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں۔ (بہار شریعت، ج1، حصہ پنجم، ص1034، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

11 رمضان المبارک 1445ء 22 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوتے وقت حالت جنابت میں آیت الکرسی پڑھنا

سوال: مفتی صاحب، سوتے وقت جو آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے، کیا حالت جنابت میں بھی پڑھ سکتے ہیں؟

(سائل: راناعبد المنان راجپوت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ عموماً سوتے وقت آیت الکرسی شیاطین سے حفاظت کی نیت سے پڑھی جاتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں بھی اس کی ترغیب ہے اور شرعی مسئلہ یہ ہے کہ حالتِ جنابت میں قرآن کی تلاوت جائز نہیں اگرچہ یہ تلاوت حفاظت، دم یا وظیفے کے طور پر کی جائے کیونکہ قرآن کی آیت سے ہی مدد حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں سوتے وقت حفاظت وغیرہ کی نیت سے آیت الکرسی پڑھنا جائز نہیں۔

♦ حالتِ جنابت میں دعاء وثناء پر مشتمل آیات، تلاوت کی نیت کے بغیر، خالص دعا وثناء کی نیت سے پڑھنا جائز ہے چونکہ یہ آیتِ مبارکہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ثناء پر مشتمل ہے لہذا سوتے وقت ثناء کی نیت سے آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں، اللہ نے چاہا تو اس ثناء کی برکت سے ہر قسم کے شر سے حفاظت ملے گی۔

ترمذی شریف میں ہے: **عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْرَأِ الحَائِضُ، وَلَا الجُنُبُ شَيْئًا مِنَ القُرْآنِ.** یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

[سنن الترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی الجنب والحائض، حدیث نمبر 131، 1/236]

البحر الرائق میں ہے: **ولو أنه قرأ الفاتحة على سبيل الدعاء أو شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم يرد به القراءة فلا بأس به.** یعنی اگر جنبی حائضہ وغیرہ نے دُعا کے طور پر سورت فاتحہ پڑھی یا ان آیات میں سے کوئی آیت پڑھی جن میں دُعا کا معنی ہے اور قراءت کا ارادہ نہ کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ [البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، 1/209]

فتاوی اہلسنت (دعوت اسلامی) میں ہے: جنابت کی حالت میں حفاظت کی نیت سے آیۃ الکرسی پڑھنا جائز نہیں، کہ اس صورت میں کلام اللہ کو بطور استعانت پڑھا جا رہا ہے۔۔۔۔ اور اس مقصد کیلئے حالت جنابت میں قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا جائز نہیں۔۔۔ چونکہ آیۃ الکرسی ثناء پر مشتمل ہے، تو جنبی شخص اسے ثناء کی نیت سے پڑھ لے، تو ان شاء اللہ اس ثناء کی برکت سے وہ ہر طرح کے شرور سے بھی محفوظ رہے گا۔ [فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ، فتوی نمبر wat-2277، تاریخ اجراء: 18 دسمبر 2023]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

24 شعبان المعظم 1445ھ 06 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جہیز کو لعنت بولنے کا شرعی حکم

سوال: مفتی صاحب، "جہیز ایک لعنت ہے" یہ جملہ بولنا کیسا؟ (سائل: محمد عثمان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

♦ والدین کی طرف سے بیٹی کی رخصتی کے وقت، باآسانی خوشدلی کے ساتھ جو جہیز کا سامان دیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں کہ یہ اپنی بیٹی کے ساتھ شفقت، محبت و معاونت کی ہی ایک صورت ہے، بلاشبہ یہ ایک اچھا عمل ہے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنی لخت جگر بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنھا کو رخصتی کے وقت کچھ سامان تیار کرا کے دیا تھا، اس اعتبار سے جہیز کو لعنت کہنا ہرگز جائز نہیں اور کسی مسلمان سے یہ متصور بھی نہیں کہ وہ اس اعتبار سے جہیز کو لعنت سمجھے یا کہے۔

♦ ہمارے معاشرے میں فی زمانہ جہیز کو ایک ایسی رسم کے طور پر قبول کیا گیا ہے جو متعدد شرعی خرابیوں کا مجموعہ ہے، ایسے میں کسی غیر شرعی خارجی امر پر مشتمل ہونے کے سبب، اگر کوئی جہیز کو لعنت کہہ دے تو اس میں حرج نہیں، جیسے دولہے والوں کی طرف سے جہیز کا مطالبہ کرنا، نہ دینے پر شادی سے انکار، لعن طعن کرنا، والدین کا بچیوں کی شادی میں جہیز کے سبب غیر ضروری تاخیر کرنا، سودی قرضے لینا، انتظام نہ ہونے پر خودکشی وغیرہ وغیرہ۔

سنن نسائی، شعب الایمان، مسند احمد اور مستدرک علی الصحیحین میں ہے: **عن علي، رضي الله عنه قال: جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة في خميل وقربة ووسادة حشوها إذخر.** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی تیار کر کے دی۔

[النسائي، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب جهاز الرجل ابنته، حدیث 3384، ۱۳۵/۶]

وقار الفتاوی میں ہے: کثرت جہیز نے ایسی تکلیف دہ صورت حال اختیار کرلی ہے کہ جسکی وجہ سے بہت سے والدین کے لیے اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنا ناممکن ہوتا جارہا ہے، ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھن گیا، محض اس وجہ سے کہ وہ رشتہ کرنے والوں کی طرف سے منہ مانگا جہیز نہیں دے سکتے انکی زندگی اجیرن ہوگئی ہے، اسلامی معاشرے میں اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔

[وقار الفتاوی، کتاب النکاح، جلد 3، صفحہ 135، بزم وقار الدین]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 رجب المرجب 1445ء 10 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مُردہ بکری کے تھنوں سے نکلنے والا دودھ حلال یا حرام

سوال: مفتی صاحب، اگر بکری مر جائے اور تھنوں میں دودھ موجود ہے تو کیا دودھ پینا جائز ہو گا؟

(سائل: ممبر فقہی مسائل گروپ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو بکری مر جائے یا ذبح کر دی جائے اور اسکے تھنوں میں دودھ موجود تو صحیح اور راجح قول کے مطابق وہ دودھ حلال ہے اسے پینا یا اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: **البيضة إذا خرجت من دجاجة ميتة أكلت وكذا اللبن الخارج من ضرع الشاة الميتة كذا في السراجية.** یعنی اگر مردہ مرغی سے انڈا نکلا تو کھایا جائے گا، اور ایسے ہی مردہ بکری کے تھن سے نکلنے والا دودھ بھی کھایا جائے گا۔

[الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الحادى عشر، ۳۳۹/۵]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: **ولبن الميتة وبيضها وعصبها وإنفحتها الصلبة طاهرة؛ لأن اللبن لا يموت وقال أبو يوسف ومحمد: لا يشرب اللبن لأنه في وعاء الميتة وكذا البيض إن كان مائعا لا يأكله ونافجة المسك إن كانت بحال لو أصابها الماء لم تفسد فهي طاهرة، والأصح أنها طاهرة بكل.** [تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الطهارة، الماء المستعمل، ۲۶/۱]

در مختار مع رد المحتار میں ہے: **كذا كل ما لا تحله الحياة حتى الإنفحة واللبن على الراجح.... قلنا نجاسته لا تؤثر في حال الحياة إذ اللبن الخارج من بين فرث ودم طاهر فكذا بعد الموت.** [الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الطهارة، باب المياه، 1/206]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

09 رمضان المبارک 1445ء 20 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شراب، ناپاک تیل وغیرہ کا بیرونی استعمال مثلاً مساج کرنا

سوال: مفتی صاحب، آج کل بعض لوگ شراب سے مساج کرتے ہیں کیا یہ عمل جائز ہے؟ (سائل: احسن الحق عباسی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شراب حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہے، اسکا بیرونی استعمال بھی ناجائز و حرام ہے، لہذا شرعا اس سے مساج کرنے کی اجازت نہیں، اسکے علاوہ بھی کسی ناپاک تیل وغیرہ سے جسم کا مساج کرنا جائز نہیں۔

کنز الدقائق مع البحر الرائق، ہدایہ شریف اور متعدد کتب فقہ میں ہے: **وكره شرب دردى الخمر والامتشاط به لأن فيه أجزاء الخمر فكان حراما نجسا والانتفاع بمثله حرام ولهذا لا يجوز أن يداوى به جرحا ولا أن يسقى ذميا ولا صبيا، والوبال على من سقاه وكذا لا يسقيه الدواب** یعنی شراب کی تلچھٹ پینا اور اس سے کنگھی کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں شراب کے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو کہ حرام و ناپاک ہے اور اس سے نفع اٹھانا حرام ہے، اسی وجہ سے کسی زخم پر اس سے دوائی لگانا جائز نہیں، اور ذمی، بچے و جانور کو بھی نہیں پلا سکتے، اور وبال پلانے والے پر ہے۔ [البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوری، كتاب الأشربة، 8/249]

علامہ محمد بن عبد اللہ بابرتی علیہ الرحمۃ العنایۃ شرح ہدایہ میں اسکے متعلق فرماتے ہیں: **دردى الخمر وغيرها: ما يبقى في أسفله، ومعناه يحرم شرب دردى الخمر والانتفاع به، وإنما خص الامتشاط لأن له تأثيرا في تحسين الشعر.** یعنی دردی الخمر سے مرد شراب کے نیچے جو کچھ باقی بچے وہ ہے اور اسکا مطلب ہے اس بقایا کو پینا اور اس سے نفع اٹھانا بھی حرام ہے، اور خاص اس تلچھٹ سے کنگھی کا ذکر اس لیے کیا کہ اس میں بالوں کی خوبصورتی کا اثر ہوتا ہے۔ [البابرتی، العنایۃ شرح الہدایۃ، کتاب الأشربة، ۱۰/۱۰۸]

فتاوی رضویہ میں ہے: شراب کسی قسم کی ہو مطلقاً حرام بھی ہے اور پیشاب کی طرح نجس بھی۔ برانڈی ہو خواہ اسپرٹ خواہ کوئی بلا، جس دوا میں اس کا جز ہو خواہ کسی طرح اس کی آمیزش ہو اس کا کھانا پینا بھی حرام، اس کا لگانا بھی حرام، اس کا بیچنا خریدنا بھی حرام، طبیب کہ اس کا استعمال بتائے مبتلائے گناہ و آثام۔ یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب صحیح و معتمد ہے۔ ہاں افیون بھنگ وغیرہ خشک چیزیں کہ نشہ لاتی یا تخدیر و تفتیر کرتی ہیں اُن کا نشہ حرام ہے اور وہ خود ناپاک نہیں تو اُن کا لگانا مطلقاً جائز۔

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 194، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

19 جمادی الثانی 1445ء 02 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ایک قرآن پاک کا ثواب متعدد لوگوں کو ایصال کرنا؟

سوال: مفتی صاحب، ایک مرتبہ پڑھے ہوئے قرآن پاک کو کتنی مرتبہ ایصال ثواب کرسکتے ہیں؟ (سائل: محمد شاہد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

♦ ایک مرتبہ پڑھا گیا قرآن پاک، ایک مرتبہ متعدد لوگوں کو دینے میں حرج نہیں، حدیث پاک سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ پڑھے ہوئے کلام پاک کا ثواب متعدد، مختلف مُردوں کو ایصال کرسکتے ہیں، بلکہ اسکی ترغیب ہے کہ جتنے لوگوں کو ایصال کریں گے اتنوں کے برابر پڑھنے والا اجر و ثواب کا حقدار ہے۔

♦ البتہ وہی ایک مرتبہ پڑھا ہوا قرآن پاک بار بار مختلف اوقات میں لوگوں کو دینے کی شرعا اجازت نہیں کیونکہ اس میں لوگوں کو دھوکہ ہے کہ سامنے والا یہی سمجھتا ہے کہ اس نے مجھے نیا قرآن پاک پڑھ کر دیا، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من غش فلیس منی یعنی جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

[مسلم، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، ۹۹/۱]

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (من مر بین المقابر فقرأ: قل ھو اللہ أحد، أحد عشر مرۃ، ثم وھب أجرھا للأموات أعطی من الأجر بعدد الأموات)

[بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الوضوء، ۱۱۸/۳]
[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، ۱۲۲۸/۳]

فتاوی شامی میں ہے: الأفضل لمن یتصدق نفلا أن ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات لأنھا تصل إلیھم ولا ینقص من أجرہ شیء، ھو مذھب أھل السنۃ. یعنی ایصال ثواب کرنے والے کے لیے بہتر یہ ہے کہ تمام مومنین اور مومنات کی نیت کرے، اس لیے کہ سب کو بھیجے ہوئے نیک عمل کا پورا ثواب پہنچتا ہے، بھیجنے والے کے اجر میں سے کچھ کم نہیں کیا جاتا، یہی اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے۔

[الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۲۴۳/۲]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

17 رجب المرجب 1445ھ 29 جنوری 2023ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟
یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟
تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

جانور کے آگے کھانے کے لیے زندہ جانور ڈالنا

سوال: مفتی صاحب، اگر کسی نے کتا، شیر بلی وغیرہ دیگر جانور رکھے ہوئے ہوں تو کیا اُن کے پنجروں میں بکرے خرگوش، چوزے وغیرہ بطور خوراک زندہ پھینکے جاسکتے ہیں، جن کو وہ تھوڑی ہی دیر میں چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں؟ (سائل: فرحان خلیل خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایسا کرنے کی شرعاً اجازت نہیں، کیونکہ اس میں بے زبان جانور کو سخت اذیت ہے، پہلے جانور کو احسن طریقے سے ذبح کیا جائے پھر اسکے گوشت کو اپنے استعمال میں لائیں یا کسی جانور کو کھلائیں، حدیث پاک میں بے زبان جانوروں پر ظلم کے معاملے میں سخت تاکید کی گئی اور ان پر رحم کرنے کا حکم دیا گیا۔

مسلم شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: **إن الله كتب الإحسان على كل شيء، فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته.** یعنی للہ تعالی نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا جب تم قتل کرو تو احسان و بھلائی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو ذبح بھلائی سے کرو تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کر لیا کرے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دے۔

[مسلم، صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، ۱۵۴۸/۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **إتقوا الله في هذه البهائم المعجمة.** یعنی ان بے زبان جانوروں کے بارے میں للہ سے ڈرو۔

[السجستانی، أبو داود، سنن أبي داود، کتاب الجهاد، 3/23]

شعب الإیمان میں ہے: **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من رحم ولو ذبيحة عصفور رحمه الله يوم القيامة.** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رحم کیا خواہ چڑیا کے ذبیحہ پر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر رحم کرے گا۔

[البیہقی، أبوبکر، شعب الإیمان، باب فی رحم الصغیر....، ۱۳/۴۱۵]

بہار شریعت میں ہے: بعض لوگ مچھلیوں کے شکار میں زندہ مچھلی یا زندہ مینڈ کی کانٹے میں پرو دیتے ہیں اور اُس سے بڑی مچھلی پھنساتے ہیں ایسا کرنا منع ہے کہ اُس جانور کو ایذا دینا ہے اسی طرح زندہ کھینسا (پتلا لمبا زمینی کیڑا) کانٹے میں پرو کر شکار کرتے ہیں یہ بھی منع ہے۔

[بہار شریعت، جلد 3، حصہ 17، صفحہ 694، مکتبۃ المدینہ]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 شعبان المعظم 1445ء 04 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تکلیف دینے والے حشرات الارض لال بیگ وغیرہ کو مارنا جلانا

سوال: مفتی صاحب، گھر میں حشرات الارض جیسے لال بیگ وغیرہ کثرت سے ہو جائیں تو کیا انکو جلا سکتے ہیں؟ (سائل: سجاد احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گھر میں اگر اذیت دینے والے حشرات الارض لاگ بیگ وغیرہ کثرت سے ہوں تو انہیں کسی دوائی، اسپرے وغیرہ سے مارنا تو جائز ہے لیکن انہیں آگ سے جلانا جائز نہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر چیونٹیوں کو دیکھا جن کو جلا دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: من حرق هذه؟ قلنا: نحن، قال: إنه لا ينبغي أن يعذب بالنار إلا رب النار یعنی ان کو کس نے جلایا، لوگوں نے عرض کی ہم نے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی کے لیے بھی مناسب نہیں کہ وہ آگ کے ساتھ کسی کو عذاب دے، اللہ کے علاوہ۔

[السجستانی، أبو داود، سنن أبي داود، ابواب النوم، باب فی قتل الذر، ۳۶۷/۴]

درمختار مع ردالمحتار میں ہے: (وجاز قتل ما يضر منها ككلب عقور وهرة) تضر (ويذبحها) أي الهرة (ذبحا) ولا يضر بها؛ لأنه لا يفيد، ولا يحرقها وفي المبتغى: يكره إحراق جراد وقمل وعقرب، (قوله: وهرة تضر) كما إذا كانت تأكل الحمام والدجاج (قوله يكره إحراق جراد) أي تحريما ومثل القمل البرغوث ومثل العقرب الحية یعنی نقصان پہنچانے والے جانور جیسے کاٹنے والا کتا اور بلی کو قتل کرنا جائز ہے، اور بلی کو تکلیف دیئے بغیر ذبح کیا جائے گا اس لئے کہ اسے تکلیف دینے میں کوئی فائدہ نہیں لیکن ان جانوروں کو آگ میں جلا نہیں سکتے، مبتغی میں ہے ٹڈی، جوں، اور بچھو کو جلانا مکروہ ہے، مصنف کا قول نقصان پہنچانے والی بلی جیسے کہ وہ بلی جو کبوتر اور مرغی کھاتی ہو۔۔ مصنف کا قول ٹڈی کو جلانا مکروہ یعنی مکروہ تحریمی ہے اور پسو جوں کی مثل ہے اور سانپ بچھو کی مثل ہے۔

[الدر المختار، مع ردالمحتار، مسائل شتی]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 جمادی الثانی 1445ء 05 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سفید بال بہتر ہیں یا مہندی لگانا بہتر ہے؟

سوال: مفتی صاحب، سفید بالوں کو مہندی سے رنگنا افضل ہے یا سفید رہنے دینا بہتر ہے؟ (سائل: حافظ علیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سفید بالوں کو سیاہ رنگ کے علاوہ مہندی وغیرہ سے رنگنا مستحب ہے اور صرف مہندی سے رنگنے کی بجائے مہندی میں کتم (ایک قسم کی گھاس جو زیتون کے پتوں کے مشابہ ہوتی ہے اور اسکا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہے) کی پتیاں ملا کر گہرے سرخ رنگ سے رنگنا بہتر ہے، اور زرد رنگ سب سے بہتر ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إن الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم یعنی بے شک یہود ونصاری خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو۔ [صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۱۷۰/۴]

اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں: (لا یصبغون) أی: شیب الشعر، وھو مندوب إلیہ لأنہ صلی اللہ علیہ وسلم أمر بمخالفتھم یعنی یہود ونصاریٰ بڑھاپے کے بالوں (سفید بالوں) کو خضاب نہیں لگاتے۔ سفید بالوں کو خضاب کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود ونصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔
[بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶/۱۶]

فتاوی رضویہ میں ہے: تنہا مہندی مستحب ہے اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہے اس سے بہتر اور زرد رنگ سب سے بہتر اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا مطلقاً حرام ہے، مگر مجاہدین کو۔
(فتاوی رضویہ، ج23، ص686، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

26 جمادی الثانی 1445ء 09 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

لبیک یارسول اللہ والا اسٹیکر لگا ہو تو بیت الخلاء جانا

سوال: مفتی صاحب، مفتی صاحب اگر قمیض پر لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا کلپ لگا ہو تو کیا بندہ بیت الخلاء جا سکتا ہے؟

(سائل: سید زرغام علی شاہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

لبیک یارسول اللہ والا اسٹیکر لگا کر بیت الخلاء جانا بے ادبی کے سبب، مکروہ و ممنوع ہے، شرعی حکم یہ ہے کہ اس اسٹیکر کو اتار کر باہر کسی محفوظ جگہ رکھ دیں یا پھر جیب میں ڈال کر بیت الخلاء جائیں۔

مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: ویکرہ الدخول للخلاء ومعه شیء مکتوب فیه اسم اللہ أو قرآن... ثم محل الکراھة إن لم یکن مستورا فإن کان فی جیبه فإنه حینئذ لا بأس به. یعنی قرآن مجید یا اسمائے الٰہیہ میں سے کسی لکھی ہوئی چیز کے ساتھ بیت الخلاء داخل ہونا مکروہ ہے... یہ مکروہ اس وقت ہے جب وہ متبرک کلمات چھپے ہوئے نہ ہوں (ورنہ مکروہ نہیں) پس اگر وہ تحریر کسی کی جیب میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ [حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطھارۃ، فصل فی الإستنجاء]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے: وکذا (مکروہ) دخول الخلاء وفی إصبعه خاتم فیه شیء من القرآن أو من أسماء اللہ تعالی لما فیه من ترک التعظیم...ولو کان ما فیه شیء من القرآن أو من أسماء اللہ تعالی فی جیبه لا بأس به وکذا لو کان ملفوفا فی شیء لکن التحرز أولی.

[عبد الرحمن شیخی زادہ، مجمع الأنھر فی شرح ملتقی الأبحر، کتاب الطھارۃ، ۲۶/۱]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 شعبان المعظم 1445ء 04 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مرنے کے بعد اپنے اعضاء عطیہ کرنے کی وصیت

سوال: مفتی صاحب، یہ وصیت کرنا کہ میرے انتقال کے بعد میرے اعضاء مثلاً دل گردے آنکھیں وغیرہ فلاں کو عطیہ کر دی جائیں کیسا اور کیا اس وصیت پر عمل جائز ہے؟ (سائل: زین لیاقت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یہ وصیت کرنا جائز نہیں، اور ورثاء کا اس وصیت پر عمل کرنا بھی جائز نہیں، اسکے عدم جواز کی چند وجہیں ہیں:

♦ کسی بھی چیز کی وصیت کے لیے لازمی ہوتا ہے کہ وصیت کرنے والا اس چیز کا مالک ہو جبکہ شرعی طور پر انسان اپنے اعضاء کا مالک نہیں، انسان کے پاس یہ اعضاء اللہ تبارک وتعالیٰ کی امانت ہیں، لہذا انکی وصیت کرنا جائز نہیں۔

♦ وصیت میں ضروری ہے کہ جس چیز کی وصیت کی جائے وہ مال ہو، جبکہ انسانی اعضاء شرعا مال نہیں، لہذا انکی وصیت درست نہیں۔

♦ انسان جیسے زندگی میں قابلِ احترام ہے ایسے ہی مرنے کے بعد بھی اپنے اعضاء کے ساتھ محترم ومکرم ہے، جبکہ ایسا کرنے میں انسان اور انسانی اعضاء کی تذلیل ہے، نیز اس میں میت کو ایذا دینا بھی ہے، لہذا شرعاً ایسی وصیت کرنا ہی جائز نہیں، اور نہ ہی اس وصیت پر عمل جائز۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: **فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ**۔ ترجمہ: پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو تو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ [القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 182]

اس آیت کے تحت تفسیر مظہری میں ہے: **قال مجاھد معناہ ان الرجل إذا حضر مریضا وھو یوصی فراہ یمیل عن الحق فامرہ بمعروف ونھاہ عن منکر۔۔۔ وقال الآخرون معناہ انه إذا أخطأ المیت فی وصیته أو جاف متعمدا فولیه او وصیه او والی امور المسلمین یرد الوصیة الی العدل والحق ولا ینفذ الوصیة الباطلة۔** [المظھری، محمد ثناء اللہ، التفسیر المظھری، ۱/۱۸۷]

مجمع الأنھر شرح ملتقی الأبحر اور فتاوی ہندیہ میں ہے: **وشرطھا کون الموصی أھلا للتملیک والموصی له أھلا للتملک والموصی به بعد الموصی مالا قابلا للتملیک۔** [مجموعة من المؤلفین، الفتاوی الھندیة، کتاب الوصایا، الباب الأول، ۶/۹۰]

امام شمس الأئمۃ سرخسی علیہ الرحمتہ، شرح السیر الکبیر میں فرماتے ہیں: **والآدمی محترم بعد موته علی ما کان علیه فی حیاته۔ فکما یحرم التداوی بشیء من الآدمی الحی إکراما له فکذلك لا یجوز التداوی بعظم المیت۔ قال صلی اللہ علیه وسلم: کسر عظم المیت ککسر عظم الحی۔** [السرخسی، شرح السیر الکبیر للسرخسی، باب دواء الجراحة]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

22 شعبان المعظم 1445ء 04 مارچ 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

والدین کی وصیت پر رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنا

سوال: مفتی صاحب، ایک شخص کی والدہ نے اسے وصیت کی تمہارے بھائی نے دوسرے خاندان میں رشتہ کیا ہے حالانکہ اپنوں میں رشتہ موجود ہے، اب میرے مرنے کے بعد تم نے اس سے تعلق نہیں رکھنا اور اسکی خوشی میں شریک نہ ہونا، اس کی امی انتقال کر چکی ہے، اب کیا وہ شخص اپنے بھائی کی بیٹی کی شادی میں شریک ہو سکتا ہے یا ماں کی وصیت پر عمل کرنا لازم ہے؟ (سائل: حسین جان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

یہ وصیت باطل ہے، شرعاً اسکی کوئی حیثیت نہیں، آپ اس وصیت کی وجہ سے اپنے بھائی سے قطع تعلقی نہ کریں بلکہ شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے انکی خوشی جیسے بیٹے، بیٹی کی شادی میں شریک ہوں، قرآن و حدیث میں ایسی وصیتوں پر عمل کرنے سے روکا گیا ہے نیز بغیر کسی شرعی وجہ کے بہن، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں سے قطع تعلقی پر بھی سخت وعیدات موجود ہیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: **فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ۔** ترجمہ: پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو تو وہ ان کے درمیان صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ [القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 182]

اس آیت کے تحت تفسیر مظہری میں ہے: **قال مجاهد معناه ان الرجل إذا حضر مريضا وهو يوصى فراه يميل عن الحق فامره بمعروف ونهاه عن منكر.... وقال الآخرون معناه انه إذا أخطأ الميت فى وصيته أو جاف متعمدا فوليه او وصيه او والى امور المسلمين يرد الوصية الى العدل والحق ولا ينفذ الوصية الباطلة.** [المظهرى، محمد ثناء الله، التفسير المظهرى، ١/١٨٧]

صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لا يدخل الجنة قاطع رحم.** یعنی رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم، ۱۹۸۱/۴]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

07 رمضان المبارک 1445ھ 18 مارچ 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

رضاعت کے سبب حق وراثت

سوال: مفتی صاحب، رضاعت کا رشتہ حرمت میں نسبی رشتے کے برابر ہے تو کیا نسبی رشتے کی طرح رضاعی رشتے والے بیٹے بیٹی کو میراث میں سے بھی حصہ ملتا ہے، کیا کوئی صورت ہے؟ (سائل: زرانش)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

وراثت کے اسباب صرف تین ہیں: نسب، زوجیت اور ولاء، اسکے علاوہ وراثت کا کوئی سبب نہیں، لہذا وراثت میں رضاعت کے رشتے کا اعتبار نہیں، رضاعی بیٹا یا بیٹی رضاعت کے سبب رضاعی ماں باپ کے وارث نہیں ہوں گے، البتہ ایسا شخص جسکا رضاعی بیٹے یا بیٹی کے علاوہ کوئی قریبی نہ ہو فی زمانہ اسکا مال بیت المال میں دینے سے بہتر ہے رضاعی بیٹے یا بیٹی کو دے دیا جائے، بعض فقہاء نے اس پر فتوی دیا ہے۔

المبسوط للسرخسی میں ہے: الأسباب التی بها يتوارث ثلاثة الرحم والنكاح والولاء یعنی وہ اسباب جن سے وراثت متعلق ہوتی ہے، تین ہیں: رحم یعنی نسب، نکاح اور ولاء۔ [السرخسی، المبسوط للسرخسی، کتاب الفرائض، ۲۹/۱۳۸]

ردالمحتار میں ہے: وكذا يدفع إلى البنت والابن من الرضاع وبه يفتى لعدم بيت المال.... أقول: ولم نسمع أيضا فی زماننا من أفتى بشیء من ذلك ولعله لمخالفته للمتون فليتأمل، لكن لا يخفى أن المتون موضوعة لنقل ما هو المذهب وهذه المسألة مما أفتى به المتأخرون على خلاف أصل المذهب للعلة المذكورة.... ولا سيما فی مثل زماننا فإنه إنما يأخذه من يسمى وكيل بيت المال، ويصرفه على نفسه وخدمه ولا يصل منه إلى بيت المال شیء. والحاصل: أن كلام المتون إنما هو عند انتظام بيت المال وكلام الشروح عند عدم انتظامه، فلا معارضة بينهما فمن أمكنه الإفتاء بذلك فی زماننا فليفت به. یعنی (کوئی وارث نہ ہو تو) رضاعی بیٹے یا بیٹی کو دیا جائے گا، اسی پر فتوی ہے، بیت المال کے نہ ہونے کے سبب... (علامہ شامی کہتے ہیں) میں کہتا ہوں ہم نے بھی ایسا نہیں سنا کہ کسی مفتی نے ایسا فتوی دیا ہو، شاید متون کی مخالفت کے سبب، لیکن یہ بات بھی مخفی نہیں کہ متون تو اصل مذہب کو نقل کرنے کے لیے ہیں، جبکہ یہ مسئلہ ان مسائل سے ہے جن پر متاخرین نے علت مذکورہ کے سبب اصل مذہب کے خلاف فتوی دیا.... خصوصاً ہمارے زمانے میں تو بیت المال کا وکیل مال لے کر اپنے اور خادم وغیرہ پر خرچ کرتا ہے، بیت المال تک کچھ نہیں پہنچتا، تو حاصل گفتگو یہی ہے کہ متون کا کلام بیت المال کے انتظام کے وقت پر ہے جبکہ شروح کا کلام عدم انتظام پر ہے، تو متون و شروح کے مابین کوئی معارضہ نہیں، پس ہمارے زمانے میں جسکے لیے اس پر فتوی دینا ممکن ہو وہ اس پر دے۔ [الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار)، کتاب الفرائض، مسائل الرد، ۶/۷۸۸]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

26 جمادی الثانی 1445ھ 09 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — فقہی مسائل گروپ — WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بہو یا داماد کا وراثت میں حصہ

سوال: مفتی صاحب، ایک عورت فوت ہوگئی اس کے پاس 3 تولہ سونا ہے، شوہر، 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہیں، بہو بھی ہے، والدین نہیں، میراث کی تقسیم کس طرح ہوگی، کیا بہو کو بھی حصہ ملے گا؟ (سائل: اسد خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

وراثت کے اسباب صرف تین ہیں: نسب، زوجیت اور ولاء، اسکے علاوہ وراثت کا کوئی سبب نہیں، لہذا وراثت میں بہو، داماد، ساس یا سُسر ہونے کا اعتبار نہیں، بہو یا داماد ہونے کی حیثیت سے کوئی بھی اپنے ساس سُسر کا وارث نہیں بن سکتا، نیز اگر دیگر وارثوں کی معلومات درست ہیں تو میت کی تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور جائز وصیت کی صورت میں باقی ماندہ مال کے ایک تہائی سے وصیت کی ادائیگی کے بعد، میت کی کل جائیداد کے 32 حصے کرکے 8 شوہر کو، 6،6 حصے تینوں بیٹوں کو اور 3،3 دونوں بیٹیوں کو ملیں گے۔

المبسوط للسرخسی میں ہے: الأسباب التي بها يتوارث ثلاثة الرحم والنكاح والولاء یعنی وہ اسباب جن سے وراثت متعلق ہوتی ہے، تین ہیں: رحم یعنی نسب، نکاح اور ولاء۔ [السرخسی، المبسوط للسرخسی، کتاب الفرائض، ۱۳۸/۲۹]

فتاوی رضویہ میں ہے: داماد یا خسر ہونا اصلاً کوئی حق وراثت ثابت نہیں کر سکتا خواہ دیگر ورثاء موجود ہوں یا نہ ہوں ہاں اگر اور رشتہ ہے تو اس کے ذریعہ سے وراثت ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہے خسر چچا ہے تو اس وجہ سے باہم وراثت ممکن ہے۔

[فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 332، رضا فاؤنڈیشن لاہور]

مسئلہ از 32 = 8 X 4

میت

شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بہو
1/4	عصبہ					محروم
8=8 x1		24=8x 3				
8	6	6	6	3	3	

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

29 رجب المرجب 1445ء 10 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ماں، بیوہ، بیٹے، بیٹیاں اور بہن بھائیوں کی وراثت

سوال: مفتی صاحب، مرحوم کی ماں، بیوی، 2 بھائی، 1 بہن، 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے ہیں، وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟ (سائل: غفران ہاشمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر وارثوں کی معلومات درست ہیں تو میت کی تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور جائز وصیت کی صورت میں باقی ماندہ مال کے ایک تہائی سے وصیت کی ادائیگی کے بعد، میت کی کل جائیداد کے 144 حصے کیے جائیں گے جن میں سے 24 ماں کو 18 بیوی کو، 34، 34 دونوں بیٹوں اور 17، 17 دونوں بیٹیوں کو ملیں گے۔ اور اس صورت میں میت کے بہن بھائی کو کچھ نہ ملے گا۔

ماں باپ کے حصے کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے: وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ترجمہ: اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہو گا۔ [القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر 11]

بیویوں کے متعلق قرآن پاک میں ہے: فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ترجمہ: پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے۔ [القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر 12]

اولاد کے متعلق ارشاد فرمایا: یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْۗ-لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ترجمہ: اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ [القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر 11]

مسئلہ از 144 = 6 X 24

میت

ماں	بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بھائی	بہن
1/6	1/8	عصبہ				محروم	
24=6 x4	18=6x 3	102=6x17					
24	18	34	34	17	17		

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

25 جمادی الثانی 1445ء 08 جنوری 2024ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بیٹی، بھتیجوں اور بھانجوں کی وراثت

سوال: مفتی صاحب، ایک شخص کا انتقال ہوا انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹی، تین بھتیجے، ایک بھتیجی، دو بھانجے اور ایک بھانجی کو چھوڑا، اب وراثت میں کس کو کتنا ملے گا؟ (سائل: شکیل رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر میت کی بیوی، والدین، بیٹا پوتا، دادا اور بہن بھائی نہیں تو میت کی تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور جائز وصیت کی صورت میں باقی ماندہ مال کے تیسرے حصے سے وصیت کی ادائیگی کے بعد، میت کی کل جائیداد کے 6 حصے کر کے 3 حصے بیٹی کو اور بقیہ 1، 1، 1 تینوں بھتیجوں کو ملیں گے۔ بھتیجی، بھانجے اور بھانجی کو کچھ نہ ملے گا۔ بیٹی کی وراثت کے متعلق قرآن پاک میں ہے: **وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ** ترجمہ: اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا حصہ ہے۔ [القرآن، سورۃ النساء، آیت 11]

الاختیار لتعلیل المختار، میں بقیہ مال لینے والے، عصبات کی وراثت کے متعلق ہے: واقربهم جزء الميت وهم بنوه ثم بنوهم وان اسفلو ثم أصله وهو الأب، ثم الجد، ثم جزء أبيه، ثم بنوهم. [الاختيار لتعليل المختار، كتاب الفرائض، فصل فی العصبات، الجزء الخامس]

در مختار میں ہے: **أن ابن الأخ لا يعصب أخته كالعم لا يعصب أخته... بل المال للذكر دون الأنثى لأنها من ذوی الأرحام.** یعنی چچا کی طرح بھتیجا بھی اپنی بہن کو عصبہ نہیں بناتا بلکہ سارا مال مذکر کے لیے ہو گا۔ [الدر المختار، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ۶/۷۸۳]

فقہی اصطلاح میں بھتیجے عصبات اور بھانجے ذوی الارحام میں شمار ہوتے ہیں، اور ذوی الارحام کے متعلق بحر الرائق میں ہے: فلا يرثون ذوی الأرحام مع أحد من العصبات. [البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الفرائض، انواع الحجب، ۸/۵۷۵]

مسئلہ از 6 = 3 X 2

میـــــــــــــــت

بیٹی	بھتیجا	بھتیجا	بھتیجا	بھتیجی	بھانجا	بھانجی
1/2	عصبہ			محروم		
3=3 x1	3=3 x 1					
3	1	1	1			

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالحسن محمد حق نواز مدنی

05 شعبان المعظم 1445ء 16 فروری 2023ھ

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679
AL Qadri Tech

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

مفتی انس رضا قادری صاحب
فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بیوہ، بیٹی اور بہن بھائیوں کی وراثت

سوال: مفتی صاحب، مرحوم کی نرینہ اولاد نہیں، والدین بھی زندہ نہیں، وارثوں میں، 1 بیٹی، 1 بیوی، 2 بھائی اور 2 بہنیں ہیں، وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟ (سائل: محمد عطاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر وارثوں کی معلومات درست ہیں تو میت کی تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور جائز وصیت کی صورت میں باقی ماندہ مال کے ایک تہائی سے وصیت کی ادائیگی کے بعد، میت کی کل جائیداد کے 16 حصے کیے جائیں گے جن میں سے 8 بیٹی کو، 2 بیوی کو، ایک ایک دونوں بہنوں کو اور دو دو حصے دونوں بھائیوں کو ملیں گے۔

بیٹی کی وراثت کے متعلق قرآن پاک میں ہے: وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَۃً فَلَھَا النِّصْفُ ترجمہ: اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا حصہ ہے۔ [القرآن، سورۃ النساء، آیت 11]

بیویوں کے متعلق قرآن پاک میں ہے: فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ فَلَھُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکْتُمْ ترجمہ: پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے۔ [القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر 12]

میت کی مذکر اولاد نہ ہونے کی صورت میں، بہن بھائی کے متعلق قرآن پاک میں ہے: وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ۔ ترجمہ: اور اگر بھائی بہن ہوں (جن میں) مرد بھی (ہوں) اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا۔ [القرآن، النساء آیت نمبر 176]

مسئلہ از 8 X 2 = 16

میـــــــت

بیٹی	بیوہ	بھائی	بھائی	بہن	بہن
1/2	1/8	عصبہ			
8=2 x4	2=2x 1	6=2x3			
8	2	2	2	1	1

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابو الحسن محمد حق نواز مدنی

11 رجب المرجب 1445ھ 23 جنوری 2024ء

اگر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر کروانا چاہتے ہیں، یا فتاویٰ کے نیچے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0347-1992267

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ، مضامین، آرٹیکلز اور کتب انٹرنیٹ پر موجود ہوں؟ یا آپ اپنے کاروبار کے لئے ویبسائٹ بنانا چاہتے ہیں؟ تو آج ہی ہم سے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
AL Qadri Tech
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM